مصنف
ابو محمد خرم شہزاد

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

الصحیفة فی الأحادیث الضعیفة

من

سلسلة الأحادیث الصّحیحة للألباني

مصنّف

ابو محمد خرّم شہزاد

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

کتاب .... الصحیفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني

مصنف .... ابو محمد خرم شہزاد

نظر ثانی .... فضیلۃ الشیخ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ
فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

ناشر .... مکتبہ اسلامیہ

اشاعت .... دسمبر 2010ء

قیمت ....

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون:042-37244973

بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون:041-2631204, 2034256

E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

فہرست مضامین

❀❀❀❀

بسم الله الرحمٰن الرحیم

تعارف الصحیفة

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علیٰ رسوله الأمین ، أما بعد:

رسول اللہ ﷺ کی سنت احادیثِ صحیحہ کی صورت میں محفوظ و مدوّن ہے۔ اللہ تعالیٰ امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کی قبروں کو نور سے بھر دے، انھوں نے صحیحین کے مجموعے مرتب کر کے عظیم الشان کام سرانجام دیا۔ صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کی تمام مسند مرفوع متصل روایات اُمتِ مسلمہ کے بالاتفاق تلقی بالقبول کی وجہ سے یقیناً اور قطعاً صحیح ہیں۔

صحیحین کے بعد امام ابن خزیمہ، حافظ ابن حبان اور امام ابن الجارود وغیرہم نے اپنے اپنے منہج کے مطابق صحیح احادیث کے مجموعے مرتب کئے، جن کی اکثر احادیث صحیح یا حسن ہیں اور بعض ضعیف بھی ہیں۔

بعض علماء نے ضعیف و مردود روایات کے مجموعے بھی پیش کئے، تاکہ عام مسلمین باخبر رہیں اور ان روایات سے اجتناب کریں۔

عصرِ حاضر میں شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے سلسلۂ صحیحہ اور سلسلۂ ضعیفہ کے نام سے دو مجموعے مرتب کئے، جن سے بحیثیتِ مجموعی عوام کو بڑا فائدہ ہوا ہے۔

ہمارے استاذ محترم شیخ ابو محمد بدیع الدین شاہ الراشدی السندھی رحمہ اللہ نے شیخ البانی کی زندگی میں فرمایا تھا: "**عنده علم كثير في تصحيح الحديث و تضعيفه و له أوهام و أخطاء**" اُن (البانی) کے پاس حدیث کی تصحیح اور تضعیف میں بڑا علم ہے اور انھیں کئی اوہام اور غلطیاں لگی ہیں۔ (انوار السبیل فی میزان الجرح والتعدیل، قلمی ص ۲۰۰)

شیخ ابو السلام محمد صدیق بن عبد العزیز سرگودھوی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ہم اُن کی کتابوں پر اعتماد کرتے ہیں، سوائے اُن کے بعض مسائل کے جن میں انھوں

نے (اہل حدیث سے) تفرد کیا ہے، ہم اُن میں اعتماد نہیں کرتے۔

(ایضاً مترجماً ص:۲۰ و لفظه : لا نعتمد عليها التي تفرد بها .)

ہمارے دوست جناب ابو محمد خرم شہزاد صاحب نے اپنی استطاعت کے مطابق شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب: سلسلہ صحیحہ کا مطالعہ کیا تو کئی روایات کو تحقیق کے بعد ضعیف پایا، جن میں سے پچاس روایتیں اس مجموعہ میں پیشِ خدمت ہیں۔

راویوں پر کلام وغیرہ میں اُن سے بعض مقامات پر اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ "الصحیفه فی الاحادیث الضعیفه" میں مذکورہ تمام روایات اپنے تمام شواہد و متابعات کے ساتھ ضعیف ہی ہیں اور انھیں صحیح یا حسن قرار دینا غلط ہے۔

بعض لوگ ضعیف + ضعیف کے اُصول اور جمع تفریق کے ذریعے سے بعض روایات کو حسن لغیرہ قرار دیتے ہیں لیکن حافظ ابن حزم اس اصول کے سخت خلاف تھے بلکہ زرکشی نے ابن حزم سے نقل کیا: " ولو بلغت طرق الضعيف ألفًا لا يقوى ... "

اور اگر ضعیف روایت کی ہزار سندیں بھی ہوں تو اس سے روایت قوی نہیں ہوتی...

(النكت للزركشي ص ١٠٤)

اگرچہ زرکشی نے اسے شاذ اور مردود کہا ہے لیکن انصاف یہ ہے کہ یہی قول راجح اور صحیح ہے۔ بعض لوگ اپنی مرضی کی روایات کو حسن لغیرہ کہہ کر حجت بنا لیتے ہیں اور فریق مخالف کی تمام روایات کی ایک ایک سند پر بحث کر کے انھیں ضعیف و مردود قرار دیتے ہیں، مثلاً سینے پر ہاتھ باندھنے والی احادیث پر بعض الناس کی جرح اور اسی طرح فاتحہ خلف الامام کی احادیث پر جرح وغیرہ۔

حسن لغیرہ کے مسئلے پر عمرو بن عبدالمنعم بن سلیم کی کتاب " الحسن لمجموع الطرق في ميزان الاحتجاج بين المتقدمين والمتأخرين " بہت مفید ہے۔

ہ کلہ بل یعمل بہ في فضائل الأعمال ... ''اس ساری کے ساتھ حجت نہیں پکڑی اتی بلکہ فضائلِ اعمال میں اس پر عمل کیا جاتا ہے...(النکت علیٰ کتاب ابن الصلاح ۱/ ۴۰۲)

حافظ ابن حجر نے اس قول کو'' حسن قوي ''یعنی اچھا مضبوط قرار دیا ہے۔ ایضاً)۔ نیز دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو (عدد۵ص ۱۲۔۱۵)

حافظ ابن کثیر نے فرمایا: مناظرے میں یہ کافی ہے کہ مخالف کی بیان کردہ سند کا عیف ہونا ثابت کر دیا جائے، وہ لا جواب ہو جائے گا، کیونکہ اصل یہ ہے کہ دوسری تمام وایات معدوم ہیں، اِلا یہ کہ دوسری سند سے ثابت ہو جائیں۔

(اختصار علوم الحدیث ۱/۲۷۴۔۲۷۵ نوع ۲۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خرم شہزاد کو سلف صالحین کے فہم کے مطابق کتاب و سنت و ماع اور آثار کی دعوت پھیلانے اور اس پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حافظ زبیر علی زئی

(۱۷/ نومبر ۲۰۰۹ء)

مقدمہ

علومِ اسلامیہ میں سے علم حدیث کی قدر ومنزلت اور عزت وشرف کسی بھی اہل علم سے مخفی اور پنہاں نہیں ہے۔ روایات کی صحت وضعف کی پہچان ایک کٹھن مرحلہ ہے جس میں آدمی کو کمال بصیرت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ محدثین کرام رحمہم اللہ اجمعین پر اپنی رحمت اور فضل کی انتہا کردے جنہوں نے دور دراز کے سفر کی صعوبتوں کو طے کیا اور بڑی محنت اور جانفشانی سے اس کے اُصول وضوابط مقرر فرمائے اور علل وشذوذ کی گتھیوں کو سلجھایا اور جمیع مرویات کے رواۃ کی حالات زندگی مرتب کی ان کی تاریخ ولادت ووفات، علمی رحلات، اساتذہ ومشائخ اور تلامذہ کا تعین، ثقاہت وضعف، عدالت وضبط وغیرہ جیسے کئی اُمور منضبط کیے تاکہ طالب حدیث کے لیے کسی قسم کی تشنگی باقی نہ رہے۔ اور علم حدیث کے قواعد وضوابط پر مبسوط ومختصر اور نظم ونثر کے خوبصورت پیرائے میں ان گنت اور لاتعداد کتب احاطہ تحریر میں لائے۔ ان ائمہ کے اُصول وضوابط میں سے ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک کمزور روایت کو تعدد طرق حاصل ہو جائے اور ضعف شدید نہ ہو تو وہ درجہ احتجاج تک پہنچ جاتی ہے اور یہ قاعدہ متاخرین علماء کے ہاں زیادہ مشہور ہوا جب کہ متقدمین کے ہاں یہ قاعدہ اتنا معروف نہیں تھا۔

دکتور محمود الطحان رقم طراز ہے: ”هو الضعيف اذا تعددت طرقه ولم يكن سبب ضعفه فسق الراوي أو كذبه“ [تيسير مصطلح الحديث، ص: ٦٦، ط: مكتبة المعارف، رياض] ”حسن لغیرہ وہ ضعیف روایت ہے جب اسے تعدد طرق حاصل ہو اور اس کے ضعف کا سبب راوی کا فسق یا کذب نہ ہو۔“

دکتور محمود الطحان نے یہ تعریف حافظ ابن حجر عسقلانی کی نخبہ اور اس کی شرح سے معناً نقل کی ہے۔ پھر اس کے تحت ذکر کیا کہ ضعیف روایت حسن کے درجہ پر دو اُمور کی وجہ سے

فائز ہوتی ہے:

۱۔ وہ کسی دوسرے طریق یا طرق سے مروی ہو اور وہ دوسرا طریق اس کی مثل یا اس سے زیادہ مضبوط ہو۔

۲۔ روایت کے ضعف کا سبب راوی کے حفظ میں خرابی یا سند میں انقطاع یا رجال میں جہالت ہو، یعنی ضعف زیادہ شدید نہ ہو۔

بہر کیف علماء متاخرین میں یہ ضابطہ شہرت پکڑ گیا ہے اور محدث العصر امام الجرح والتعدیل فی دہرہ، علامہ البانی رحمہ اللہ کسی تعارف کے محتاج نہیں، انہوں نے روایات کی چھان بین کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، اور بڑی محنت اور جانفشانی سے اس کام میں شب و روز مصروف رہے اور بالخصوص سلسلة الاحادیث الصحیحه والضعیفة ان کی محنت کا ثمرہ ہے اور اس کے علاوہ بھی بے شمار کتب ان کی تحقیق وتنقید کے ساتھ منصۂ شہود پر آ چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب ان کی سلسلہ صحیحہ پر ایک نظر ہے، مؤلف اگر چہ علماء کی صف کے آدمی نہیں ہیں لیکن علمی ذوق نے انہیں اس دہلیز پر پہنچایا ہے کہ انہوں نے سلسلہ صحیحہ میں سے بعض روایات کی نشان دہی کی جو ان کی نظر میں صحیح نہیں ہیں۔ اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جن روایات کا چناؤ انہوں نے کیا ہے اور رواۃ پر کلام کیا ہے یہ بھی شیخ البانی رحمہ اللہ کی کاوش کا حصہ ہے۔ کیونکہ ان اسانید اور ان کی علل اور رجال پر کلام خود شیخ البانی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ اور انہیں شیخ نے تعدد طرق کی بنا پر صحیحہ میں درج کیا ہے جو کہ ان کا مشہور ضابطہ ہے۔ اور روایات کی صحت وضعف میں اہل علم میں اختلاف ہو جانا کوئی امر بعید نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنی کوشش ومحنت کا ثمرہ پا لیتا ہے بشرطیکہ اس کے عمل میں اخلاص موجود ہو۔ شہرت ونا موری اور نمود ونمائش کو دخل نہ ہو۔ خرم شہزاد بھائی علم

ماہر استاذ کے پاس بیٹھ کر حصولِ علم کا صحیح موقعہ فراہم کرے۔آمین

اوران کے علم، عمل، عمر، رزق، مال اور اولاد میں اضافہ فرمائے اور حاجاتِ دینیہ و دنیویہ مفیدہ کو حل فرمائے اوران کی اس محنت کا ثمرہ انہیں عطا کرے۔آمین و لا أذکی علی اللہ أحدًا .

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ
مدیر مرکز الحسن سبزہ زار، لاہور
۹۔۱۱۔۲۰۰۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مصنف

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيأت أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادی له و أشهد أن لا اله الاالله و أشهد أن محمدًا عبده و رسوله. أما بعد:

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سب کو پالنے والا ہے میں اللہ تعالیٰ کا لاکھوں کروڑوں دفعہ شکرادا کرتا ہوں جس نے اس کتاب کو لکھنے اور مکمل کرنے کے توفیق دی ہے اس کتاب کو لکھنے کی کیوں ضرورت پیش آئی یہ وجہ بیان کرنے سے پہلے میں اپنی زندگی کے متعلق مختصر اً بتانا چاہتا ہوں۔

راقم الحروف 17 ستمبر 1973ء میں پیدا ہوا۔ نام ابو محمد خرم شہزاد اور والد کا نام محمد حسین ہے 1993ء میں (بی۔اے) کیا۔ پہلے بریلوی مسلک سے تعلق تھا۔ 1995ء میں الیاس قادری کی جماعت ''دعوتِ اسلامی'' میں شامل ہو گیا اللہ ھو اور ذکر کی محفلوں میں ہر جمعرات کو شامل ہوتا تھا اہل حدیث لوگوں سے سخت نفرت تھی لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے جب دین کی تحقیق کی تو میں نے اپنے شرکیہ عقائد، یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، المدد غوثِ اعظم، نبی ﷺ کا حاضر و ناظر، مختارِ کل، عالم الغیب سے توبہ کر لی اور 1997ء میں دیوبندی مسلک اختیار کر لیا صرف ایک سال میں دیوبندی مسلک کی حقیقت مجھ پر واضح ہو گئی کہ دیوبندی اور بریلوی کے عقائد میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح بریلوی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اولیاء اللہ کو حاجت روا، مشکل کشا، داتا مانتے ہیں اور کہتے ہیں: اللہ کے ولیوں کو علم غیب ہوتا ہے اور قبروں والوں سے فیض ملتا ہے حالانکہ یہ

عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق شرک ہے بالکل اسی طرح دیوبندی مسلک کے بڑوں کا یہی عقیدہ ہے۔صرف چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

دیوبندی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے:

''ایک دن حضرت غوث الاعظم سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمت و توجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا'' ①

اشرف علی تھانوی اپنے پیر ومرشد کے بارے میں لکھتا ہے:

کہ وہ سخت بیمار ہو گئے تو کہا: '''میرا ارادہ تھا کہ تم سے مجاہدہ وریاضت لوں گا مشیت باری سے چارہ نہیں ہے عمر نے وفانہ کی جب حضرت نے یہ کلمہ فرمایا میں پٹی دمیانہ کی پکڑ کر رونے لگا حضرت نے تشفی دی اور فرمایا کہ فقیر مرتا نہیں ہے صرف ایک مکان سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے فقیر کی قبر سے وہی فائدہ حاصل ہوگا جو زندگی ظاہری میں میری ذات سے ہوتا تھا۔فرمایا حضرت صاحب نے کہ میں نے حضرت کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا جو حالت حیات میں اٹھایا تھا'' ②

حاجی امداد اللہ دیوبندی اپنے پیر نور محمد کے بارے میں فرماتا ہے:

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا برملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا ③

---

①امداد المشتاق ص۳۶۔②امداد المشتاق ص۱۱۸۔③امداد المشتاق ص۱۲۲۔

محمد زکریا کاندھلوی دیوبندی لکھتا ہے کہ ''شیخ ابو یعقوب سنوسیؒ کہتے ہیں کہ میرے پاس ایک مرید آیا اور کہنے لگا کہ میں کل کو ظہر کے وقت مر جاؤں گا چنانچہ دوسرے دن ظہر کے وقت مسجد حرام میں آیا، طواف کیا اور تھوڑی دور جا کر مر گیا میں نے اس کو غسل دیا اور دفن کیا جب میں نے اس کو قبر میں رکھا تو اس نے آنکھیں کھول دیں میں نے کہا کہ مرنے کے بعد زندگی ہے کہنے لگا کہ میں زندہ ہوں اور اللہ کا ہر عاشق زندہ ہی رہتا ہے'' ①

رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے لکھا: ''یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں تیرا ہی ظل ہے، تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں کچھ نہیں ہوں اور جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک......'' ② استغفر اللہ

محمد زکریا کاندھلوی لکھتا ہے کہ ابوحنیفہ جب کسی شخص کو وضو کرتے ہوئے دیکھتے تو اس پانی میں جو گناہ دھلتا ہوا نظر آتا اس کو معلوم کر لیتے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ گناہ کبیرہ ہے یا صغیرہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ③

حاجی امداد اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں لکھا ہے:

یا رسولِ کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبیؐ حال ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل

اے مرے مشکل کشا فریاد ہے ④

---

① فضائل صدقات حصہ دوم ص ۲۶۰۔ ② فضائل صدقات حصہ دوم ص ۲۶۰۔ ③ فضائل اعمال ص ۵۶۰۔ ④ کلیات امدادیہ ص ۹۰۔۹۱

محمد زکریا دیوبندی نے ایک شخص کا واقعہ نقل کیا ہے لکھتا ہے:

''اس نوجوان نے کہا: میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہوگیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے اس سے میں نے اللہ جلّ شانہ کی طرف دعاء کے لئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہوگیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی ﷺ ہوں'' ①

طوالت کے خوف کی وجہ سے دیوبندیوں کے یہ چند شرکیہ واقعات نقل کئے ہیں اگر سارے شرکیہ واقعات نقل کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے گی لیکن متلاشی حق کے لئے اتنے ہی واقعات کافی ہیں انشاء اللہ۔ راقم الحروف اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 1998ء میں اہل حدیث (صفاتی نام) ہوگیا تو حافظ عبداللہ شیخوپوری رحمہ اللہ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ پھر اس کے بعد شیطان کے چکر میں پھنس کر تکفیری ایوب توحیدی گروپ میں شامل ہوگیا اور آٹھ (8) سال اس تکفیری گروپ میں رہنے کے بعد تکفیری موقف لکھنے کا شوق پیدا ہوا تو کتاب وسنت میں اس موقف کی کوئی دلیل نہیں ملی، ایوب توحیدی گروپ کا خیالی موقف ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں کتاب وسنت سے محبت اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور توفیق سے راقم الحروف اپنی ذاتی تحقیق سے دوبارہ اکتوبر 2006ء میں اہل حدیث (صفاتی نام) ہو گیا والحمد للہ! راقم الحروف ایوب توحیدی تکفیری گروپ کو گمراہ سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس گمراہی سے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

① فضائل درود ص ۱۲۲

اب راقم الحروف کو اس کتاب کے لکھنے کی کیوں ضرورت پیش آئی اس وضاحت کی طرف آتا ہے یہ 2002ء کی بات ہے میں نے محترم محمد اقبال کیلانی صاحب کی تحریر کردہ کتابیں ''توحید کے مسائل، نماز کے مسائل، جہاد کے مسائل، نکاح کے مسائل، طلاق کے مسائل، درود شریف کے مسائل وغیرہم'' (اب یہ 24 کتابوں پر مشتمل سیٹ مارکیٹ میں آچکا ہے) خرید کر لایا ان کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد کچھ احادیث کی صحت کے متعلق دل مطمئن نہ ہوا کیونکہ محترم محمد اقبال کیلانی صاحب نے صحت حدیث کے معاملہ میں زیادہ اعتماد شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر کیا ہے لہٰذا میں نے شیخ محمد ناصر الدین البانی صاحب کی سلسلة الاحاديث الصحيحة کی پہلی چھ جلدوں کا مطالعہ شروع کر دیا اور جن احادیث کی صحت پر دل مطمئن نہ تھا تحقیق کرنے پر وہ روایات واقعی ضعیف نکلیں گو کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ان احادیث کو حسن یا صحیح کہا ہے بیشک شیخ البانی رحمہ اللہ اس دور کے بہت بڑے عالم دین، محقق اور محدث العصر تھے لیکن چونکہ وہ بھی انسان تھے لہٰذا بشری تقاضوں کی وجہ سے ان سے غلطیاں ہوئیں ہیں حالانکہ خود شیخ البانی رحمہ اللہ نے تقریباً (70) احادیث پر پہلے حسن یا صحیح ہونے کا حکم لگایا تھا پھر اپنی وفات سے پہلے ان (70) احادیث کو ضعیف کہا ہے اس طرح (197) احادیث کو ضعیف کہا ہے پھر اپنی وفات سے پہلے اپنے پہلے حکم سے رجوع کرتے ہوئے ان (197) احادیث کو حسن یا صحیح کہا ہے① بہر حال میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترم علمائے کرام کا یہ فرض ہے کہ شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کے علاوہ خود بھی ہر حدیث کی تحقیق کر کے پھر عوام الناس میں بیان کریں کیونکہ کتاب وسنت میں اور ہمارے سلف صالحین نے بغیر تحقیق کے حدیثِ رسول بیان کرنے کی مذمت کی ہے حدیث کی تحقیق کے بارے میں امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"وكذلك جماعة من الصحابة والتابعين وأتباع التابعين ثم عن أئمة المسلمين كانوا يبعثون و ينقرون الحديث الى أن يصح لهم"①

اوراسی طرح صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی ایک جماعت اوران کے بعد دیگر ائمہ مسلمین کی ایک جماعت حدیث کے بارے میں بحث اور چھان بین کیا کرتی تھی یہاں تک کہ وہ حدیث ان کے لئے صحیح ثابت ہو جاتی (یا ضعیف)۔

مزید امام حاکم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"ثم العجب من جماعة جهلوا الآثار وأقاويل الصحابة والتابعين فتوهموا لجهلهم أن الاحاديث المروية عن رسول الله ﷺ كلها صحيحة وانكروا الجرح و التعديل جملة واحدة جهلاً منهم بالأخبار المروية عن رسول الله ﷺ و عن الصحابة و التابعين وأئمة المسلمين في ذلك."②

پھر تعجب ہے اس گروہ پر جو احادیث اور صحابہ و تابعین کے اقوال سے ناواقف ہے تو اس نے اپنی جہالت کی بنا پر یہ سمجھ رکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مروی سب احادیث صحیح ہیں اور اس نے جرح و تعدیل کا کلیۃً انکار کر دیا ہے اور اس (انکار) کا سبب اس کی حدیث رسول ﷺ صحابہ و تابعین اور ائمۃ المسلمین کے اقوال سے جہالت ہے۔

مگر آج ہمارا معاملہ بالکل اس کے برعکس ہے اگر ہمیں یہ بتا بھی دیا جائے کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ ضعیف ہے تو ہم اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں، حالانکہ صحیح اور ضعیف حدیث کی معرفت اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے چنانچہ امام بن عدی کہتے ہیں:

---

①معرفة علوم الحديث ص ١٥۔②المدخل الى الصحيح ص ١٠٢

”فكما اوجب الله علينا طاعته اوجب علينا الاقتداء به واتباع اثاره و سير رواية اخباره لعرفان صحيحها من سقيمها و قويها من ضعيفها“ ①

جس طرح اللہ نے ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت فرض کی ہے اس طرح آپ کی اقتداء، آپ کے آثار کی اتباع اور آپ کی حدیث میں چھان بین بھی فرض کی ہے تاکہ صحیح روایات کو سقیم اور قوی کو ضعیف روایات سے معلوم کیا جا سکے۔

امام مسلم نے تو ضعیف حدیث کے ضعف کو نہ بیان کرنے والوں کی اور بغیر تحقیق کے حدیث بیان کرنے والوں کی بڑی شدید مذمت کی ہے یہاں تک کہ ان لوگوں کی اصلیت بھی واضح کی ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”جو شخص ضعیف حدیث کے ضعف کو جاننے کے باوجود بیان نہیں کرتا ہے تو وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گنہگار اور عوام الناس کو دھوکا دیتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی بیان کردہ احادیث کو سننے والا ان سب پر یا ان میں سے بعض پر عمل کرے اور یہ ممکن ہے کہ وہ سب احادیث یا ان میں سے اکثر احادیث جھوٹی ہوں اور ان کی کوئی اصل نہ ہو جب کہ صحیح حدیث اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف حدیث کی ضرورت ہی نہیں ہے بہت سے وہ لوگ جو ضعیف اور مجہول اسانید والی روایات کو جاننے کے باوجود بیان کرتے ہیں محض اس لئے کہ عوام الناس کے ہاں ان کی شہرت ہو اور یہ کہا جائے کہ اس کے پاس کتنی احادیث ہیں اور اس نے کتنی کتابیں تالیف کر دی ہیں اور جو شخص علم کے معاملے میں اس روش کو اختیار کرتا ہے اس کے لئے علم میں کچھ حصہ نہیں ہے اور اسے عالم کہنے کی بجائے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے۔“ ②

---

① الکامل فی ضعفاء الرجال ۷۸/۱ ② مقدمہ صحیح مسلم ۵۸/۱

لیکن ہمارے خطیب حضرات بڑی دیدہ دلیری سے بغیر تحقیق کے ضعیف حدیث بیان کرتے ہیں ان کے لئے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کافی ہے:

"کفی بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع" ①

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ جو بات سنے اس کو بیان کر دے۔ امام حاکم اس حدیث کی تشریح میں کہتے ہیں:

"و قد صرح هذا الخبر بالتنبيه لمعرفة الصحيح من السقيم و تجنب روايات المجروحين اذا عرف المحدث وجد الجرح فيه" ②

اور اس حدیث میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ صحیح روایات کو سقیم روایات سے معلوم کیا جائے اور مجروحین کی روایات سے اجتناب کیا جائے۔ خصوصاً جب کہ محدث کو ان میں کسی طرح کی جرح معلوم ہو۔

علاوہ ازیں جس شخص کو یہ علم ہو کہ جو حدیث بیان کر رہا ہے وہ ضعیف ہے تو ایسے شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ فرمان نبی ﷺ ہے:

"من حدث عني حديثا يرى انه كذب فهو احد الكاذبين" ③

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے حدیث بیان کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔

اس حدیث کی تشریح میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام دارمی سے نقل کیا ہے کہ امام دارمی کہتے ہیں: جب آدمی کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کی رسول اللہ ﷺ سے کوئی اصل نہ ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ اس حدیث (کی وعید) میں داخل نہ ہو جائے۔ ④

---

① مقدمہ صحیح مسلم ۲۸/۱۔ ② المدخل الی الصحیح ص ۱۰۹ ③ مقدمہ صحیح مسلم ۲۷/۱ ④ سنن ترمذی ۱۸۸/۳

حدیث کی تحقیق وضعف کے متعلق تابعی امام مجاہد نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ بشیر بن کعب عدوی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کان نہ رکھا ان کی طرف نہ دیکھا ان کو بشیر بولے اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! تم کو کیا ہوا جو میری بات نہیں سنتے میں حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم سنتے نہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کہ ایک وہ وقت تھا جب ہم کسی شخص سے یہ سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا تو اسی وقت اس طرف دیکھتے اور اپنے کان لگا دیتے پھر جب لوگوں نے اچھا اور برا طریقہ اختیار کر لیا ہے تب سے ہم ان سے وہی حدیث قبول کرتے ہیں جسے ہم جانتے ہیں۔ ❶

حاصل کلام یہ ہے کہ فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ، تابعین اور محدثین کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حدیث کو چھان بین اور مکمل تحقیق کے بعد بیان کرنا چاہئے اور ضعیف وموضوع حدیث بیان نہیں کرنی چاہئے ورنہ خطیب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ سن لیں۔

"من يقل علي ما لم اقل فليتبوا مقعده من النار" ❷

جس شخص نے میری طرف ایسی بات منسوب کی جو میں نے نہیں کہی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس چھوٹی سی کاوش کو خطیب حضرات کے دل میں اتار دے تاکہ وہ صحیح احادیث ہی بیان کریں اور خوب تحقیق کرنے کے بعد بیان کریں۔ (آمین)

---

❶ مقدمہ صحیح مسلم ۱/۳۱۔ ❷ صحیح بخاری ۱/۵۴

راقم الحروف نے حدیث کی تحقیق وتخریج کا علم محدثین کی کتب اور اپنے استاد محترم شیخ الحدیث، محدث العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے یعنی استاد محترم کی تصنیف کردہ کتابوں کا مطالعہ کر کے اور خطوط کے ذریعے اور بذریعہ فون اور ملاقات کر کے۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم میں، عمر میں اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور انہیں دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ فرمائے اور مزید دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب پر تنقیدی نگاہ ڈالیں تا کہ اس میں جو غلطیاں اور خامیاں ہوں تو ان شاء اللہ اسے دوسرے ایڈیشن میں درست کر دیا جائے۔

دعا ہے! کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور میرے لئے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

ابو محمد خرم شہزاد

تاریخ : 20-07-2008

فون : 0346-4442421

0322-8628066

1. ما من آدمی الافی راسه حکمة بید ملك، فاذاتواضع قیل للملك: ارفع حکمته، واذا تکبر قیل للملك: ضع حکمته۔

''ہر آدمی کے سر میں قدر ومنزلت، جو فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے، پائی جاتی ہے۔ جب بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کی قدر ومنزلت کو بلند کردے اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتے کو کہا جاتا ہے کہ اس کی قدر ومنزلت کو پست کردے۔''

1۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 2 حدیث نمبر 538 ص 74 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے لیکن اس حدیث کے تمام طریق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق:

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (1/182/3) من طریق سلام ابی منذر عن علی بن زید عن یوسف بن مهران عن ابن عباسؓ عن رسول الله ﷺ قال: فذکره.

اس سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے ① امام محمد بن سعد نے کہا: کثیر الحدیث تھا مگر ضعیف اور ناقابل حجت ہے ② امام احمد بن حنبل نے کہا: یہ کچھ بھی نہیں ہے ضعیف الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے، قابل حجت نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ امام عجلی نے کہا: تشیع کی طرف مائل تھا اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیث لکھی جائے اور قوی نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: قوی نہیں ہے۔

① سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص۵۷ ② طبقات ابن سعد ج ۴ حصہ ۷ ص ۱۷۱

امام ابو حاتم نے کہا: قوی نہیں ہے اس کی حدیث لکھی جائے اور قابل حجت نہیں۔ امام ترمذی نے کہا: صدوق ہے کبھی موقوف حدیث کو مرفوع بیان کر دیتا ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابنِ خزیمہ نے کہا: برے حافظہ کی وجہ سے قابل حجت نہیں۔ امام حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قابل اعتماد نہیں۔ امام حماد بن زید نے کہا: حدیث کو بدل دیتا تھا①

امام سفیان بن عیینہ نے کہا: ضعیف ہے۔ امام یزید بن زریع نے کہا: علی بن زید رافضی تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف ہے۔ تشیع کی طرف مائل تھا اور قوی نہیں ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: قابل حجت نہیں②

امام ابن حبان نے کہا: اس کو وہم ہو جاتا ہے اور اس کی روایات میں خطائیں زیادہ ہیں اپنے مشائخ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں پس یہ ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے اور قابل حجت نہیں۔③

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے④ امام جوزجانی نے کہا: واہی الحدیث، ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں قابل حجت نہیں ہیں⑤ امام عقیلی نے علی بن زید کو ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے⑥ امام ذہبی نے بھی اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے⑦ نیز علی بن زید بن جدعان اختلاط کا شکار ہو گیا تھا⑧

دوسرا طریق:

اس سند میں منھال بن خلیفہ راوی ضعیف ہے۔

---

❶ تهذیب التهذیب ۴/۲۰۳، ۲۰۴ ❷ میزان الاعتدال ۳/۱۲۷، ۱۲۸ ❸ کتاب المجروحین ۲/۱۰۳ ❹ تقریب التهذیب ص۲۴۶ ❺ کتاب احوال الرجال ص ۱۱۴ ❻ کتاب الضعفاء الکبیر ۳/۲۳۰ ❼ المغنی فی الضعفاء ۲/۸۵ ❽ نهایة الاغتباط ص۲۶۴

امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ① امام ابو حاتم نے کہا: نیک ہے اس کی حدیث لکھی جائے امام ابو بشر دولانی نے کہا: قوی نہیں ہے۔ امام بخاری نے کہا: ,,وفیه نظر،، اور پھر کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ امام ابوداؤد نے کہا: جائز الحدیث ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے اور قوی نہیں ہے۔ امام حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے ② امام ابن حبان نے کہا: اپنے مشائخ سے منکر روایتیں بیان کرنے میں منفرد ہے اس سے احتجاج کرنا جائز نہیں ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ④

تیسرا طریق:

علی بن حسن الشامی عن خلید بن دعلج عن قتادة عن انس مرفوعاً. (اخرجه ابن عساکر فی "مدح التواضع"ق2/1/89)

اول: اس سند میں قتادہ مدلس ہے ⑤ اور اصول حدیث کی رو سے معنعن حدیث ضعیف ہوتی ہے ⑥

دوم: دوسرا راوی خلید بن دعلج ضعیف ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے ⑧ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑨ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: نیک ہے حدیث میں قابل اعتماد نہیں ہے قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں (مذکورہ روایت اس نے قتادہ سے ہی روایت کی ہے)

---

❶ تاریخ یحییٰ بن معین ۱/۲۱۶۔ ❷ تہذیب التہذیب ۵/۵۴۷ ❸ کتاب المجروحین ۳/۳۰ ❹ تقریب التہذیب ص۲۴۸ ❺ تعریف اھل التقدیس ص۱۴۶/۱۴۷ والتدلیس فی الحدیث ص۲۳۰، ۲۳۳ ❻ مقدمة ابن الصلاح ص۳۴ ❼ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص۱۵۷ ❽ کتاب الضعفاء و المتروکین ص ۲۸۹ ❾ کتاب الضعفاء الکبیر ۲/۱۹

امام دارقطنی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ساجی نے کہا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے① امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے③ امام ذہبی نے کہا: قوی نہیں ہے④ امام احمد بن عبداللہ الخزرجی نے کہا: ضعیف ہے⑤ امام ابن حبان نے کہا: بہت زیادہ خطائیں کرنے والا تھا⑥

سوم: تیسرا راوی علی بن حسن شامی سخت ضعیف ہے۔

امام حاکم نے کہا: اس کی حدیثیں موضوع (جھوٹی) ہیں⑦ امام ابن عدی نے کہا علی بن حسن کی تمام حدیثیں باطل ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ہے اور سخت ضعیف ہے⑧ امام ذہبی نے کہا: ”هو في عداد المتروكين“⑨

چوتھا طریق:

زبير بن بكار حدثنا ابو ضمرة يعني انس بن عياض الليثي حدثنا عبيدالله بن عمر عن واقد بن سلامة عن يزيد الرقاشي عن انس مرفوعًا نحوه.

اول: اس سند میں یزید بن ابان الرقاشی سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے⑩ امام محمد بن سعد نے کہا: ضعیف اور قدریہ تھا⑪

---

❶تهذيب التهذيب ۲/ ۹۵، ۹۶ ❷ديوان الضعفاء والمتروكين ص ۱۲۲ ❸تقريب التهذيب ص۹۳ ❹المغني في الضعفاء ۱/ ۲۲۲ ❺خلاصه تذهيب تهذيب الكمال ۱/ ۲۹۳ ❻كتاب المجروحين ۱/ ۲۸۵ ❼المدخل الى الصحيح ص۱۶۷ ❽الكامل في ضعفاء الرجال ۲/ ۲/ ۱۶۷ ❾ميزان الاعتدال ۳/ ۱۲۰. ❿سوالات محمد بن عثمان بن ابي شيبة ص۴۸ ⓫طبقات ابن سعد ج ۴، حصيه ۷ ص ۲۶۳

امام نسائی نے کہا: متروک ہے① امام بخاری نے کہا: امام شعبہ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے② امام یحییٰ بن معین نے کہا: نیک آدمی تھا اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے اور ضعیف ہے۔ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: اس میں کمزوری ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: انس سے اس کی روایت کردہ حدیثیں ضعیف اور ان میں نظر ہے (مذکورہ روایت اس نے انس سے روایت کی ہے۔) امام حاکم نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے③ امام احمد بن حنبل نے کہا: منکر الحدیث ہے امام فلاس نے کہا: قوی نہیں ہے۔ دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے④ امام ابوزرعہ رازی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے⑤ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے⑦ امام یحییٰ بن سعید القطان اس سے روایت نہیں کرتے تھے⑧ امام عقیلی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے⑨

دوم: دوسرا راوی واقد بن سلامۃ سخت ضعیف ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: کم روایت بیان کرنے کے باوجود منکر الحدیث ہے ضعیف راویوں سے موضوع (جھوٹی) اشیاء روایت کرتا تھا⑩ امام بخاری نے کہا: اس کی حدیثیں صحیح نہیں ہیں⑪ امام عقیلی اور امام ابن الجارود نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے⑫ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے⑬ امام ابوزرعہ رازی نے اسے ضعفاء میں شمار کیا ہے⑭

---

❶ كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٢٠٧ ❷ كتاب الضعفاء الصغير ص ١١٩ ❸ تهذيب التهذيب ١٩٦/٦ ❹ ميزان الاعتدال ٢١٨/٤ ❺ كتاب الضعفاء للرازى ٦٧٠/٢ ❻ الكاشف ٢٤٠/٣ ❼ تقريب التهذيب ص ٣٨١ ❽ كتاب المجروحين ٩٨/٣ ❾ كتاب الضعفاء الكبير ٣٧٣/٤ ❿ كتاب المجروحين ٨٥/٣ ⓫ كتاب الضعفاء الصغير ص ١١٦ ⓬ لسان الميزان ٢١٦/٦ ⓭ المغني في الضعفاء ٣٩١/٢ ⓮ كتاب الضعفاء للرازى ٦٦٧/٢

ان چار طریق کی بنیاد پر علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور ان چار طریق کی حقیقت آپ کے سامنے ہے۔ واللہ اعلم

❀❀❀

2. كان رسول الله ﷺ يعرف بريح الطيب اذا اقبل.

''رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو اپنی عمدہ خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔''

2۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5 حدیث نمبر 2137 ص 168 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ لیکن اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق :

اخرجه ابن سعد (399/1)والدارمی (32/1) عن الاعمش عن ابراهيم قال فذكره.

اول: اس سند میں اعمش مدلس ہے ① لہذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: یہ روایت مرسل اور معضل ہے جو کہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ② نیز ابراہیم النخعی کی عام روایات تابعین سے ہیں ③

① التدليس في الحديث ص ٣٠١/ ٣٠٥ ② مقدمه صحيح مسلم ١٥،٣٢/١ ③ تهذيب التهذيب ١١٥/١

دوسرا طریق:

اخرجه ابن سعد من طريق ابى بشر البصرى اخبرنا يزيد الرقاشى ان انس بن مالك رضى الله عنه حدثهم قال: كنا نعرف خروج النبى ﷺ بريح الطيب.

اول: اس سند میں یزید الرقاشی راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (1) چوتھے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: اس سند میں دوسرا راوی ابو بشر بصری معروف نہیں (مجہول ہے) ①

تیسرا طریق:

اخرجه الدارمى من طريق اسحاق بن الفضل بن عبدالرحمن الهاشمى انا المغيرة بن عطية عن ابى الزبير عن جابر ان النبى ﷺ....

اول: اس سند میں ابو زبیر راوی مدلس ہے ② اور اصول حدیث کی رو سے معنعن روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: اس سند میں دوسرا راوی مغیرہ بن عطیہ مجہول ہے ③

سوم: اس سند میں تیسرا راوی اسحاق بن فضل شیعہ کے رجال میں سے ہے ④

---

① ميزان الاعتدال ۴/۴۹۵ ② تعريف اهل التقديس ص ۱۵۱/۱۵۲ و التدليس في الحديث ص ۳۴۱، ۳۴۵ ③ سلسلة الاحاديث الصحيحة ج۵، ح۲۱۳٤، ص۱۲۹ ④ لسان الميزان ۱/۳۶۸

چوتھا طریق:

اخرجه الطبراني فی "الاوسط" ص 314 من طریق بشر بن سیحان ثنا عمر بن سعید الابح عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن انس بن مالك به نحوه.

اول: یہ سند سعید بن ابی عروبہ اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ دونوں مدلس ہیں۔ (۱)

دوم: سعید بن ابی عروبہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا (۲) اور وفات سے دس سال پہلے ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا (۳)

سوم: دوسرا راوی عمر بن سعید الابح سخت ضعیف ہے۔

امام المحدثین امام بخاریؒ نے کہا: منکر الحدیث ہے (۴) امام ذہبی نے عمر بن سعید کو ضعفاء میں شمار کیا ہے (۵) امام ابن حبان نے اس پر جرح کی ہے اور امام ابن ابی حاتم نے کہا: قوی نہیں ہے (۶)

❁❁❁

---

(۱) التدليس في الحديث ص ۲۹۹، ۲۳۰ (۲) الكواكب النيرات ص ۱۹۰ (۳) تذكرة الحفاظ ۱/۱۵۴ (۴) كتاب الضعفاء الكبير ۳/۱۲۲ و ميزان الاعتدال ۳/۲۰۰ (۵) المغني في الضعفاء ۲/۱۱۷ (۶) ديوان الضعفاء والمتروكين ص ۲۹۱.

3. ان حبشيا دفن بالمدينة فقال رسول الله ﷺ دفن في بالطينة التي خلق منها .

"جب ایک حبشی کو مدینہ (کے قبرستان) میں دفن کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مٹی سے اس کو پیدا کیا گیا تھا، اسی میں اس کو دفن کردیا گیا۔"

3۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد ۴، حدیث نمبر 1858، صفحہ نمبر 473 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے لیکن اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق

رواه ابو نعيم في "اخبار اصبهان" ۲/۳۰۴ والخطيب في "الموضح" ۲/۱۰۴ عن عبدالله بن عيسى حدثنا يحيىٰ البكاعن ابن عمر رضى الله عنه مرفوعًا.

اول: اس سند میں یحییٰ بن مسلم ضعیف اور متروک الحدیث ہے امام یحییٰ بن سعید اس سے راضی نہیں تھے۔ امام احمد بن حنبل اور امام ابوداؤد نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: قوی نہیں۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے معضل روایات بیان کرتا تھا اس سے احتجاج کرنا جائز نہیں۔ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام الازدی نے کہا: متروک ہے ① امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے ④ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑤ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ⑥

① تهذيب التهذيب ۱۷۷/۶ ② كتاب الضعفاء والمتروكين ص ۳۰۷. ③ تقريب التهذيب ص ۳۷۹ ④ الكاشف ۲۳۵/۳ ⑤ المغني في الضعفاء ۵۳۰/۲ ⑥ تاريخ يحيىٰ بن معين ۳۹۷/۲

دوم: اس سند میں عبداللہ بن عیسیٰ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ رازی نے کہا منکر الحدیث ہے ① امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا مضطرب الحدیث ہے اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام ساجی نے کہا اس کے پاس منکر روایتیں ہیں ② امام عقیلی نے کہا اس کی اکثر حدیث میں مطابقت نہیں ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ضعیف ہے ④ امام ذہبی نے کہا محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑤

دوسرا طریق

عبداللہ بن جعفر بن نجیح ثنا ابی ثنا انیس بن ابی یحییٰ عن ابیه عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه ان النبیؐ.

اول: اس حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں آپ ﷺ نے مدینہ میں چند لوگوں کو قبر کھودتے دیکھا تو پوچھا یہ کس کی قبر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک حبشی تاجر تھا۔ مدینہ میں آیا اور یہیں فوت ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لا الہ الا اللہ یہ اپنی زمین اور آسمان سے اس مٹی کی طرف چلایا گیا جس سے یہ پیدا ہوا تھا۔

اول: اس حدیث میں عبداللہ بن جعفر بن نجیح سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: سخت منکر الحدیث ہے اس نے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام ابن عدی نے کہا: اس کی تمام حدیث میں مطابقت نہیں کی گئی۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

---

① کتاب الضعفاء للرازی ۲/۵۲۹ ② تہذیب التہذیب ۳/۲۲۸ ③ کتاب الضعفاء الکبیر ۲/۲۸۶ ④ تقریب التہذیب ص ۱۸۴ ⑤ الکاشف ۲/۱۰۴

امام یحییٰ بن معین اور امام عقیلی نے کہا ضعیف ہے ① امام علی بن مدینی نے کہا: میرا والد عبداللہ بن جعفر ضعیف ہے ② امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ امام جوز جانی نے کہا: واہی الحدیث ہے ④ امام ابن عدی نے کہا: کچھ چیز بھی نہیں ⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام ذہبی نے کہا: اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین متفق ہیں ⑦

دوم: دوسرے راوی ''ابی'' کے بارے میں علامہ البانی نے خود ہی وضاحت کر دی ہے کہ ''لم اعرفہ'' میں اس کو نہیں پہچانتا (یعنی مجہول ہے) ⑧

تیسرا طریق:

اس روایت میں حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے ہم قبر کھود رہے تھے۔ فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ ہم نے کہا۔ اس حبشی کی قبر کھود رہے ہیں، فرمایا: اس کی موت اس کو اس کی مٹی کی طرف لے آئی ہے۔ ابواسامہ راوی نے کہا: تمھیں معلوم ہے کوفہ والوں میں یہ روایت کیوں بیان کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی رسول اللہ ﷺ کی مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔

اول: اس حدیث میں احوص بن حکیم راوی ضعیف، منکر الحدیث اور ثقہ نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ اور مامون نہیں ہے ⑨ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔

---

① تہذیب التہذیب ۱۱۲/۳ ② میزان الاعتدال ۴۰۱/۲ ③ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۹۵ ④ کتاب احوال الرجال ص ۱۱۰ ⑤ خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال ۴۲/۲ ⑥ تقریب التہذیب ص ۱۷۰ ⑦ المغنی فی الضعفاء ۵۲۹/۱ ⑧ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ج ۴ ص ۴۷۳ ⑨ تاریخ یحیی بن معین ۳۸۸/۲

امام علی بن مدینی نے کہا، کچھ چیز نہیں ہے اس کی احادیث نہ لکھی جائیں ① امام یعقوب بن سفیان نے کہا: اس کی احادیث قوی نہیں ہیں۔ امام جوز جانی نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: قوی نہیں، منکر الحدیث ہے امام محمد بن عوف نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: اس کی روایات معتبر نہیں۔ امام ساجی نے کہا: ضعیف ہے اور اس کے پاس منکر روایتیں ہیں ② امام ابن حبان نے کہا: مشائخ سے منکر روایتیں بیان کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید القطان نے اسے چھوڑ دیا تھا ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف الحفظ ہے ④

چوتھا طریق

اس میں حدیث کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔ ہر انسان اسی مٹی میں دفن ہوتا ہے جس سے وہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس روایت کی سند یوں ہے:

حدثنا حسن بن علی بن زیاد الرازی قال حدثنا ابراهيم بن موسى الفرا قال حدثنا هشام بن يوسف عن ابن جريج قال اخبرنی عمر بن عطاء بن وراز عن عكرمة عن ابن عباس.......

اس سند میں عمر بن عطاء راوی ضعیف' ثقہ نہیں ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے کہا: عمر بن عطاء بن وراز نے عکرمہ سے جو کچھ روایت کیا ہے وہ ضعیف ہے (مذکورہ روایت اس نے عکرمہ سے ہی روایت کی ہے) ⑤ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑦

---

① ميزان الاعتدال ١/ ١٦٧ ② تهذيب التهذيب ١/ ١٢٢ ③ كتاب المجروحين ١/ ١٧٥ ④ تقريب التهذيب ص ٢٥ ⑤ تاريخ يحيى بن معين ١/ ٤٢ ⑥ كتاب الضعفاء والمتروكين۔ص ٣٠٠ ⑦ كتاب الضعفاء للرازی۔ ٢/ ٤١٢

امام احمد بن حنبل نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابن خزیمہ نے کہا: محدثین نے اس کے برے حافظہ کی وجہ سے اس کی حدیثوں میں کلام کیا ہے۔ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ① امام یحیٰی بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ② امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③ امام ذہبی نے کہا: "واہ" (یعنی سخت ضعیف ہے) ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑤

پانچواں طریق

سند یوں ہے: موسیٰ بن سهل بن هارون عن اسحاق الازوق عن الثوری عن ابی اسحاق عن ابی الاحوص عن عبدالله مرفوعًا.

اس حدیث میں الفاظ کچھ یوں ہیں میں، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم تینوں ایک مٹی سے پیدا ہوئے ہیں اور اسی میں ہم دفن کئے جائیں گے۔

اول: اس سند میں سفیان ثوری اور ابی اسحاق مدلس ہیں ⑥

دوم: امام ابن حجر عسقلانی اور امام ذہبی نے مذکورہ حدیث نقل کرنے کے بعد کہا یہ روایت باطل ہے راقم کو موسیٰ بن سہل کا ترجمہ نہیں ملا ⑦

چوتھا اور پانچواں طرق راقم نے اضافہ کیا ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے سلسلة الاحاديث الصحيحة میں انہیں نقل نہیں کیا علامہ البانی رحمہ اللہ نے پہلے تین طرق کی بنا پر اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ مگر تمام طرق کی حقیقت آپ کے سامنے ہے۔

❁❁❁

---

① تهذيب التهذيب ٣٠٣/٣ ② ميزان الاعتدال ٢١٣/٣ ③ كتاب الضعفاء الكبير ١٨٠/٣ ④ الكاشف ٢٧٦/٢ ⑤ تقريب التهذيب ص ٢٥٦ ⑥ التدليس فى الحديث ص ٢٢٧،٢٦٣ ⑦ لسان الميزان ١٢٠/٦، وميزان الاعتدال ٢٠٦/٣

4. اکثروا الصلاۃ علی فان اللہ وکل بی ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال لی ذلک الملک : یا محمد! ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ.

"مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ جب بھی میرا کوئی امتی مجھ پر درود بھیجے گا۔ تو یہ فرشتہ کہے گا۔ اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے ابھی آپ پر درود بھیجا ہے۔"

4۔ انتہائی ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد 4 حدیث نمبر 1530، ص 45,43 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے نیز محمد اقبال کیلانی نے بھی "درود شریف کے مسائل" ص 47 پر نقل کیا ہے اس روایت کی دو سندیں ہیں اور دونوں ہی سخت ضعیف ہیں بلکہ باطل ہیں۔

پہلا طریق

الدیلمی 31/1/1 عن محمد بن عبداللہ بن صالح المروزی حدثنا بکر بن خداش عن فطر بن خلیفۃ عن ابی الطفیل عن ابی بکر الصدیق مرفوعاً۔

اول: اس سند میں بکر بن خداش مجہول الحال ہے۔ صرف امام ابن حبان نے اس کی توثیق کی ہے ① اور اہل علم سے یہ بات مخفی نہیں کہ اکیلے ابن حبان کی توثیق قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ ابن حبان توثیق کرنے میں متساہل ہیں۔

---

① لسان المیزان 50/2

دوم: اس روایت میں دوسرا راوی محمد بن عبداللہ بن صالح المروزی بھی ''لم اعرفه'' (مجہول) ہے۔①

دوسرا طریق

نعیم بن ضمضم و فیه خلاف عن عمران بن الحمیری عن عمار بن یاسر مرفوعاً.

اول: اس سند میں عمران بن حمیری راوی مجہول ہے۔امام ذہبی کہتے ہیں: عمران بن حمیری عن عمار بن یاسر ''لا یعرف حدیثه'' یعنی اس کی حدیثیں معروف نہیں ہیں۔ (مجہول ہیں) اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: احادیث میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی② اور دوسرا راوی نعیم بن ضمضم مجہول الحال ہے۔پہلی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔دوسری سند میں بھی دو راوی مجہول ہیں۔ان مجہول اسناد کی بنیاد پر علامہ البانی کا اس روایت کو حسن کہنا میری سمجھ سے باہر ہے۔جب کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کا مقام جنت میں ہے اور وہاں پر آپ کا خوبصورت محل ہے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے ''صحیح بخاری'' میں روایت کیا ہے۔آپ ﷺ کا قبر میں درود سننا اور اس کا جواب دینا۔ایسی روایات تمام کی تمام مردود اور باطل ہیں۔تفصیل ان شاء اللہ آگے آرہی ہے۔

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة ج4، ح1530، ص44. ② ميزان الاعتدال 236/3

5. مامن احد يسلم علی' الا رد الله علی روحی حتی ارد علیه السلام.

''جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹاتا ہے تاکہ میں (اس سلام کا) جواب دوں۔''

5۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 5، حدیث نمبر 2266، ص 338 پر نقل کیا ہے اور امام نووی کا قول نقل کیا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ امام عراقی نے کہا اس کی سند جید ہے نیز محمد اقبال کیلانی نے ''درود شریف کے مسائل'' ص 32 پر نقل کیا ہے اور امام ابن تیمیہ نے ''الجواب الباهر فی زوار المقابر'' میں ص 19، 23، 118، 162 پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق

ابو داود 319/1، والبیهقی فی السنن 245/5، ومسند احمد 227/2، والطبرانی فی ''الاوسط'' (449)، عن عبدالله بن یزید الاسکندرانی عن حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزید بن عبدالله بن قسیط عن ابی صالح عن ابی هریره مرفوعاً.

اول: میں نے یہ سند سلسلة الاحادیث الصحیحة میں جس طرح ہے اسی طرح نقل کی ہے. لیکن سنن ابی داؤد، البیهقی فی السنن، مسند احمد میں یہ سند اس طرح نہیں ہے۔ بلکہ سند یوں ہے۔ محمد بن عوف المقری وعبدالله بن یزید ثنا حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزید بن عبدالله بن قسیط عن ابی هریره رضی الله عنه مرفوعاً.

یہ روایت منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ یزید بن عبداللہ بن قسیط کی

وفات 122ھ میں ہوئی ① اوراس کی عام روایات تابعین سے ہیں اس روایت میں اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

دوم: الطبرانی فی ''الاوسط'' (449) میں سند یوں ہے۔

بکر عن مهدی بن جعفر الرملی عن عبدالله بن یزید عن حیوة بن شریح عن ابی صخر عن یزیدبن عبدالله بن قسیط عن ابی صالح عن ابی هریرة رضی الله عنه مرفوعاً.

یہ سند (پہلے دوراوی چھوڑ کر) علامہ البانی نے **سلسلة الاحادیث الصحیحة** میں نقل کی ہے۔لیکن علامہ البانی نے پہلے دوراوی حذف کر کے سند نقل کی ہے علامہ البانی نے ایسا کیوں کیا۔ یہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔مگر حقیقت یہ ہے اس سند میں امام طبرانی کا استاد بکر بن سہل ضعیف ہے ② اور دوسرا راوی مہدی بن جعفر الرملی بھی ''مختلف فیہ'' ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری کارستانی ضعیف راوی بکر بن سہل کی ہے جس نے یزید بن عبداللہ بن قسیط عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بدل کر یزید بن عبداللہ بن قسیط عن ابی صالح عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کر دیا ہے تاکہ سند میں انقطاع کا شبہ نہ رہے اب کچھ مہدی بن جعفر الرملی کے بارے میں پیش خدمت ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابن عدی نے کہا: ثقہ راویوں سے ایسی چیزیں روایت کرتا ہے جس کی مطابقت نہیں کی گئی اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں ③

---

① تهذيب التهذيب ٦/ ٢١٢ ② لسان الميزان ٢/ ٥١ ③ ميزان الاعتدال ٤/ ١٩٥.

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ''صدوق لہ اوھام'' ① امام ذہبی نے کہا: اس کی حدیث منکر ہے ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ ہے امام صالح بن محمد نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ③

❁❁❁

6. ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدم، و فیه قبض، و فیه النفخة، و فیه الصعقة فاکثر واعلی من الصلاة فیه صلاتکم معروضة علی قال فقالوا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کیف تعرض صلاتنا علیك وقد ارمت؟یقولون بلیت فقال، ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء.

''سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی روز ان کی روح قبض کی گئی اسی روز صور پھونکا جائے گا اسی روز اٹھنے کا حکم ہوگا لہٰذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کی وفات کے بعد آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا جسم مبارک مٹی میں مل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسم زمین پر حرام کر دیئے ہیں۔''

....

6۔ سخت ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 4 حدیث نمبر 1527،

---

① تقریب التهذیب ص ۳۴۹ ② المغنی فی الضعفاء ۲/ ۴۳۵ ③ تهذیب الکمال ۱۸/ ۲۲۴

ص 32 پرنقل کیا ہے اور اسی مفہوم کی دوسری حدیث کوسلسلة الا حادیث الصحیحة جلد 3، حدیث نمبر 1407، ص 397 پر نقل کر کے حسن کہا ہے۔امام ابن تیمیہ نے ''الجواب الباهر فی زوار المقابر'' ص19 پرنقل کیا ہے اسی طرح محمد اقبال کیلانی نے ''درود شریف کے مسائل'' ص 48 پر نقل کر کے علامہ البانی سے صحیح ہونے کا حکم لگایا گیا ہے۔اس کے علاوہ امام نووی نے ''ریاض الصالحین'' میں اس حدیث کونقل کر کے صحیح کہا ہے۔نیز 5 جلدوں والی مشکوۃ مع تخریج میں بھی اس حدیث کو صحیح یا حسن تسلیم کیا ہے۔

النسائی کتاب الجمعه باب ذکر فضل یوم الجمعه، و سنن ابی داؤد کتاب الصلوة باب تفریع ابواب الجمعه. و سنن ابن ماجة کتاب اقامة الصلوة والسنة باب فی فضل الجمعة، و سنن الدارمی کتاب الصلاة باب فی فضل الجمعة، و سنن الکبریٰ للبیهقی کتاب الجمعة ما یؤمر به فی لیلة الجمعة ویومها من کثرة الصلاة علی رسول الله، و مسند احمد ۴/ ۸، و صحیح ابن خزیمة جماع ابواب فضل الجمعة باب فضل الصلاة علی النبی یوم الجمعة، و صحیح ابن حبان باب الادعیة ذکر بان صلاة من صلی علی النبی من امته تعرض علیه فی قبره، و مصنف ابن ابی شیبه کتاب الجمعة باب فی فضل الجمعة و یو مها۔

پہلا طریق

ان تمام کتب احادیث میں جو سند ہے اس کا مرکزی راوی عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر ہے اور امام محمد بن اسماعیل بخاری سمیت دیگر محدثین نے کہا ہے کہ یہ ابن جابر نہیں بلکہ عبدالرحمٰن بن یزید بن تمیم ہے ①

① تهذیب التهذیب ۳/ ۲۳۵ و تاریخ الاوسط، ۲/ ۹۲

عبدالرحمٰن بن یزید راوی سخت ضعیف، متروک اور منکر الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف ہے ① امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ② امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد ہے۔ جو ان کی روایت کے مشابہ نہیں ہوتیں بہت وہم اور غلطیاں کرنے والا تھا ④ امام ابواسامہ نے کہا: ضعیف ہے۔ امام دحیم نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام دارقطنی نے کہا: متروک اور ضعیف ہے ⑤ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام ابن عدی نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑦

دوسرا طریق

اخرجه الحاكم فى المستدرك ٢/ ٤٢١، البيهقى فى حياة الانبياء فى قبورهم، ص ٢٨، من طريق الوليد بن مسلم حدثنى أبو رافع عن سعيد المقبرى عن ابى مسعود الانصارى مرفوعاً.

اس روایت کی سند میں اسماعیل بن رافع منکر الحدیث، متروک الحدیث اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑧ اور کچھ چیز نہیں ہے ⑨ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: ''**فيهم ضعف ليسو المتروكين ولا يقوم حديثهم مقام الحجة**'' ⑩

---

❶ كتاب الضعفاء للرازى ٢/ ٤٦٤ ❷ تاريخ الصغير ٢/ ١٠٩ ❸ كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٢٩٦ ❹ كتاب المجروحين ٢/ ٥٥ ❺ تهذيب التهذيب ٣/ ٤٣٥۔ ❻ المغنى فى الضعفاء ١/ ٦١٧ ❼ تقريب التهذيب ص ٢١١ ❽ سوالات ابن الجنيد، ص ١٦٧ ❾ تاريخ يحيىٰ بن معين، ١/ ٥٢ ❿ المعرفة والتاريخ ٣/ ١٥٧

امام احمد بن حنبل نے کہا: وہ ضعیف، منکر الحدیث ہے ① امام دارقطنی نے اس کا ذکر "الضعفاء والمتروکون" میں کیا ہے ② امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ امام ابن حبان نے کہا: کان رجلا صالحا،الا انه یقلب الاخبار حتی صار الغالب علی حدیثه المناکیر التی تسبق الی القلب انه کان کا لمتعمدلها ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ امام عمرو بن علی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ترمذی نے کہا: بعض اہل علم (محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف اور ثقہ نہیں اور امام ابن خراش اور امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے۔ امام ابن سعد نے کہا: وہ کثیر الحدیث ضعیف تھا۔ امام عجلی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام حاکم ابو احمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام علی بن جنید نے کہا: متروک ہے۔ امام بزار نے کہا: وہ ثقہ نہیں ہے اور نہ قابل حجت ہے اور امام ابن جارود، ابن عبدالبر، امام ابن حزم اور امام خطیب بغدادی نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑥ امام ابن عدی نے کہا: "احادیثه کلها مما فیه نظر،الا أنه یکتب حدیثه فی جملة الضعفاء" ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ہے: "ضعیف الحفظ" ⑨

تیسرا طریق

البیهقی فی "السنن" ۳/۲۴۹،عن عبدالرحمٰن بن سلام انبأابراهیم بن طهان

---

❶ الضعفاء والکذابین،ص ۵۳ ❷ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی،ص ۱۳۵ ❸ کتاب الضعفاء والمتروکین،ص ۲۸۴ ❹ کتاب المجروحین،۱/۱۲۴ ❺ کتاب الضعفاء الکبیر،۱/۷۷ ❻ تهذیب التهذیب،۱/۱۸۸ ❼ الکامل فی الضعفاء الرجال ۱/۲۵۴ ❽ المغنی فی الضعفاء ۱/۲۱ ❾ تحریر تقریب التهذیب ۱/۱۳۲

عن أبي اسحاق عن أنس مرفوعاً. اس طرق میں ابو اسحاق السبیعی راوی اختلاط کا شکار ہو گیا تھا① اور مدلس ہے② عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چوتھا طریق

أخرجه ابن عدی، ۱۲۹/۲، درست بن زیاد القشیر ی عن یزید الرقاشی عن أنس مرفوعاً.

اول: اس سند میں درست بن زیاد القشیر ی راوی واہی الحدیث اور منکر الحدیث ہے۔وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: ''حدیثه لیس با لقائم'' ③ امام ابن حبان نے کہا: ''و کان منکر الحدیث جدا، یروی عن مطر و غیرها أشیاء تتخایل الی من یسمعها أنها موضوعة لا یحل الا حتجاج بحبره'' ④ امام نسائی نے کہا: قوی نہیں ہے⑤ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑥ امام یحییٰ بن معین نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں ہے اور امام ابوزرعہ نے کہا: وہ واہی الحدیث ہے اور امام ابوحاتم نے کہا: ''حدیثه لیس بالقائم، عامة عن یزید الرقاشی، لیس یمکن أن یعتبر بحدیثه'' امام دارقطنی اور امام ابوداؤد نے کہا: ضعیف ہے⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑧ اور ابن حجر عسقلانی نے کہا: وہ ضعیف ہے⑨

---

① الکواکب النیرات، ص ۳۴۱، ونهایة الاغتباط، ص ۲۷۳ ② الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص ۵۸ ③ کتاب الضعفاء للبخاری، ص ۴۰ ④ کتاب المجروحین، ۲۹۳/۱ ⑤ کتاب الضعفاء والمتروکین، ص ۲۸۹ ⑥ کتاب الضعفاء الکبیر ۴۵/۲ ⑦ تهذیب التهذیب، ۱۲۴/۲۔۱۲۵ ⑧ المغنی فی الضعفاء، ۳۳۷/۱ ⑨ تحریر تقریب التهذیب، ۳۸۰/۱

دوم: اس سند میں دوسرا راوی یزید الرقاشی منکر الحدیث متروک الحدیث اور نا قابل حجت ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (1) میں چوتھے طرق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

پانچواں طریق

اخرجه الشافعي (رقم ۱۳۳۱): أخبرنا ابراهيم بن محمد أخبرني صفوان بن سليم أن رسول الله ﷺ قال:

اول: یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ صفوان بن سلیم تابعی ہے ①

دوم: اس سند میں ابراھیم بن محمد بن ابی یحییٰ راوی مدلس ہے ② نیز متروک منکر الحدیث اور کذاب ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: وہ کذاب اور قدری تھا ③ امام نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے ④ امام یحییٰ بن معین نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں ⑤ اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے ⑥ پھر امام ابن معین نے کہا: وہ ثقہ نہیں ہے وہ کذاب اور رافضی قدری تھا ⑦ امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں: "قال يحيىٰ بن سعيد: كنا نتهم ابراهيم بالكذب، تركه ابن المبارك والناس" ⑧

امام مالک بن انس نے کہا: وہ دین میں ثقہ نہیں۔ امام ولید بن شجاع نے کہا: وہ بعض سلف کو گالیاں دیتا تھا اور امام احمد بن حنبل نے کہا: وہ قدری جہمی تھا اس میں تمام بلائیں ہیں اور لوگوں (محدثین) نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام یزید بن ہارون نے کہا: وہ جھوٹا

---

① تهذيب التهذيب، ۲/ ۵۵۳ ② الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين، ص ۷۴ ③ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شيبة، ص ۱۲۴ ④ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص ۲۸۳ ⑤ سوالات ابن الجنيد، ص ۲۲ ⑥ تاريخ يحيى بن معين ۱/ ۷۴ ⑦ كتاب الضعفاء الكبير، ۱/ ۶۳ ⑧ التاريخ الاوسط للبخاری، ۲/ ۱۸۵

تھا① امام جوزجانی نے کہ: "فیہ ضروب البدع، فلا یشغل بحدیثه فانه غیر مقنع ولا حجةٍ" ② امام عجلی نے کہا: وہ رافضی جہمی تھا اس کی حدیث نہ لکھی جائے ③ امام ابونعیم نے کہا: "کان یری القدر، ترك حدیثه لکذبه ووھائه لا لفساد مذهبه" ④ امام ابن شاھین نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہے ⑥ امام ابن حبان نے کہا: "کان ابراهیم یری القدر و یذهب الی کلام جهم و یکذب مع ذالك فی الحدیث" ⑦ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: وہ متروک الحدیث ہے ⑧ امام نسائی نے کہا: وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے امام ابن سعد نے کہ: "کان کثیر الحدیث ترك حدیثه لیس یکتب" اور امام ابواحمد نے کہا: وہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں اور امام بزار نے کہا: وہ حدیث گھڑتا تھا ⑨ امام ذہبی نے کہا: وہ جمہور محدثین کے نزدیک متروک ہے ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: وہ متروک ہے ⑪

چھٹا طریق

رواہ ابن أبی حاتم فی "العلل" ۲۰۵/۱، من طریق سعید بن بشیر عن قتادہ عن أنس مرفوعاً.

اول: اس سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے ⑫ اور عن سے روایت کر رہا ہے نیز امام ابن ابی حاتم نے اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اپنے باپ امام ابوحاتم سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث اس سند سے منکر (ضعیف) ہے۔

---

① کتاب الضعفاء الکبیر، ۱/ ۶۳۔۶۴ ② کتاب احوال الرجال، ص۱۲۸ ③ تاریخ الثقات، ص۵۵۔۵۶ ④ کتاب الضعفاء لابي نعيم، ص۵٦ ⑤ الضعفاء والکذابین، ص۴۷ ⑥ سنن الدار قطنی، ۱/ ۶۲، ۳/ ۱۳۵ ⑦ کتاب المجروحین، ۱/ ۱۰۵ ⑧ المعرفة والتاریخ، ۳/ ۲۱۰ ⑨ تهذیب التهذیب، ۱/ ۱۰۳۔۱۰۴ ⑩ دیوان الضعفاء والمتروکین، ص۳۰ ⑪ تحریر تقریب التهذیب، ۱/ ۹۸ ⑫ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین، ص۵۸۔۵۹

دوم: اس سند میں سعید بن بشیر راوی منکر الحدیث متروک اور ضعیف ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: ''یتکلمون فی حفظه ''① اور امام نسائی نے کہا: وہ ضعیف ہے② امام یحییٰ بن معین نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں ہے③ اور ضعیف ہے④ امام علی بن مدینی نے کہا: وہ ضعیف تھا⑤ امام دارقطنی نے کہا: وہ حدیث میں قوی نہیں ہے⑥ امام ابومسھر نے کہا: وہ ضعیف منکر الحدیث تھا⑦ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور امام عمرو بن علی سے نقل کیا ہے کہ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو ترک کر دیا تھا⑧ امام ابن حبان نے کہا: وہ ردی الحفظ فاحش الخطاء تھا اور قتادہ سے روایت کرتا ہے جس میں اس کی مطابقت نہیں کی گئی⑨ امام ابن شاھین نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑩ امام محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا: وہ منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں وہ حدیث میں قوی نہیں ہے اور قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں (مذکورہ روایت سعید بن بشیر عن قتادہ ہی ہے) امام حاکم ابواحمد نے کہا: وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ساجی نے کہا: وہ قتادہ سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا⑪ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑫ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: وہ ضعیف ہے⑬

ساتواں طریق

أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ۲۴۹/۳، وحياة أنبياء في قبورهم، ص ۲۹، من طريق وأخبرنا علي بن احمد عبدان الكاتب ثنا احمد بن عبيد الصفار ثنا الحسن بن سعيد ثنا ابراهيم بن الحجاج ثنا حماد بن

① كتاب الضعفاء للبخاري، ۴۵ ② كتاب الضعفاء والمتروكين، ص ۲۹۲ ③ تاريخ يحيي بن معين، ۷۴/۲ ④ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي، ص ۵۰ ⑤ سوالات محمد بن عثمان بن ابي شيبه، ص ۱۵۷ ⑥ سنن الدار قطني، ۱۳۵/۱ ⑦ المعرفته والتاريخ، ۷۵/۲ ⑧ كتاب الضعفاء الكبير، ۱۰۱/۲ ⑨ كتاب المجروحين، ۳۱۹/۱ ⑩ الضعفاء والكذابين، ص ۹۸ ⑪ تهذيب التهذيب، ۲۹۱/۲، ۲۹۲ ⑫ المغني في الضعفاء، ۳۹۷/۱ ⑬ تقريب التهذيب، ص ۱۲۰

سلمة عن برد بن سنان عن مكحول الشامي عن أبي أمامة مرفوعاً.

اول: یہ سند منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ امام مکحول کا ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے ①

دوم: اس سند میں حماد بن سلمہ سے روایت کرنے والا ابراھیم بن حجاج ہے اور حماد بن سلمہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے ② اور ابراھیم بن حجاج کا حماد بن سلمہ سے قبل از اختلاط سننا ثابت نہیں ابراھیم بن حجاج نے حماد بن سلمہ سے اختلاط کے بعد سنا ہے اور اصول حدیث کی رو سے بعد از اختلاط روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا یہ روایت منقطع ہونے اور حماد بن سلمہ کے مختلط ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ساتویں طرق کا اضافہ راقم الحروف نے کیا ہے شیخ البانی نے یہ طرق نقل نہیں کیا۔

تنبیہ: اس حدیث کے بعض جملے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہیں وضاحت پیش خدمت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سب سے اچھے دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اسی دن وہ جنت میں پہنچے،، اسی دن وہاں سے نکالیں گے اور قیامت بھی جمعہ کے روز ہی آئے گی۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل یوم الجمعة) نیز یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تمام انبیاء کرام اور اولیاء اللہ (توحید پرست) کے جسم اپنی قبروں میں صحیح سلامت ہیں اور ان کی روحیں جنت کے اعلیٰ مقام میں ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو رزق دیتا ہے۔

7. ما خير عمار بين امرين الا اختار ارشد هما.

”جب بھی عمار رضی اللہ عنہ کو دو امور میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے انتہائی ہدایت والے معاملے کو اختیار کیا۔“

7۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 2، حدیث نمبر 835، ص 489 پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن اس کے دو طرق ہیں اور دونوں ہی ضعیف ہیں۔

---

① کتاب المراسیل، ص ۲/۲ ② تحریر تقریب التہذیب، ۱/۳۱۸، ۳۱۹

پہلا طریق

اخرجه ترمذی ۴/ ۳۴۵، و ابن ماجه ۱/ ٦٦، و الحاکم ۳/ ۳۸۸، والخطیب ۱۱ / ۲۸۸ من طریق عبدالعزیز بن سیاه عن حبیب بن ابی ثابت عن عطا بن یسار عن عائشه رضی الله عنها مرفوعًا۔

اس سند میں حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہذا یہ سند معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه الحاکم ۳ / ۳۸۸ ، و مسند احمد ۱ / ۳۸۹، ۴۴۵، عن عمار بن معاویة الدهنی عن سالم بن ابی الجعد الاشجعي عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه مرفوعًا.

اول: اس سند میں سالم بن ابی الجعد راوی مدلس ہے ② اور عن سے روایت کر رہا ہے لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

دوم: یہ سند منقطع بھی ہے امام احمد بن حنبل اور امام علی بن مدینی کہتے ہیں: سالم بن ابی الجعد کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی ③

❁❁❁

---

① التدلیس فی الحدیث ص ۲۸۹، ۲۹۰، و تعریف اهل التقدیس ص ۱۳۲ ② التدلیس فی الحدیث ص ۲۹۸, ۲۹۹ ③ کتاب المراسیل ص ۸۰، وکتاب العلل لابن المدینی ص ۲۳، و جامع التحصیل ص ۱۷۹، و تحفة التحصیل ص ۱۲۰

8. اذا ذكر اصحابي، فامسكوا، واذاذكر النجوم، فامسكوا، واذا ذكر القدر فامسكوا.

"جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہوتو خاموش رہنا، جب ستاروں کا ذکر ہوتو خاموش رہنا اور جب تقدیر کے مسئلے کا ذکر ہوتو خاموش رہنا۔"

8۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کوعلامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلداول قسم اول، حدیث نمبر 34، ص 75 پر نقل کیا ہے اور امام عراقی اور امام ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے یہ حدیث اپنے تمام طرق کے ساتھ ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے۔

پھلا طریق

اخرجه الطبراني في الكبير ۲/ ۸۷/۲، و ابو نعيم في الحلية ۴/ ۱۰۸ من طريق الحسن بن على الفسوى نا سعيد بن سلمان نا مسهر بن عبدالملك بن سلع الهمداني عن الاعمش عن ابي وائل عن عبدالله مرفوعًا.

اول: اس روایت کی سند میں الاعمش راوی مدلس ہے ① عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا معنعن ہونے کی وجہ سے یہ سند ضعیف ہے۔

دوم: سند میں دوسرا راوی مسھر بن عبدالملک بن سلع ضعیف ہے امام محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا "فیہ بعض النظر" ② امام نسائی نے کہا: قوی نہیں ہے ③ امام ذہبی نے کہا: "ليس بذالك القوى" ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: لین الحدیث ہے ⑤

---

① التدليس في الحديث ص ۳۰۱ ② التاريخ الاوسط ۲/ ۱۹۲، و التاريخ الصغير ۲/ ۲۵۰ ③ ميزان الاعتدال ۴/ ۱۱۳ ④ ديوان الضعفاء والمتروكين ص ۳۸۷ ⑤ تقريب التهذيب ص ۳۳۷

سوم: حسن بن علی الفسوی راوی بھی قابل غور ہے۔

دوسرا طریق

اللالکائی فی شرح اصول السنة ۱/۲۳۹ من الکواکب۵۷۶، وابن عساکر ۱۴/ ۲/۱۵۵، عن النضر ابی قحذم عن ابی قلابة عن ابن مسعود مرفوعًا.

اول: اس روایت کی سند منقطع ہے کیونکہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات ۳۲ ہجری میں ہوئی ① ابی قلابہ کی ابن مسعود سے ملاقات نہیں ہوئی ② ابی قلابہ ۱۰۶ ہجری میں فوت ہوئے ③

دوم: النضر ابوقحذم راوی سخت ضعیف اور کچھ بھی نہیں ہے۔
امام عقیلی نے کہا: اس کی متابعت نہیں کی گئی اور امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ کچھ بھی نہیں ④ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام ابن عدی نے کہا: اس کی متابعت نہیں کی گئی ⑤

تیسرا طریق

اخرجه ابو طاهر الزيادی "فی ثلاثة مجالس من الامالی" ۲/۱۹۱، والطبرانی فی الكبير ۱/۷۱/۲، عن يزيد بن ربيعة قال سمعت اباالاشعث الصنعانی يحدث عن ثوبان به مرفوعًا.

اول: اس سند میں یزید بن ربیعہ راوی متروک، سخت ضعیف ہے امام المحدثین امام بخاری نے کہا: "فی حدیثه مناکیر" ⑥ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑦

---

① تذکرة الحفاظ ۱/ ۳۶ ② کتاب المراسیل ص ۱۰۹ ③ تذکرة الحفاظ ۱/ ۹۳.
④ کتاب الضعفاء الکبیر ۴/ ۲۹۱ ⑤ لسان المیزان ۶/ ۱۶۲ ⑥ التاریخ الصغیر ۲/ ۱۳۶، و التاریخ الکبیر ۸/ ۲۶۳ ⑦ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۳۰۷۔

امام ابو حاتم نے کہا: ضعیف ہے موت سے پہلے اختلاط کا شکار ہو گیا تھا کچھ چیز نہیں ہے اس نے ابی الاشعث سے جو حدیثیں روایت کی ہیں اس کا انکار کیا گیا ہے (مذکورہ روایت میں یزید بن ربیعہ عن ابی الاشعث ہی ہے)۔

امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام عقیلی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے۔ امام ابو احمد الحاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہے۔ امام ابن جارود نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ① امام جوز جانی نے کہا: مجھے خوف ہے کہ اس کی حدیثیں موضوع نہ ہوں ② امام ابوزرعہ نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③

چوتھا طریق

اخرجه ابن عدى ۱/ ۲۹۵، و عنه السهمي فی "تاريخ جرجان" (۳۱۵) من طريق محمد بن فضل عن كرز بن وبرة عن عطاء عنه مرفوعًا.

اس سند میں محمد بن فضل بن عطیہ راوی متروک الحدیث اور کذاب ہے۔

وضاحت پیش خدمت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے ④ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑤ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب ہے اور کچھ چیز نہیں ⑥ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کی ہیں اس اعتبار سے اس سے حدیث روایت کرنا حلال نہیں ⑦

---

① لسان المیزان ۶/ ۲۸۶ ② کتاب احوال الرجال ص ۱۲۰ ③ کتاب الضعفاء للرازی ۲/ ۶۷۰ ④ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۰۱ ⑤ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۰۳ ⑥ تاریخ یحییٰ بن معین ۲/ ۲۰۴ ⑦ کتاب المجروحین ۲/ ۲۷۸

امام محمد بن سعد نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ② امام الجوزجانی نے کہا: کذاب ہے ③ امام احمد بن حنبل نے کہا: کچھ بھی نہیں اس کی حدیثیں جھوٹوں کی حدیثوں میں سے ہیں۔ امام ابن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ضعیف ہے اور ثقہ نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی نے کہا: متروک الحدیث اور کذاب ہے۔ امام مفضل الغلابي نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام ابوحاتم نے کہا: ذاهب الحدیث ہے محدثین نے اس کی حدیثوں کو چھوڑ دیا تھا۔

امام مسلم اور امام ابن خراش نے کہا: متروک الحدیث ہے اور پھر امام ابن خراش نے کہا: کذاب ہے۔ امام صالح بن محمد نے کہا: یہ موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا۔ امام ابوداؤد نے کہا: کچھ بھی نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: اس نے عام حدیثیں جو روایت کی ہیں ان میں ثقہ راویوں کی متابعت نہیں پائی گئی۔ امام ابواحمد الحاکم نے کہا: ذاهب الحدیث ہے ④ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے ⑤ امام حاکم نے کہا: اس نے زید بن اسلم، منصور بن معتمر، ابواسحاق اور داؤد بن ابو ہند سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں ⑥ امام ترمذی نے کہا: ذاهب الحدیث ہے ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ترک کر دیا تھا اور بعض محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: محدثین نے اس کو کذاب کہا ہے ⑨

---

① طبقات ابن سعد ۳۸۸/۷ ② کتاب الضعفاء للرازی ۳۹۸/۲ ③ کتاب احوال الرجال ص ۲۰۲ ④ تهذيب التهذيب ۲۵۷/۵ ⑤ سنن دارقطنی ۴۳۸/۱ ⑥ المدخل الى الصحيح ص ۲۰۰ ⑦ خلاصه تذهيب تهذيب الكمال ۴۴۹/۲ ⑧ المغنی فی الضعفاء ۳۶۱/۲ ⑨ تقريب التهذيب ص ۳۱۵

پانچواں طریق

اخرجه السهمي (255,254) من طريق محمدبن عمرالرومی

• حدثنا الفرات بن السائب حدثنا ميمون بن مهران عنه مرفوعًا۔

اول: اس سند میں فرات بن سائب راوی متروک اور منکرالحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے① امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس کو ترک کردیا تھا② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکرالحدیث ہے③ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ بھی نہیں ہے④ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے⑤ امام ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات روایت کرتا اور ثقہ راویوں سے معضل روایات روایت کرتا تھا، اس لئے اس سے دلیل پکڑنا جائز نہیں⑥ امام دارقطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے⑦ امام الجوزجانی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے⑧ امام حاکم نے کہا: فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں⑨ (مذکورہ روایت فرات بن سائب عن میمون بن مہران ہی ہے) امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث اور منکرالحدیث ہے۔ اور امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے⑩ امام ابن عدی نے کہا: اس کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں اور میمون بن مہران سے منکر روایات بیان کرتا ہے⑪ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑫

---

① التاريخ الاوسط ۱۰۸/۲ والتاريخ الصغير ۱۳۱/۲ ② كتاب الضعفاء للبخارى.ص ۹۱ ③ كتاب الضعفاء الكبير ۴۵۸/۳ ④ سوالات ابن جنيد ص ۲۰ ⑤ كتاب الضعفاء والمتروكين ص ۳۰۱ ⑥ كتاب المجروحين ۲۰۷/۲ ⑦ سنن الدارقطنى ۸۹/۲ ⑧ كتاب احوال الرجال ص ۱۷۹ ⑨ المدخل الى الصحيح ص ۱۸۶ ⑩ كتاب الجرح والتعديل ۸۰/۷ ⑪ الكامل فى ضعفاء الرجال ۱۴۸/۲ ⑫ المغنى فى الضعفاء ۱۸۵/۲۔

چھٹا طریق

اخـرجة عبدالرزاق فی الامالی 1/39/2 حـدثـنا معمر عن ابن طاؤس عن ابیه مرفوعاً.

اول: یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ امام طاؤس بن کیسان تابعی ہے امام مسلم نے کہا مرسل روایات ہمارے اور محدثین کے قول کے مطابق حجت نہیں ہیں ①

❁❁❁

9. لو تعلمون قدر رحمة الله عزوجل، لا تكلتم وما عملتم من عمل، و لو علمتم قدر غضبه ما نفعكم شئ.

''اگر تم اللہ کی رحمت کی وسعت کو جان لو تو تم اسی پر بھروسہ کرو اور کوئی عمل نہ کرو، اگر تم جان لو اللہ کے غضب کی شدت کو تو تمہیں کوئی چیز (عمل) فائدہ نہ دے۔''

9۔ سخت ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5، حدیث نمبر 2167، ص 200 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق:

لیکن یہ حدیث سخت ضعیف ہے وضاحت پیش خدمت ہے رواہ ابن ابی الدنیا فی "حسن الظن" ۱/۱۹۳/۲، عن موسٰی الاسواری عن عطية عن ابن عمر مرفوعاً.

اول: اس سند میں عطیہ بن سعد العوفی راوی ضعیف اور شیعہ مدلس ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام ھشیم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے ②

---

① صحیح مسلم ۱/۱/۱۵ ② التاریخ الاوسط: ۱/۲۱۲، و التاریخ الصغیر: ۱/۳۰۲

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اور امام یحییٰ اس سے روایت نہیں کرتے تھے ① امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ② امام سالم المرادی نے کہا: شیعہ تھا اور امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ③ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: کمزور ہے امام ساجی نے کہا: قابل حجت نہیں ہے ④

امام سفیان ثوری، امام ھشیم اور امام ابن عدی نے کہا: ضعیف ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑦ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: صدوق اور بہت خطائیں کرنے والا تھا شیعہ اور مدلس تھا ⑧ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑨

دوم: عطیہ بن سعد عوفی مدلس ہے ⑩ اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا روایت معنعن ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

رواه البزار فی الزوائد، من طریق الحجاج عن عطیة.

اول: یہ سند سخت ضعیف ہے، کیونکہ اس میں عطیہ بن سعد عوفی راوی ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ یہ راوی ضعیف، شیعہ اور مدلس ہے۔

---

❶ التاریخ الکبیر: ۴/۸۳، والتاریخ الکبیر: ۵/۱۲۲ ❷ کتاب الضعفاء والمتروکین ص، ۳۰۱۔ ❸ کتاب الضعفاء الکبیر: ۳/۳۵۹ ❹ تهذیب التهذیب: ۴/۱۴۴۔ ❺ خلاصه تذهیب تهذیب الکمال: ۲/۲۳۴۔ ❻ سنن الدارقطنی: ۴/۴۵۔ ❼ الکاشف: ۲/۲۳۵۔ ❽ تقریب التهذیب، ص: ۲۴۰۔ ❾ کتاب الضعفاء الکبیر: ۳/۳۵۹۔ ❿ تعریف اهل التقدیس، ص: ۱۲۶۔

دوم: اس سند میں دوسرا راوی حجاج بن ارطاۃ ہے اور حجاج بھی مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ راویت بھی معنعن ہے اور معنعن ضعیف ہوتی ہے۔

تیسرا طریق

رواہ ابن ابی الدنیا میں طریق قتادہ مرسلاً نحوہ یہ طریق مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے باقی سند بھی قابل غور ہے۔ امام مسلم نے کہا: مرسل روایات ہمارے اور محدثین کے قول کے مطابق حجت نہیں ہیں ②

❀❀❀

10۔ الخمر ام الفواحش، واكبر الكبائر، من شربها وقع على امه و خالته و عمته.

''شراب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، جو اس کو پیئے گا وہ اپنی ماں، خالہ اور پھوپھی سے زنا کر بیٹھے گا۔''

....

10۔ سخت ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 4، حدیث نمبر 1853، ص 468 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

رواه الطبراني (رقم ۱۱۳۷۲، ۱۱۴۹۸)، عن رشدين بن سعد عن ابی صخر عن عبدالكريم ابی امية عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس رفعه .

اوّل: اس سند میں رشدین بن سعد راوی ضعیف متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

---

① تعريف اهل التقديس، ص: ۱۶۴۔ ② صحيح مسلم: ۱/۱/۱۵۔

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ② امام محمد بن سعد نے کہا: ضعیف ہے ③ امام جوز جانی نے کہا: اس کے پاس بہت منکر روایات ہیں ④ امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: قوی نہیں ضعیف ہے ⑥ امام یحییٰ نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام عمرو بن علی اور امام ابو زرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: منکر الحدیث ہے اور اس نے غفلت میں ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور ضعیف الحدیث ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابو داؤد نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑦ امام ذہبی نے کہا: نیک عابد سیئ الحفظ تھا اور قابل اعتبار نہیں ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑨

دوم: اس روایت کی سند میں دوسرا راوی عبدالکریم بن ابی المخارق ابو امیہ البصری سخت ضعیف، متروک الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ نہیں ہے ضعیف ہے ⑩ امام ابن معین نے کہا: کچھ بھی نہیں ہے ⑪ امام مسلم نے کہا: معمر سے روایت ہے کہ میں نے امام ایوب السختیانی کو کبھی کسی شخص کی غیبت کرتے نہیں سنا مگر عبدالکریم بن ابی المخارق کی جس کی کنیت ابو امیہ ہے انہوں نے اس کا ذکر کیا اور کہا اللہ رحم کرے اس پر ثقہ نہ تھا ایک بار مجھ سے عکرمہ کی ایک حدیث پوچھی پھر کہنے لگا میں نے خود عکرمہ سے سنا ہے ⑫

---

❶ کتاب الضعفاء والمتروکین، ص: ۲۹۲۔ ❷ سوالات ابن الجنید، ص: ۱۰۰۔ ❸ طبقات ابن سعد: ۵۰۸/۷۔ ❹ کتاب احوال الرجال، ص: ۱۵۶۔ ❺ کتاب الضعفاء للبخاری ص: ۴۳۔ ❻ سنن الدارقطنی: ۱۷۲/۴۔ ❼ تهذيب التهذيب: ۱۶۴/۲، ۱۶۵۔ ❽ میزان الاعتدال: ۴۹/۲۔ ❾ تقریب التهذیب، ص: ۱۰۳۔ ❿ تاریخ یحییٰ بن معین: ۴۹/۲، ۱۰۰۔ ⓫ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی، ص: ۱۸۷۔ ⓬ صحیح مسلم: ۴۴/۱/۱۔

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام سفیان بن عیینہ نے کہا: ضعیف ہے ② امام ابن حبان نے کہا: کثیر الوھم فاحش الخطاء تھا پس ایسی صورت میں جب یہ زیادہ خطائیں کرنے والا ہے تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہو گیا ③ امام دار قطنی نے کہا: متروک ہے ④ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے ⑤ امام جوز جانی نے کہا ثقہ نہیں ہے ⑥ امام محمد طاہر بن علی نے کہا: حدیث کے ائمہ کے نزدیک متروک ہے ⑦ امام سعدی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابن عبدالبر نے کہا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے ⑧ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیثوں کو چھوڑ دو اور کہا: متروک ہے۔ امام ابن عبدالبر نے کہا: قابل حجت نہیں ⑨ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑪

دوسرا طریق

من رواه فی الاوسط، (۳۲۸۵)، عن ابن لهيعة عن عبدالكريم بن ابی امية به.

اول: اس سند میں عبدالکریم ابو امیہ راوی متروک سخت ضعیف اور نا قابل حجت ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے لہٰذا دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

---

❶ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ۲۹۸۔ ❷ كتاب الضعفاء الكبير: ۶۳/۳۔ ❸ كتاب المجروحين: ۱۴۴/۲۔ ❹ سنن الدارقطني: ۱۲۴/۱۔ ❺ كتاب المجروحين: ۱۴۵/۲۔ ❻ كتاب احوال الرجال، ص: ۹۷۔ ❼ تذكرة الموضوعات، ص: ۲۷۱۔ ❽ تهذيب التهذيب: ۴۸۲/۳۔ ❾ ميزان الاعتدال: ۲۴۲/۲۔ ❿ المغني في الضعفاء: ۲/۲۔ ⓫ تقريب التهذيب، ص: ۲۱۷۔

دوم: دوسرا راوی ابن لہیعۃ مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے نیز ابن لہیعۃ ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا اور آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا①

تیسرا طریق

رواه الطبرانی، من طریق عتاب بن عامر.

اول: علامہ البانی نے اس طریق کی مکمل سند نہیں دی حالانکہ باقی سند بھی قابل تحقیق ہے بہر حال اس سند میں راوی عتاب بن عامر ''لم أعرفه'' (مجہول) ہے②

❀❀❀

11. لا بد للناس من عريف، والعريف فی النار

''لوگوں کے لیے سردار ہونا ضروری ہے (لیکن) سردار ہوتا جہنم میں ہے۔''

11۔ سخت ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة، جلد 3، حدیث نمبر 1417، ص 405، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے لیکن اس حدیث کے تمام کے تمام طرق سخت ضعیف ہیں، وضاحت پیش خدمت ہے:

① تعريف اهل التقديس، ص: ۱۷۷۔ ② سلسلة الاحاديث الصحيحة للالبانی، ج ۴، ص: ۴۶۹۔

پہلا طریق

اخرجه ابو الشیخ فی " طبقات الاصبهانیین" ص ۲۵، معلقاً و صله ابو نعیم فی "اخبار اصبهان" ۱۴۸/۲، عن العلاء بن ابی العلاء - قیم الجامع - قال: حدثنی جدی مرداس عن انس بن مالك مرفوعاً.

اول: اس سند میں مرداس راوی مجہول ہے ① اور باقی سند بھی قابل غور ہے۔

دوسرا طریق

ابو یعلی فی " مسنده" ۱/ ۲۱۰، من طریق عیسی بن میمون نا یزید الرقاشی عن انس مرفوعاً.

اول: اس سند میں یزید الرقاشی راوی متروک اور منکر الحدیث ہے۔امام ابوحاتم نے کہا اس کی انس سے روایت کردہ حدیثیں ضعیف اور ان میں نظر ہے (مذکورہ روایت اس نے انس سے ہی کی ہے) اس راوی پر جرح حدیث نمبر (1) چوتھے طریق کے تحت بیان ہو چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: اس سند میں دوسرا راوی عیسیٰ بن میمون بھی ضعیف ہے ②

تیسرا طریق

اخرجه ابو داؤد : ۲۳/۲، من طریق غالب القطان عن رجل عن ابیه عن جده مرفوعاً.

اول: اس سند کے تمام راوی مجہول ہیں ③

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني، ج ۳، ح ۱۴۱۷، ص: ۴۰۵۔ ② ميزان الاعتدال: ۳۲۶/۳۔ ③ سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني ج ۳، ح ۱۴۱۷، ص: ۴۰۶۔

چوتھا طریق

عبدالرحمن بن عمرو بن جبلة احد الضعفاء عن عبيد بن زياد الشني عن الجلاس بن زياد الشني عن جمبونة بن زياد الشني مرفوعاً.

اول: اس سند میں عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلۃ راوی سخت ضعیف، متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام ابوحاتم نے کہا: جھوٹ بولتا تھا پس اس کی حدیثوں کو چھوڑ دو۔ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے۔ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا امام بغوی نے کہا: سخت ضعیف الحدیث ہے ①

دوم: اس سند میں باقی تمام راوی مجہول ہیں ②

علامہ البانی نے ان چار طریق کی بنا پر حدیث کو ''حسن'' کہا ہے لیکن حقیقت آپ کے سامنے ہے کہ پہلے طریق میں ایک راوی مجہول اور باقی راویوں کا کوئی پتا نہیں، دوسرے طریق میں یزید الرقاشی سخت ضعیف متروک ہے اور دوسرا راوی عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے تیسرے طریق کے تمام راوی مجہول ہیں اور چوتھے طریق میں عبدالرحمٰن کذاب اور باقی راوی مجہول ہیں۔

❁❁❁

12۔ اذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين، فليتق الله فيما بقي.

''جب آدمی شادی کرتا ہے تو اس کا نصف ایمان مکمل ہوجاتا ہے، اب اسے چاہیے کہ بقیہ ایمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔''

12۔ سخت ضعیف ہے۔

---

① لسان المیزان: ۲/۴۲۴۔ ② سلسلة الاحاديث الصحيحة، للالبانی، ج۳ح ۱۴۱۷، ص: ۴۰۶۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد2، حدیث نمبر 265، ص199 پر نقل کیا ہے اور ''حسن'' کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه الطبراني في " المعجم الاوسط" ١/١٦٢/١، من طريق عصمة بن المتوكل نا زافربن سليمان عن اسرائيل بن يونس عن جابر عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك مرفوعاً.

اول: اس سند میں یزید الرقاشی منکر الحدیث، متروک، کچھ بھی نہیں ہے۔ اس پر جرح حدیث نمبر (1) چوتھے طریق کے تحت بیان ہوئی ہے، لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: اس سند میں دوسرا راوی جابر بن یزید جعفی کذاب، منکر الحدیث اور متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

جابر بن یزید مدلس ہے اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ① امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ کچھ بھی نہیں ہے، کذاب ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے ③ امام نسائی نے کہا: متروک ہے ④ امام جوزجانی نے کہا: کذاب ہے ⑤ امام ابن حبان نے کہا: جابر، عبداللہ بن سبا کے اصحاب میں سے تھا اور اس کا عقیدہ تھا کہ علی دنیا میں واپس آئیں گے ⑥ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے ⑦ امام محمد بن سعد نے کہا: ضعیف ہے ⑧

---

❶ تعريف اهل التقديس، ص: ١٤٣۔ ❷ كتاب الضعفاء، للبخاري، ص: ٢٢۔ ❸ تاريخ يحيى بن معين: ١/٢١٠، ٢١٢، ٢٢٨۔ ❹ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ٢٨٤۔ ❺ كتاب احوال الرجال، ص: ٥٠۔ ❻ كتاب المجروحين ١/٢٠٨۔ ❼ سنن الدارقطني: ١/٣٩٨۔ ❽ طبقات ابن سعد: ٦/٣٦٧۔

امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں اوراس کی حدیث نہ لکھی جائے۔امام حاکم ابواحمد نے کہا: ذاہب الحدیث ہے۔امام ابوداوٗد نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔امام زائدہ نے کہا: رافضی تھا اور صحابہ کرام کو برا کہتا تھا (نعوذ باللہ)۔امام سعید بن جبیر نے کہا: کذاب ہے۔امام عجلی نے کہا: ضعیف، مدلس اور غالی شیعہ تھا ① امام جریر سے روایت ہے میں جابر جعفی سے ملا اور میں نے اس سے حدیث نہیں لکھی وہ رجعت (رافضیوں کا اعتقاد) کا یقین کرتا تھا۔امام سفیان سے روایت ہے پہلے لوگ جابر سے حدیثیں روایت کرتے تھے جب تک اس نے بداعتقادی نہیں ظاہر کی تھی پھر جب اس نے اپنا اعتقاد کھولا تو لوگوں نے اسے حدیث میں متہم بالکذب کہا اور بعض محدثین نے اسے چھوڑ دیا۔لوگوں نے کہا اس کی بداعتقادی کیا ہے؟ امام سفیان نے کہا: رجعت پر یقین کرنا، امام سفیان سے میں نے سنا ایک شخص نے جابر سے پوچھا اس آیت کو (سورہ یوسف) جب یوسف نے اپنے چھوٹے بھائی کو چور ہونے کے بہانے سے رکھ لیا تو بڑا بھائی جو قافلہ کے ساتھ آیا تھا بولا میں نہ جاؤں گا اس ملک سے جب تک اجازت دے مجھے میرا باپ یا یہ کہ میرا اللہ فیصلہ کرے اور وہ سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے، جابر نے کہا اس آیت کا مطلب ابھی ظاہر نہیں ہوا امام سفیان نے کہا، جابر جھوٹا تھا امام عبداللہ بن زبیر حمیدی نے کہا، ہم لوگوں نے امام سفیان سے پوچھا جابر کی کیا غرض تھی۔امام سفیان نے کہا رافضی لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ علی بادل میں ہے اور ہم ان کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ نہ نکلیں گے یہاں تک کہ آسمان سے علیؓ آواز دیں گے کہ نکلو اس شخص کے ساتھ تو جابر نے کہا اس آیت کی تاویل یہ ہے اور جھوٹ کہا اس لیے کہ یہ آیت یوسف کے بھائیوں کے قصہ میں ہے امام سفیان نے کہا: میں نے جابر سے ۳۰ ہزار حدیثوں کو سنا میں حلال نہیں جانتا ان میں سے ایک حدیث بیان کرنے کو اگرچہ مجھے یہ اور یہ ملے (یعنی کتنی ہی دولت ملے پر میں ان حدیثوں کو روایت نہ کروں گا، کیونکہ وہ سب جھوٹ ہیں) ②

---

① تہذیب التہذیب: ۱/ ۳۵۳، ۳۵۴۔ ② صحیح مسلم: ۱/ ۱/ ۴۱، ۴۲، ۴۳ والمعرفۃ التاریخ: ۳/ ۵۹۔

امام ذہبی نے کہا: جابر جعفی شیعہ کے بڑے علماء میں سے تھا محدثین نے اسے ترک کر دیا ہے① امام ابن حجر عسقلانی نے کہا ضعیف، رافضی تھا② امام محمد طاہر بن علی نے کہا: محدثین نے اسے ضعیف اور کذاب کہا ہے③

دوسرا طریق

اخرجه الطبرانی من طریق عبدالله بن صالح حدثنی الحسن بن خلیل بن مرةعن ابیه عن یزید الرقاشی به.

اول: اس سند میں بھی یزید الرقاشی ہی ہے اور یہ سخت ضعیف اور متروک ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

دوم: سند میں دوسرا راوی خلیل بن مرة ضعیف اور منکر الحدیث ہے، امام المحدثین امام بخاری نے کہا "فیہ نظر"④ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے⑤ امام ابن حبان نے کہا: "منکر الحدیث عن المشاهیر و کثیر الروایة عن المجاهیل" اور امام یحیٰی بن معین نے کہا: ضعیف ہے⑥ امام ابو حاتم نے کہا: قوی نہیں ہے امام ابوزرعہ نے کہا: شیخ صالح اور امام المحدثین امام بخاری نے کہا منکر الحدیث ہے اور اس کی حدیثیں صحیح نہیں۔ امام ساجی اور امام عقیلی اور امام ابن جارود اور امام برقی اور امام ابن سکن نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام ابو ولید طیالسی نے کہا: یہ گمراہ تھا اور گمراہ کرنے والا تھا اور امام ابو احسن کوفی نے کہا: ضعیف الحدیث اور متروک تھا⑦

---

❶ الكاشف : ۱۲۲/۱۔ ❷ تقريب التهذيب ، ص: ۵۳۔ ❸ تذكرة الموضوعات، ص: ۲۴۲۔ ❹ التاريخ الكبير : للبخارى: ۱۷۶/۳۔ ❺ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص : ۲۸۹۔ ❻ كتاب المجروحين : ۲۸۶/۱۔ ❼ تهذيب التهذيب : ۱۰۱/۲، ۱۰۲۔

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ① امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ②

تیسرا طریق

اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" ۳/۱۶۱/۱، و الحاکم ۲/۱۶۱ و عنه البیهقی عن عمرو بن ابی سلمة التنیسی ثنا زهیر بن محمد اخبرنی عبدالرحمن زاد الحاکم، ابن زید عن انس بن مالك مرفوعاً.

اول: یہ سند منقطع ہے، کیونکہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم راوی تبع تابعی ہے اور ۱۸۲ ہجری میں فوت ہوا ③ عبدالرحمٰن بن زید کذاب، متروک، منکر الحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام علی بن مدینی نے کہا: سخت ضعیف ہے ④ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ نہیں ⑤ اور امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے۔ ⑥ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ ⑦ امام الجوزجانی نے کہا: کذاب ہے۔ ⑧ امام حاکم نے کہا: اس نے اپنے باپ سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں۔ ⑨ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں قوی نہیں، بلکہ واہی الحدیث ہے۔ امام ابن خزیمہ نے کہا: محدثین نے اس کے برے حافظہ کی وجہ سے اس کی حدیثوں سے دلیل نہیں پکڑی۔ امام ساجی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔

---

① تقریب التهذیب، ص: ۹۴۔ ② المغنی فی الضعفاء: ۱/۳۳۴۔ ③ الکاشف: ۲/۱۴۶۔ ④ کتاب الضعفاء للبخاری، ص: ۲۵۔ ⑤ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲/۱۱۶۔ ⑥ سوالات ابن الجنید، ص: ۹۷ ⑦ کتاب الضعفاء والمتروکین، ص: ۲۹۶۔ ⑧ کتاب احوال الرجال، ص: ۱۳۱۔ ⑨ المدخل الی الصحیح، ص: ۱۵۴۔

امام ابن جوزی نے کہا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے ① امام محمد بن سعد نے کہا: کثیر الحدیث ہے مگر سخت ضعیف ہے ②

امام ابن حبان نے کہا: عبدالرحمٰن بے علمی میں حدیثوں کو بدل دیا کرتا تھا حتیٰ کہ اس نے بکثرت مرسل روایات کو مرفوع اور موقوف کو مسند بنا دیا پس یہ ترک کر دیے جانے کا مستحق ہے ③ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑥

دوم: سند میں دوسرا راوی زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ ہے لیکن اگر اس سے اہل شام والے روایت کریں تو وہ احادیث ضعیف ہوتی ہیں اور اس سے مذکورہ روایت میں عمرو بن ابی سلمہ التنیسی راوی شامی ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا، اہل شام والوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں پس وہ منکر ہیں اور اہل بصرہ والے اس سے روایت کرتے ہیں وہ صحیح ہیں یہی بات تقریباً امام احمد بن حنبل امام ابوحاتم، امام الاثرم نے کہی ہے بلکہ امام نسائی نے کہا عمرو بن ابی سلمہ التنیسی نے زہیر بن محمد سے منکر روایات بیان کی ہیں ⑦ امام احمد بن حنبل نے کہا: عمرو بن ابی سلمہ التنیسی نے زہیر بن محمد سے جو حدیثیں روایت کی ہیں وہ باطل ہیں ⑧ (مذکورہ روایت عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے ہی روایت کی ہے)۔

❁❁❁

---

① تهذيب التهذيب: ٣/٢٦٣، ٢٦٤۔ ② طبقات ابن سعد: ٥/٣٩٠۔ ③ كتاب المجروحين: ٢/٥٧۔ ④ الكاشف: ٢/١٤٦۔ ⑤ تقريب التهذيب، ص: ٢٠٢۔ ⑥ المغني في الضعفاء: ١/٦٠٢۔ ⑦ تهذيب التهذيب: ٢/٢٠٦۔ ⑧ تهذيب التهذيب: ٤/٣٤٤۔

13۔ من نصر اخاه بالغيب نصره الله فى الدنيا والآخرة.

"جو اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت میں مدد کرتا ہے۔"

13۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے سلسلة الاحادیث الصحیحة، جلد۳، حدیث نمبر ۱۲۱۷، ص ۲۱۸۔ پر نقل کیا ہے۔

پهلا طريق

رواه الدنيوری فی المجالسة ۲/۱۱۷، والبيهقی فی الشعب ۲/۷/۴۴۷/۱، والضياء فی المختارة ۴۷/۱، عن ابراهيم بن حمزة الزبيری ثنا عبدالعزيز بن محمد عن حميد عن الحسن عن انس بن مالك مرفوعاً. قال الدارقطنی : و خالفه يونس بن عبيد فرواه عن الحسن عن عمران بن حصين موقوفاً رُوی عن يونس باسناده مرفوعاً.

اول: امام حسن بصری مدلس ہیں ① اور عن سے روایت کر رہے ہیں، لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے ②

دوم: امام حسن بصری کا عمران بن حصین سے سماع ثابت نہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: حسن بصری کی عمران بن حصین سے ملاقات نہیں ہوئی۔ امام احمد بن حنبل، امام ابوحاتم،

---

① التدليس فی الحديث، ص: ۲۹۱ ② مقدمه ابن الصلاح، ص: ۳۴۔

امام علی بن المدینی کہتے ہیں حسن بصری کا عمران بن حصین سے سماع ثابت نہیں ①

دوسرا طریق

اخرجه السلفی فی معجم السفر (۲/۲۲٦)، اسماعیل بن مسلم عن محمد بن المنکدر و ابی الزبیر عن جابر مرفوعاً.

اول: اس سند میں اسماعیل بن مسلم متروک، منکر الحدیث ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: اس کو امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے ترک کردیا تھا ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ بھی نہیں ③ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ④ امام جوزجانی نے کہا: سخت واہی الحدیث ہے اس کی حدیثوں کو ترک کرنے پر محدثین متفق ہیں ⑤ امام علی بن مدینی نے کہا: اس کی احادیث نہ لکھی جائیں ⑥ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ امام احمد بن حنبل نے کہا: منکر الحدیث ہے۔

امام فلاس نے کہا: حدیث میں ضعیف تھا کثرت سے خطائیں کرنے والا تھا۔ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث، مختلط تھا۔ امام عبداللہ بن مبارک نے اس کو ترک کردیا تھا۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔ امام بزار نے کہا: قوی نہیں۔ امام ابواحمد الحاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں تھا۔ امام عقیلی اور امام دولابی امام ساجی اور امام ابن جارود نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑧

---

① كتاب المراسيل، ص: ۳۸، ۳۹، وكتاب العلل لابن المديني، ص: ۵۱. و تحفة التحصيل، ص: ۷۱ و جامع التحصيل، ص: ۱۲۰. ② التاريخ الصغير: ۲/۷۸ ③ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي، ص: ٦٧ ④ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ۲۸۴ ⑤ كتاب احوال الرجال، ص: ۱۴۹ ⑥ كتاب العلل لابن المديني، ص: ٦۴ ⑦ الضعفاء والمتروكون للدارقطني، ص: ۴۱۵ ⑧ تهذيب التهذيب: ۱/۲۱۰، ۲۱۱

امام ابن مبارک نے کہا: ضعیف ہے ① امام ابن حبان نے کہا: ضعیف ہے ② امام ذہبی نے کہا: ساقط الحدیث ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: فقیہ مگر ضعیف الحدیث تھا ④

❁❁❁

14. والذی نفسی بیده، لا یضع الله رحمته الا علی رحیم قالوا کلنا یرحم قال لیس برحمة احد کم صاحبه، یرحم الناس کافة.

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ رحمت صرف رحیم پر کرتا ہے۔'' صحابہ نے کہا: ہم تو سبھی رحم کرتے ہیں، فرمایا: ''تمھارے ایک کا اپنے ساتھی پر رحم کرنا وہ مراد نہیں، بلکہ جو تمام لوگوں پر رحم کرے۔''

14۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة، جلد اول ق اول، حدیث نمبر: ۱۶۷، ص ۳۲۱ پر نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

رواه هناد فی الزهد (۱۳۲۵) و ابو یعلی فی مسنده (۲۵۰/۷)، و الطبرانی فی مکارم الاخلاق : (۴۰/۵۱) ، والحافظ العراقی فی المجلس (۸۶) من الامالی (۲/۷۷) من طریق محمد بن اسحاق عن یزیدبن ابی حبیب عن سنان بن سعد عن انس بن مالك مرفوعاً.

---

① خلاصه تذهیب تهذیب الکمال : ۱/ ۹۴۔ ② کتاب المجروحین : ۱/ ۱۲۰۔

③ المغنی فی الضعفاء : ۱/ ۱۳۱۔ ④ تقریب التهذیب، ص :۳۵۔

اول: یہ سند محمد بن اسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ محمد بن اسحاق مدلس ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: یہ ضعیف اور مجہول راویوں سے تدلیس کرنے میں مشہور تھا ①

دوم: سنان بن سعد یا سعد بن سنان راوی "متکلم فیہ" ہے امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ ہے ② امام ابن شاہین نے کہا ثقہ ہے ③

امام عجلی نے کہا: ثقہ ہے ④ امام نسائی نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑤ امام الجوزجانی نے کہا: "احادیثه واهية لا تشبه احاديث الناس عن انس." ⑥ امام احمد بن حنبل نے کہا: "في احاديث يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس، قال: روى خمسة عشر حديثاً منكرة كلها، ما اعرف منها واحدًا، تركت حديثه وحديثه غير محفوظ، حديث مضطرب، مرة اخرى يقول يشبه حديثه حديث الحسن، لايشبه حديث انس" ⑦ امام محمد بن سعد نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑧ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے اور امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن کہا ہے ⑨ امام ذہبی نے کہا: قابل حجت نہیں ہے ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "صدوق له افراد۔" ⑪ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑫

---

① تعريف اهل التقديس، ص: ۱۲۹۔ ② تهذيب التهذيب: ۲/ ۲۲۷۔ ③ تاريخ اسماء الثقات، ص: ۱۴۲ ④ تاريخ الثقات، ص: ۱۷۹۔ ⑤ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ۲۹۵۔ ⑥ كتاب احوال الرجال، ص: ۱۵۴ ⑦ كتاب الضعفاء الكبير: ۲/ ۱۱۹۔ ⑧ تهذيب التهذيب: ۲/ ۲۲۷۔ ⑨ ميزان الاعتدال: ۲/ ۱۲۱۔ ⑩ الكاشف: ۱/ ۲۷۸۔ ⑪ تقريب التهذيب، ص: ۱۱۸۔ ⑫ ديوان الضعفاء والمتروكين، ص: ۱۵۴۔

دوسرا طریق

امام بیهقی فی "کتاب الادب" اخشن السدوسی عن انس مرفوعاً.

اس سند میں اخشن السدوسی راوی مجہول ہے (1) باقی سند بھی قابل غور ہے۔

تیسرا طریق

خالد بن الهیاج بن بسطام عن ابیه عن الحسن بن دینار عن الخصیب بن جحدر عن النضر و هو ابن شفی عن ابی اسماء عن ثوبان.

اول : اس سند میں حسن بن دینار راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے (2) امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام وکیع بن جراح اور امام عبداللہ بن مبارک نے اس کو چھوڑ دیا تھا (3) امام ابن شاہین نے کہا: ضعیف ہے (4) امام دارقطنی نے کہا: متروک الحدیث اور ضعیف ہے (5) امام ابن حبان نے کہا: اس نے ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) روایات بیان کی ہیں (6) امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف اور کچھ چیز نہیں (7) امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا تھا (8) امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے کہا: ضعیف ہے (9) امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے (10) امام محمد بن سعد نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے (11) امام ابو حاتم نے کہا: متروک اور کذاب ہے اور امام ابو خیثمہ نے کہا: کذاب تھا (12)

---

(1) لسان المیزان ۱/۳۳۱ (2) کتاب الضعفاء والمتروکین، ص: ۲۸۸۔ (3) کتاب الضعفاء للبخاری، ص: ۲۶۔ (4) کتاب الضعفاء والکذابین، ص: ۷۱، ۷۲۔ (5) سنن دارقطنی: ۴/۱۷۰۔ (6) کتاب المجروحین: ۱/۲۳۲۔ (7) کتاب الضعفاء الکبیر: ۱/۲۲۳۔ (8) التاریخ الصغیر: ۲/۱۳۵۔ (9) المعرفته والتاریخ: ۲/۷۷۔ (10) سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص ۱۷۰۔ (11) طبقات ابن سعد: ۷/۲۹۹۔ (12) تہذیب التہذیب: ۱/۴۸۸۔

امام ابن عدی نے کہا: ”قد اجمع من تکلم فی الرجال علی ضعفه.“ اور امام ابوداؤد نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ساجی نے کہا: بہت غلطیاں کرتا تھا اور امام وکیع اور امام احمد بن حنبل نے اس کو ترک کردیا تھا ① امام جوزجانی نے کہا: ”ذاهب الحديث“ ②

دوم: اس سند میں دوسرا راوی خصیب بن جحدر بھی کذاب، منکر الحدیث اور متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ③ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب ہے ④ امام ابن حبان نے کہا: اس نے شام کے ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کی ہیں ⑤ امام جوزجانی نے کہا: غیر ثقہ ہے ⑥ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے ⑦ امام عقیلی نے کہا: اس کی احادیث منکر ہیں ان کی کوئی اصل نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی احادیث منکر ہیں اور ضعیف الحدیث ہے ⑧ امام المحدثین امام بخاری، امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام شعبہ نے کہا: کذاب ہے۔ امام ساجی نے کہا: کذاب، متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابن جارود نے کہا: کذاب ہے ⑨

---

① لسان الميزان: ۲/۲۰۵۔ ② كتاب احوال الرجال، ص: ۱۰۱۔ ③ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ۲۸۹۔ ④ تاريخ يحيىٰ بن معين: ۲/۱۴۶۔ ⑤ كتاب المجروحين: ۱/۲۸۷۔ ⑥ كتاب احوال الرجال، ص: ۱۰۲۔ ⑦ الضعفاء والمتروكون للدارقطني، ص: ۲۸۳۔ ⑧ كتاب الضعفاء الكبير: ۲/۲۹، ۳۰۔ ⑨ لسان الميزان: ۲/۳۹۸۔

سوم: اس سند میں تیسرا راوی ہیاج بن بسطام "ضعیف" ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا اس کی حدیث لکھی جائے مگر قابل حجت نہیں ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا "ترکوا حدیثه" اور امام احمد بن حنبل نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام محمد بن یحییٰ ذہلی اور امام یحییٰ بن احمد بن زیاد نے کہا ثقہ ہے۔ امام صالح بن محمد نے کہا: منکر الحدیث ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ② اور کچھ چیز نہیں ہے ③ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام عقیلی نے کہا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی ⑤ امام ابن حبان نے کہا: یہ مرجیٔ اور اس کی دعوت دینے والوں میں سے تھا اس نے ثقہ راویوں سے معضل روایات روایت کی ہیں پس یہ ساقط ہے اس سے احتجاج کرنا جائز نہیں ⑥ امام یعقوب بن سفیان الفسوی نے کہا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) سے سنا اس کو ضعیف کہتے تھے ⑦ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے اور اس سے ابن خالد نے سخت منکر روایتیں روایت کی ہیں ⑨ امام ابن جوزی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ ⑩

چوتھا طریق

اخرجه ابن المبارك فی "الزهد" ۱/۲۰۳. انبأنا اسماعیل بن ابراهیم ثنا یونس عن الحسن البصری مرفوعاً۔

اول: اس سند میں حسن بصری راوی تابعی ہے، لہٰذا یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

---

❶ تهذیب التهذیب: ۵۸/۲. ❷ اسماء الضعفاء والكذابین، ص: ۱۹۳۔ ❸ تاریخ یحییٰ بن معین: ۲۰۴/۱۔ ❹ كتاب الضعفاء والمتروكین، ص: ۳۰۶۔ ❺ كتاب الضعفاء الكبیر: ۳۶۶/۴۔ ❻ كتاب المجروحین: ۹۶/۳۔ ❼ المعرفة والتاریخ: ۱۴۷/۳۔ ❽ الكاشف: ۲۰۲/۳۔ ❾ تقریب التهذیب، ص: ۳۶۷۔ ❿ كتاب الضعفاء والمتروكین ۱۷۸/۳ لابن الجوزی.

امام ترمذی کہتے ہیں مرسل حدیث اکثر ائمہ حدیث کے نزدیک ضعیف ہے جس کو بہت سے ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے جن ائمہ کرام نے مرسل روایت کو ضعیف قرار دیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ائمہ نے ثقہ اور غیر ثقہ ہر قسم کے راویوں سے احادیث روایت کی ہیں جب کوئی مرسل حدیث راویت کرتا ہے تو اس میں احتمال ہوتا ہے کہ شاید اس نے کسی غیر ثقہ سے روایت کی ہو امام عتبہ بن ابی حکیم کہتے ہیں: امام زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، امام زہری کہنے لگے ابن ابی فروہ اللہ تجھے برباد کرے تو ہمارے پاس ایسی روایات لاتا ہے جن کی کوئی لگام (سند) نہیں ہوتی (یعنی مرسل روایت قابل حجت نہیں) ① امام مسلم کہتے ہیں: ہمارے اور محدثین کے قول کے مطابق مرسل روایت حجت نہیں ہے ② امام ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نے اپنے والد امام ابو حاتم اور امام ابو زرعہ رازی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مراسیل قابل حجت نہیں اور دلیل کی بنیاد ایسی حدیث ہو سکتی ہے جس کی سند صحیح اور متصل ہو اور میری بھی یہی رائے ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: مرسل کو مردود کی اقسام میں اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ اس میں محذوف راوی نا معلوم ہوتا ہے اس میں یہ احتمال موجود ہوتا ہے کہ محذوف راوی صحابی ہو یا تابعی اور تابعی ہونے کی صورت میں یہ احتمال رہتا ہے کہ وہ ضعیف ہو یا ثقہ پھر اگر ثقہ ہے تو یہ احتمال رہتا ہے کہ اس نے یہ حدیث صحابی سے سنی ہے یا تابعی سے اور پھر تابعی ثقہ ہے یا ضعیف علی ہذا القیاس یہ سلسلہ عقلی لحاظ سے تو غیر متناہی ہو سکتا ہے اور بلحاظ تتبع چھ سات سلسلوں تک چلا جاتا ہے کیونکہ بعض تابعین کا بعض سے روایت کا سلسلہ غالباً چھ سات سلسلوں تک ہی پایا جاتا ہے ④

---

① كتاب العلل الصغير، ص: ۲۹۰، ۲۹۱۔ ② مقدمه صحيح مسلم: ۱/۱/۲۵۔

③ كتاب المراسيل، ص: ۷۔ ④ نزهة النظر، ص: ۴۸، ۴۹۔

جمہور محدثین، امام شافعی فقہاء اور اصحاب اصول کے نزدیک مرسل حدیث ضعیف شمار ہوتی ہے ① امام ابن الصلاح کہتے ہیں: اصولی طور پر مرسل روایت ضعیف اور نا قابل اعتبار ہے کیونکہ اس میں قبولیت کی شرائط میں سے دو شرائط معدوم ہیں یعنی ایک سند کا متصل ہونا دوسرا محذوف راوی کی جہالت ② امام خطیب بغدادی مرسل حدیث کی حیثیت کے بارے میں امام شافعی کے حوالے سے لکھتے ہیں: امام محمد بن ادریس الشافعی اور دوسرے اہل علم کا کہنا ہے کہ مرسل پر عمل کرنا واجب نہیں حفاظ اور ناقدین حدیث میں سے اکثر کا مسلک بھی یہی ہے۔ امام ابن حزم نے کہا مرسل وہ حدیث ہے جس کے ایک راوی اور نبی ﷺ کے درمیان ایک یا زائد ناقل (راوی) ساقط ہوں اسے منقطع بھی کہا جاتا ہے اور غیر مقبول ہے اس سے استدلال قائم نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ماخذ مجہول ہوتا ہے ③ مرسل روایت درحقیقت ضعیف اور مردود احادیث کی ایک قسم ہے کیونکہ اس میں اتصال سند مفقود ہوتا ہے جبکہ یہ صحیح حدیث کی ایک لازمی شرط ہے اور محذوف راوی کا کوئی تعین نہیں ہوتا ممکن ہے وہ کوئی غیر صحابی ہو اور اس صورت میں اس کے ضعیف ہونے کا احتمال بڑھ جاتا ہے ④

❁❁❁

15. من كان له امام فقرأته له قراءة

”جو امام کی اقتدا میں ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔“

15۔ سخت ضعیف ہے۔

---

① تدریب الراوی، ص: ۱۰۳۔ ② مقدمہ ابن الصلاح، ص: ۲۶۔ ③ اصول الحدیث، ص: ۳۴۸،۳۴۹۔ ④ تیسیر مصطلح الحدیث، ص: ۱۲، و علوم الحدیث، ص: ۲۱۳۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے ارواء الغلیل، جلد 2، حدیث نمبر: 500، ص: 268 پر نقل کیا ہے اور "حسن" کہا ہے۔ اس حدیث کے تمام طرق سخت ضعیف، مردود ہیں۔

پہلا طریق

اخرجه ابن ماجة (٨٥٠) والطحاوی : ١٢٨/١، و الدارقطنی (١٢٦) وابن عدی فی "الکامل" ق : ١/٥، و عبد بن حمید فی "المنتخب" : ٢/١٤٤، و ابو نعیم فی "الحلیة" : ٧/٣٣٤ من طریق الحسن بن صالح بن حی عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر مرفوعاً.

اول: اس کی سند میں ابو زبیر مشہور مدلس ہے① یہ روایت معنعن ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

دوم: جابر جعفی راوی مدلس، کذاب، متروک، منکر الحدیث ہے اور اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی، جابر پر جرح حدیث نمبر (12) پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا طریق

عن جابر و لیث عن ابی الزبیر عن جابر مرفوعاً.

اول: اس سند میں بھی سابقہ راوی ابو زبیر مدلس اور جابر جعفی مدلس، کذاب، متروک، منکر الحدیث اور رافضی ہے۔

دوم: لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف، مضطرب الحدیث اور قابل حجت نہیں۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے② امام جوزجانی نے کہا: "یضعف حدیثهٔ وقال لیس بثبت"③

---

① تعریف اهل التقدیس، ص : ١٥١۔ ② کتاب الضعفاء والمتروکین، ص : ٣٠٢۔

③ کتاب احوال الرجال، ص : ٩١۔

امام ابن حبان نے کہا: عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید القطان اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اور امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو ترک کر دیا تھا① امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے امام احمد بن حنبل نے کہا: سخت ضعیف الحدیث ہے اور بہت غلطیاں کرتا تھا② امام یحییٰ بن معین نے کہا: قوی نہیں ضعیف ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: مضطرب الحدیث ہے امام ابو حاتم نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام سفیان بن عیینہ نے کہا: ضعیف ہے۔

امام ابو زرعہ نے کہا: مضطرب الحدیث، لین الحدیث ہے۔ امام حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا: صدوق، ضعیف الحدیث ہے۔ امام ساجی نے کہا: اس میں کمزوری اور برے حافظے والا بہت غلطیاں کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: منکر الحدیث اور صاحب سنت تھا③ امام محمد بن سعد نے کہا: نیک صالح عابد تھا مگر حدیث میں ضعیف تھا④ امام دارقطنی نے کہا: برے حافظہ والا تھا قوی نہیں ضعیف تھا⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: لیث صدوق عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس کی حدیث میں تمیز نہیں ہو سکی پس اس کی روایات کو ترک کر دیا گیا۔⑥

تیسرا طریق

عن ابی ھارون العبدی عن ابی سعید الخدری مرفوعاً.

اول: اس سند میں عمارۃ بن جوبن ابو ہارون عبدی راوی سخت ضعیف اور متروک الحدیث اور کذاب ہے۔

---

① كتاب المجروحين: ٢/٢٣١، ٢٣٢۔ ② سوالات ابن الجنيد، ص: ١١٣، ١٥٢۔ ③ تهذيب التهذيب: ١/٦١٢، ٦١٣ ④ طبقات ابن سعد: ٥/٣٤١۔ ⑤ سنن الدارقطني: ١/٦٨، ٢٣١، ٢/١٩٢۔ ⑥ تقريب التهذيب، ص: ٢٨٧۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ بن سعید القطان نے اس کو ترک کر دیا تھا① اور امام ھشیم نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے②

امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ نہیں اور حدیث میں سچا نہ تھا③ امام جوز جانی نے کہا: کذاب، بہتان تراش تھا④ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے⑤ امام ابن حبان نے کہا: رافضی تھا، ابوسعید خدری سے ایسی روایات بیان کرتا تھا جو ان کی حدیث میں سے نہیں تھی (مذکورہ روایت ابو ہارون عن ابی سعید خدری ہی ہے) امام احمد بن حنبل نے کہا: متروک ہے⑥ امام دارقطنی نے کہا: خارجی اور شیعہ تھا⑦ امام شعبہ نے کہا: ضعیف ہے امام احمد بن حنبل نے کہا: کچھ چیز نہیں۔ امام ابو زرعہ نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام حماد بن زید نے کہا: کذاب تھا۔ امام حاکم نے کہا: متروک ہے۔ امام اسماعیل بن علیہ نے کہا: جھوٹ بولتا تھا۔ امام عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: کذاب تھا۔ امام محمد بن سعد نے کہا: حدیث میں ضعیف تھا۔ امام ابن برقی نے کہا: "اهل البصرة يضعفونه" امام ابن عبدالبر نے کہا: اس کے ضعیف الحدیث ہونے پر محدثین کا اجماع ہے⑧ امام یحییٰ نے کہا: ضعیف ہے⑨ امام ذہبی نے کہا: ضعیف⑩ اور متروک ہے⑪ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک، کذاب اور شیعہ تھا۔⑫

---

① كتاب الضعفاء للبخاري، ص: ٨٧۔ ② التاريخ الصغير: ١/٣٠٣۔ ③ تاريخ يحيى بن معين: ٣/١١٧، ١٧١۔ ④ كتاب احوال الرجال، ص: ٩٧۔ ⑤ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص: ٣٠٠۔ ⑥ كتاب المجروحين: ٢/١٧٧۔ ⑦ الضعفاء والمتروكون للدارقطني، ص: ٢٩٩۔ ⑧ تهذيب التهذيب: ٤/٢٥٩۔ ⑨ كتاب الضعفاء الكبير: ٣/٣١٤۔ ⑩ المغني في الضعفاء: ٢/١٠٦۔ ⑪ الكاشف: ٢/٢٦٢۔ ⑫ تقريب التهذيب، ص: ٢٥١۔

امام یحییٰ بن معین نے کہا: غیر ثقہ اور جھوٹ بولتا تھا ①

چوتھا طریق

سهل بن العباس الترمذی ثنا اسماعیل بن علیة عن ایوب عن ابی الزبیر عن جابر مرفوعاً.

اول: اس سند میں بھی سابقہ راوی ابوزبیر مشہور مدلس ہے۔

دوم: سہل بن عباس کے بارے میں امام دارقطنی نے کہا: ثقہ نہیں ہے ②
امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③ امام دارقطنی نے کہا، یہ حدیث منکر ہے اور سہل بن عباس متروک ہے ④

پانچواں طریق

اخبرنا ابو حنیفة قال حدثنا ابو الحسن موسی بن ابی عائشة عن عبدالله بن شداد بن الهاد عن جابر بن عبدالله مرفوعاً.

اول: امام بیہقی اور امام دارقطنی نے کہا: یہ روایت مرسل ہے مرفوع نہیں ⑤

دوم: عبداللہ بن شداد اور جابر بن عبداللہ کے درمیان راوی ابوولید کا واسطہ ہے ⑥
اور امام بیہقی، امام دارقطنی، امام ابن خزیمہ نے کہا: ابوولید مجہول ہے ⑦

سوم: ابوحنیفہ (نعمان بن ثابت) سخت ضعیف، متروک الحدیث، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ ابوحنیفہ پر محدثین کی جرح پیش خدمت ہے:

---

① سوالات ابن الجنید، ص: ۱۷۔ ② میزان الاعتدال: ۲/۲۳۹۔ ③ المغنی فی الضعفاء: ۱/۴۵۳۔ ④ سنن الدارقطنی: ۱/۴۰۲۔ ⑤ کتاب القراءة خلف الأمام، ص: ۱۱۲، ۱۱۳۔ ⑥ کتاب القراءة خلف الأمام، ص: ۱۱۴۔ ⑦ کتاب القراءة خلف الأمام، ص: ۱۱۴۔

امام سفیان ثوری نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور نہ مامون (نہ قابل اعتماد نہیں) ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: مرجی تھا اور اس کی دعوت دینے والوں میں سے تھا، حدیث میں کوئی چیز نہیں ② امام مسلم نے کہا: صاحب الرائے مضطرب الحدیث ہے اور اس کی زیادہ روایات صحیح نہیں ہیں ③ امام عبداللہ بن مبارک نے کہا: حدیث میں یتیم تھا ④ امام شافعی نے کہا: غلط مسئلے گھڑتا پھر ساری کتاب کو اس پر قیاس کرتا تھا ⑤ امام احمد بن حنبل نے کہا: جھوٹ بولتا تھا اس کی حدیث ضعیف ہے ⑥ امام جوز جانی نے کہا: اس کی حدیث اور رائے قابل اعتماد نہیں ہے ⑦ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: مرجی تھا محدثین نے اس کی حدیث اور رائے سے خاموشی اختیار کی ہے ⑧ امام نسائی نے کہا: حدیث میں قوی نہیں اور بہت کم روایات بیان کرنے کے باوجود اکثر غلطیاں کر جاتا تھا ⑨

چہارم: امام المحدثین امام بخاری اس روایت کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ روایت مرسل و منقطع ہونے کی وجہ سے علمائے مدینہ و علمائے عراق کے نزدیک ثابت نہیں ہے، اسے عبداللہ بن شداد نے رسول اللہ ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے ⑩

چھٹا طریق

عاصم بن عصام عن یحییٰ بن نصر بن حاجب عن مالك به مرفوعاً.

اول: یحییٰ بن نصر بن حاجب راوی "متکلم فیہ" ہے۔

---

① تاریخ ابی زرعة الدمشقی، ص: ۲۴۷۔ ② کتاب السنة: ۱/ ۲۲۶۔ ③ کتاب الکنی للمسلم، ص: ۳۱۰، و تاریخ بغداد: ۱۳/ ۴۵۱۔ ④ مختصر قیام اللیل، ص: ۲۱۲۔ ⑤ آداب الشافعی و مناقب، ص: ۱۷۱۔ ⑥ کتاب الضعفاء الکبیر: ۴/ ۲۸۴، ۲۸۵۔ ⑦ کتاب احوال الرجال، ص: ۷۵۔ ⑧ التاریخ الکبیر للبخاری ۷/ ۳۸۵، ۳۸۶۔ ⑨ کتاب الضعفاء والمتروکین، ص: ۳۱۰۔ ⑩ جز القراءة للبخاری، ص: ۷۲۔

امام ابوزرعہ نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: یحیٰی بن نصر جہمی تھا ①

دوم: امام دارقطنی نے مذکورہ سند و متن کے متعلق کہا ہے مالک اور وہب بن کیسان سے یہ روایت صحیح نہیں بلکہ باطل ہے اور عاصم بن عصام "لا یعرف" مجہول ہے ②

ساتواں طریق

عن محمد بن الفضل بن عطية عن ابيه عن سالم بن عبدالله عن ابيه مرفوعاً.

اس سند میں محمد بن فضل بن عطیہ راوی کذاب، متروک الحدیث، سخت ضعیف اور کچھ بھی نہیں ہے، محمد بن فضل پر جرح حدیث نمبر (8) کے چوتھے طریق کے تحت گزر چکی ہے۔ لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

آٹھواں طریق

عن خارجة عن ايوب عن نافع عنه مرفوعاً۔

اس سند میں خارجہ بن مصعب راوی مدلس، کذاب، متروک، منکر الحدیث اور ناقابل احتجاج ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحیٰی بن معین نے کہا: یہ کچھ بھی نہیں اور ثقہ نہیں ہے ③ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑥

---

① میزان الاعتدال: ۴/۴۱۲۔ ② لسان المیزان: ۳/۲۲۰۔ ③ تاریخ یحییٰ بن معین: ۱/۱۸۶، ۲۶۲۔ ④ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ص: ۲۶۔ ⑤ کتاب الضعفاء والمتروکین، ص: ۲۸۹۔ ⑥ سنن الدارقطنی: ۱/۳۵۱۔

امام ابن حبان نے کہا: اس کی حدیثوں میں موضوع (جھوٹی) روایات بھی ہیں اس لیے اس سے احتجاج کرنا جائز نہیں ہے ① امام یعقوب بن سفیان نے کہا: میں نے اپنے اصحاب (محدثین) کو کہتے ہوئے سنا کہ ضعیف ہے ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور امام ابن ابی خیثمہ نے کہا: وہ کچھ بھی نہیں ہے ③ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف اور کذاب ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع نے اس کو ترک کر دیا تھا۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے ضعیف ہے۔ امام محمد بن سعد نے کہا: محدثین نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا۔ امام ابن خراش اور امام حاکم نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام یعقوب نے کہا: کہ ہمارے تمام اصحاب الحدیث کے نزدیک اس کی حدیث ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: مضطرب الحدیث ہے قوی نہیں اس کی حدیث لکھی جائے لیکن نا قابل حجت ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا: ضعیف اور کچھ بھی نہیں ہے۔ امام ابن جارود، امام عقیلی اور امام ابوزرعہ نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ④ امام ذہبی نے کہا: سخت ضعیف ہے ⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے اور کذاب راویوں سے تدلیس کرتا تھا۔ امام ابن معین نے اسے کذاب کہا ہے ⑥ (مذکورہ روایت خارجہ بن مصعب نے عن سے روایت کی ہے)۔

نواں طریق

احمد بن عبدالله بن ربيعة بن العجلان حدثنا سفيان بن سعيد الثوري عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة عن عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً.

اول: اس سند میں ابراہیم اور مغیرہ اور سفیان ثوری مدلس ہیں ⑦

---

① كتاب المجروحين : ۲۸۸/۱۔ ② المعرفة والتاريخ : ۱۴۷/۳۔ ③ اسماء الضعفاء والكذابين، ص : ۸۴۔ ④ تهذيب التهذيب : ۴۹/۲، ۵۰۔ ⑤ الكاشف : ۲۰۱/۱۔ ⑥ تقريب التهذيب، ص : ۸۷۔ ⑦ تعريف اهل التقديس، ص : ۹۸، ۱۱۳، ۱۵۵۔

دوم: اس روایت میں احمد بن عبداللہ بن ربیعۃ بن العجلان مجہول ہے ①

ان (9) طریق کے علاوہ بھی چند اور طریق ہیں جو کہ ضعیف ہیں طوالت کے خوف کی وجہ سے انہی پر اکتفاء کیا ہے یہ حدیث "من کان له امام" اپنے جمیع طرق کے اعتبار سے ضعیف ہے اس کا مرفوع متصل ہونا ثابت نہیں، محدثین نے اس حدیث کو ضعیف ہی کہا ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام المحدثین امام بخاری نے کہا: کہ یہ روایت مدینہ اور عراق وغیرہ کے علماء کے نزدیک بوجہ اس کے مرسل و منقطع ہونے کے ثابت نہیں ہیں ② امام ابن حزم نے کہا: یہ حدیث ضعیف ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: اس روایت کے تمام طریق معلول ہیں ④ امام ابن کثیر نے کہا: کہ یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے اور اس کا کوئی طریق رسول اللہ ﷺ سے صحیح نہیں ⑤ امام ابن جوزی نے کہا: یہ حدیث مختلف صحابہ سے مروی ہے مگر ان میں کوئی طریق ثابت نہیں ⑥ امام ابن قیم نے کہا: یہ حدیث ضعیف ہے ⑦ امام بیہقی نے اس حدیث کو مرسل اور اس کے تمام طرق کو ضعیف کہا ہے ⑧ امام دار قطنی، امام ابن خزیمہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ⑨

❀❀❀

16. بسم الله توكلت على الله لا حول و لا قوة الا بالله۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے۔ ''اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے)

....

16۔ ضعیف ہے۔

---

① میزان الاعتدال: ۱/۱۰۹ ② جز القراءۃ للبخاری، ص: ۷۲ ③ المحلی: ۲/۳۳۴ ④ تلخیص الحبیر ۱/۲۳۲ ⑤ تفسیر ابن کثیر ۱/۱۲ ⑥ العلل المتناہیۃ ۱/۴۲۱ ⑦ اعلام الموقعین ۱/۲۷۳ ⑧ جز القراءۃ للبیہقی، ص: ۱۱۲ ⑨ جز القراءۃ للبیہقی، ص ۱۱۴۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح سنن ترمذی میں نقل کر کے صحیح کہا ہے اور محترم ابو عبدالسلام عبدالرؤف بن عبدالحنان نے ''القول المقبول فی تخریج و تعلیق صلوۃ الرسول '' ص756 پرحسن کہا ہے نیز حصن المسلم میں صفحہ 34 اور اقبال کیلانی نے ''دعا کے مسائل'' صفحہ 101 پر علامہ البانی سے ہی نقل کیا ہے کہ صحیح ہے اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

حجاج بن محمد و یحیی بن سعید الاموی کلاھما عن ابن جریج عن اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن انس بن مالک

اس سند سے اس حدیث کو سنن ابی داؤد (5095) سنن ترمذی (3426) نسائی نے عمل (89) ابن ابی الدنیا نے توکل (21) ابن حبان (3/104) طبرانی نے دعا (407) ابن سنی (178) نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے یہ سند راوی ابن جریج کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ① نیز امام المحدثین امام بخاری نے کہا: ابن جریج کی اسحاق بن عبداللہ سے مجھے یہی ایک روایت معلوم ہے ابن جریج کا اسحاق سے مجھے سماع معلوم نہیں۔

دوسرا طریق

رواہ سنن ابن ماجہ (۳۸۸۵) طبرانی نے (406)،(409) بخاری نے الادب المفرد (1197) ابن ابی الدنیا نے توکل (24) ابن سنی (177) مستدرک حاکم (519/1) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ان تمام کتب احادیث کی سند میں مرکزی راوی عبداللہ بن حسین بن عطاء ضعیف اور متروک ہے امام المحدثین امام بخاری نے کہا کہ ''فیہ نظر'' (یہ متروک و متہم ہے) ②

---

① تعریف اھل التقدیس ص ۱۴۱-۱۴۲ و التدلیس فی الحدیث ص ۴۲۹-۴۳۰ ② التاریخ الکبیر للبخاری ۴/۳۴۷، ۳۴۸۔

امام ابوزرعہ نے کہا: عبداللہ بن حسین ضعیف ہے ① امام ابن حبان نے کہا: غلطی کر جاتا تھا پس اس نے کثرت کے ساتھ خطائیں کی ہیں حتی کہ ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے ② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ④

تیسرا طریق

سنن ابن ماجہ (3886) وغیرہ میں راوی ہارون بن ہارون ضعیف منکر الحدیث ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی ⑤ اور پھر کہا "لیس بذاك" ⑥ امام ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا اس لیے یہ قابل حجت نہیں ہے ⑦ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑧ امام ابوحاتم نے کہا: اس کی حدیث میں مطابعت نہیں کی گئی اور منکر الحدیث ہے قوی نہیں۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: ثقہ راویوں نے اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی ⑨

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑩ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑪ اور امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑫ امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑬ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے (سخت ضعیف) ہے ⑭

---

① كتاب الضعفاء للرازى ص ۵۳۷ ② كتاب المجروحين ۱۶/۲ ③ تقريب التهذيب ص ۱۷۱ ④ المغنى فى الضعفاء ۵۳۰/۱ ⑤ التاريخ الصغير للبخارى ۱۷۶/۲ ⑥ كتاب الضعفاء للبخارى ص ۱۱۷ ⑦ كتاب المجروحين ۹۴/۳ ⑧ موسوعة اقوال الدارقطنى ۶۸۹/۲ ⑨ تهذيب التهذيب ۱۴/۶ ⑩ تقريب التهذيب ص ۳۶۲ ⑪ الكاشف ۱۹۱/۳ ⑫ المغنى فى الضعفاء ۴۷۱/۲ ⑬ كتاب الضعفاء الكبير ۳۵۹/۴ ⑭ خلاصه تذهيب تهذيب الكمال ۱۱۰/۳

امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ①

❀❀❀

17. اللھم انی اسئلك خیر المولج و خیر المخرج بسم الله ولجنا وعلی ربنا توكلنا

جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو کہے۔ ''اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے رب ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔''

17۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر 225 میں صحیح کہا ہے اور بعد میں اپنی وفات سے پہلے حکم سے رجوع کرتے ہوئے علامہ البانی نے سلسلة الضعیفة حدیث نمبر 5832 اور الکلم الطیب التحقیق الثانی (62) میں اس حدیث کو ضعیف کہا ہے نیز محمد اقبال کیلانی نے ''دعا کے مسائل'' ص 102 اور حصن المسلم میں ص 35 پر نقل کرنے کے بعد علامہ البانی سے اس حدیث کے صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے لیکن علامہ البانی نے تحقیق ثانی میں وضاحت کر دی ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے صحیح نہیں۔ لہٰذا اہل علم کا یہ حکم لگانا بے کار ہے اس حدیث کو سنن ابوداود (5096) اور طبرانی نے کبیر 336/3 میں شریح بن عبید حضرمی کی سند سے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے مگر شریح بن عبید کی ابو مالک اشعری سے روایت مرسل ہے ② اور مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

❀❀❀

① کتاب الضعفاء للرازی ۲/۲۲۸ ② کتاب المراسیل ص ۹۰

18. اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لما تحب وترضى ربى وربك الله۔

(اول رات چاند دیکھنے کے وقت کی دعا) ''یا اللہ! ہم پر یہ چاند امن ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔''

....

18۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الا حادیث الصحیحة جلد 4، حدیث نمبر 1816، ص 430 پر نقل کر کے حسن کہا ہے اور محترم عبدالرؤف بن عبدالحنان صاحب نے ''القول المقبول فی تخریج وتعلیق صلوٰۃ الرسول'' ص 754 پر حسن کہا ہے نیز محمد اقبال کیلانی نے ''روزوں کے مسائل'' ص 24 پر اور ''حصن المسلم'' میں ص 166 پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق:

اس حدیث کو سنن ترمذی (3451)، سنن دارمی 3/2-4 مسند احمد 162/1، تاریخ کبیر 109/2، مسند عبد بن حمید (103)، مسند ابویعلیٰ (661-662) کتاب الضعفاء الکبیر 136/2 طبرانی نے دعا (903) میں، ابن سنی (641)، ابن عدی 1121/3 مستدرک حاکم 285/4 خطیب بغدادی 324-325/4، نے طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ان تمام کتب احادیث کی سند میں سلیمان بن سفیان مدنی راوی متروک، منکر الحدیث اور کچھ بھی نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے [1]

---

[1] كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٢٩٣

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ② پھر کہا: ثقہ نہیں ہے ③ امام علی بن مدینی نے کہا: منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا: اس کی احادیث منکر ہیں۔ امام دولابی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام عقیلی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہا: اس کی تمام اسناد کمزور ہیں اور اس حدیث میں سلیمان بن سفیان کی مطابقت نہیں کی گئی ⑤ علامہ ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے سلیمان بن سفیان کو ضعیف کہا ہے ⑦ اس سند میں دوسرا راوی بلال بن یحییٰ بن طلحہ کے متعلق امام ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: لین (کمزور) ہے ⑧

دوسرا طریق

سنن دارمی 4/2، صحیح ابن حبان (2374)، اور طبرانی نے معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس سند میں عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم حاطب راوی کے متعلق امام ابو حاتم نے کہا ضعیف الحدیث ہے ⑨ اس کے متعلق انہوں نے کہا: اپنے باپ سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں ⑩ (اور یہ حدیث اس نے اپنے باپ سے ہی روایت کی ہے)

❀❀❀

---

① كتاب الضعفاء للبخارى ص ١٤٣ ② سوالات ابن الجنيد ص ١٠٣ ③ كتاب الضعفاء الكبير ١٣٥/٢ ④ تهذيب التهذيب ٢٠٥/٢، ٢٠٦ ⑤ كتاب الضعفاء الكبير ١٣٦/٢ ⑥ تقريب التهذيب ص ١٣٣ ⑦ المغنى فى الضعفاء ٢٣٨/١ ⑧ تقريب التهذيب ص ٤٩ ⑨ كتاب الجرح والتعديل ٢٢٢/٥ ⑩ كتاب الجرح والتعديل ١٨١/٦.

19. اللهم بارك لنا فيه و اطعمنا خيرا منه. اللهم بارك لنا فيه و زدنا منه.

"(جسے اللہ کھانا کھلائے وہ کہے) اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا (اور جسے اللہ دودھ پلائے وہ کہے) اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت فرما اور ہمیں اس میں سے زیادہ دے۔"

19۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5 ص 411 تا 413، حدیث نمبر 2320 میں نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے، محمد اقبال کیلانی نے "دعا کے مسائل" ص 110 پر اور "حصن المسلم" ص 170-169 پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق

سنن ابی داؤد (3730) سنن ترمذی (3455) نسائی نے "عمل" (287-286) ابن السنی نے "عمل" (474) ابو الشیخ نے اخلاق (179) مسند احمد 284,225/1، ابن سعد 397/1، بغوی نے شرح السنۃ (3055) میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اول: اس روایت کی سند میں عمر بن حرملہ راوی مجہول ہے [1] سند میں دوسرا راوی علی بن زید بن جدعان ضعیف اور قابل حجت نہیں ہے۔ علی بن زید پر جرح حدیث نمبر (1) پہلے طریق کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا طریق

رواه ابو عبدالله بن مروان القرشي في "الفوائد" 2/113/25 حدثنا محمد بن اسحاق بن الحويص ثنا هشام بن عمار ثنا ابن عياش حدثنا ابن جريج قال و ابن زياد عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عتبة عن....

---

[1] تقريب التهذيب ص ۲۵۲

اول: یہ سند راوی ابن شہاب کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ①

دوم: سند میں ابن جریج بھی مدلس ہے ②

سوم: سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی مدلس ہے ③

''عن'' سے روایت ہے کر رہا ہے نیز عبدالرحمٰن بن زیاد راوی ضعیف، منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام ترمذی نے کہا: اصحاب الحدیث کے نزدیک عبدالرحمٰن بن زیاد ضعیف ہے ⑤

امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام علی بن مدینی نے کہا: میرے اصحاب (محدثین) نے کہا: ضعیف ہے اور اس کی احادیث کا انکار کیا کہ معروف نہیں ہے ⑦ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: قوی نہیں ہے ⑧ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: ''في حديثه بعض المناكير'' ⑨ امام ابن حبان نے کہا: کہ ثقہ راویوں سے (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا ⑩ امام یحییٰ بن سعید القطان نے کہا: ضعیف ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: منکر الحدیث ہے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں اور حدیث میں کمزور ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ نے کہا: ضعیف ہے۔ امام صالح بن محمد نے کہا: منکر الحدیث ہے لیکن نیک آدمی تھا۔ امام ابن خزیمہ نے کہا: قابل حجت نہیں: امام ابن خراش نے کہا: متروک ہے۔

---

❶ تعريف اهل التقديس ص ۱۵۲ ❷ تعريف اهل التقديس ص ۱۴۲ ❸ كتاب تعريف اهل التقديس ص ۱۴۸ ❹ كتاب الضعفاء و المتروكين ص ۲۹۶ ❺ سنن ترمذی ابواب الصلوٰة ص ۱۱۳ ❻ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمي ص ۱۴۱ ❼ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شيبة ص ۱۵۲ ❽ كتاب الضعفاء للرازی ۳۸۹/۲ ❾ كتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۲۶ ❿ كتاب المجروحين ۵۰/۲

امام ابن عدی نے کہا: اس کی عام احادیث میں متابعت نہیں کی گئی ① امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے اور قابل حجت نہیں ہے ② امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے ④ امام فلاس نے کہا: امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مھدی اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے ⑤ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں ⑥ اور سخت ضعیف ہے ⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑧ علامہ البانی نے بھی عبدالرحمٰن بن زیاد کو ضعیف کہا ہے ⑨

تیسرا طریق

سنن ابن ماجه 314/2 حدثنا هشام بن عمار ثنا اسماعيل بن عياش ثنا ابن جريج عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن ابن عباس مرفوعًا.

اس روایت کی سند میں راوی ابن جریج اور دوسرا راوی ابن شہاب مدلس ہیں ⑩

دونوں راوی ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں لہٰذا یہ سند بھی معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز اس سند میں اسماعیل بن عیاش کے متعلق امام بخاری اور دیگر محدثین نے وضاحت کی ہے کہ اس کی اہل شام سے روایات صحیح ہیں اور اہل شام کے علاوہ ضعیف ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے یہ روایت امام ابن جریج سے کی ہے اور وہ مکی ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ ⑪

---

① تهذيب التهذيب ۳/ ۳۶۱، ۳۶۲ ② سنن الدارقطنی ۱/ ۵۰۴ ③ الكاشف ۲/ ۱۴۶ ④ تقريب التهذيب ص ۲۰۲ ⑤ ميزان الاعتدال ۲/ ۵۶۳ ⑥ خلاصه تذهيب تهذيب الكمال ۲/ ۱۴۳ ⑦ المغنى فى الضعفاء ۱/ ۲۰۱ ⑧ المغنى فى الضعفاء ۱/ ۲۰۱ ⑨ احاديث ضعيفه كا مجموعه ص ۱۰۳، ۱۰۵ ⑩ کتاب تعريف اهل التقديس ص ۱۴۲، ۱۵۲ ⑪ تهذيب التهذيب ۱/ ۲۰۵.

20. ادعوا الله و انتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله لا يستجيب دعا من قلب غافل لاہ.

''اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے مکمل یقین کے ساتھ دعا کیا کرو اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ غافل اور بے دھیان دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔ ''

....

20۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد نمبر 2، حدیث نمبر 594، ص 141 پر نقل کر کے حسن کہا ہے اور محمد اقبال کیلانی نے ''دعا کے مسائل''ص 38 پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق

سنن ترمذی 261/2، مستدرك حاكم 493/1 كتاب المجروحين 372/1، ابن عدی 62/4، تاريخ بغداد 356/4، مفتاح معانی الآثار (7,6)، ابن عساكر 1/61/5، عن صالح المرى عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابی هريره مرفوعًا.

اول: اس سند میں ہشام بن حسان مدلس ہے ① مدلس کی ''عن'' والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔

دوم: سند میں دوسرا راوی صالح بن بشیر ابو بشر المری منکر الحدیث، متروک الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام علی بن مدینی نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے، ضعیف ہے ② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ③

---

① تعریف اهل التقدیس ص۱۵۸ ② سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص۵۲ ③ کتاب الضعفاء للبخاری ص۵۵

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام دار قطنی نے کہا: نیک انسان ہے مگر ضعیف الحدیث ہے ② امام جوز جانی نے کہا: واہی الحدیث ہے ③ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کرتا تھا اس لئے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔ امام ابن حبان نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا بھی ذکر کیا ہے ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور اس کی جھوٹی حدیثوں کی نشاندہی بھی کی ہے ⑤ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں پھر کہا: ضعیف الحدیث ہے، کچھ چیز نہیں ہے۔ امام عمرو بن علی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ثقہ راویوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا تھا اور نیک آدمی تھا اس کو حدیث میں وہم ہوتا تھا۔ امام ابو داؤد نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اور صاحب حدیث نہیں ہے۔ امام ابو احمد الحاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام اسماعیل بن علیہ نے کہا: ثقہ نہیں ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑧ امام احمد بن حنبل نے کہا: قصہ گو ہے حدیث میں معروف نہیں اور نہ صاحب حدیث ہے۔ امام الفلاس نے کہا: منکر الحدیث جداً ہے ⑨ امام ذہبی نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا بھی ذکر کیا ہے۔ امام ذہبی نے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ امام ابو داؤد نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ⑩

---

❶ كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٢٩٣ ❷ موسوعة اقوال الدارقطني ١/ ٣٢٢ ❸ احوال الرجال ص ١٢٠ ❹ كتاب المجروحين ١/ ٣٤٢ ❺ كتاب الضعفاء الكبير ٢/ ١٩٩ ❻ تهذيب التهذيب ٢/ ٥٢٦ ❼ تقريب التهذيب ص ١٤٨ ❽ الكاشف ٢/ ١٧ ❾ ميزان الاعتدال ٢/ ٢٨٩ ❿ المغني في الضعفاء ١/ ٤٧٨

دوسرا طریق

رواه مسند احمد 177/2، حدثنی ابی حدثنا حسن حدثنا ابن لهيعة حدثنا بكر بن عمرو عن ابی عبدالرحمن الحبلی عن عبدالله بن عمرو مرفوعًا.

اس سند میں راوی ابن لہیعۃ عمر کے آخری دور میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے ① اور جو راوی اختلاط کا شکار ہو جائے تو اختلاط سے قبل والی روایت صحیح اور اختلاط کے بعد والی روایت ضعیف ہوتی ہے اور ابن لہیعۃ سے اختلاط سے قبل امام عبداللہ بن مبارک، امام عبداللہ بن وہب، امام عبداللہ بن یزید، امام شعبہ اور امام ثوری وغیرہ کی روایات صحیح ہیں ② لیکن اس سند میں ابن لہیعۃ سے روایت کرنے والا راوی حسن نے اختلاط کے بعد سنا ہے لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

❀❀❀

21. عليك بحسن الخلق، و طول الصمت، فوالذی نفسی بيده ماعمل الخلائق بمثلهما.

”تو اپنے اوپر اچھا اخلاق اور زیادہ خاموش رہنا لازم کر، قسم ہے اُس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مخلوق کا کوئی دوسرا عمل ان کے برابر نہیں۔“

21۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ جلد 4، حدیث نمبر 1938، ص 576، پر نقل کر کے حسن کہا ہے۔

---

① نهاية الاغتباط ص190 تا197، والكواكب النيرات ص ۴۸۱، ۴۸۳ ② كواكب النيرات ص ۴۸۱، ۴۸۳

پہلا طریق

اخرجه ابو یعلی فی مسنده 834/2، الطبرانی فی الاوسط (7245)، شعب الایمان 1/65/1، ابن ابی الدنیا فی الصمت 2/32/4، البزار (ص329) من طریق بشار بن الحکم نا ثابت البناني عن انس مرفوعًا.

اس سند میں بشار بن حکم راوی منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔

امام ابن حبان نے کہا: منکر الحدیث جدًا، ینفرد عن ثابت البناني باشیاء لیست من حدیثه، ① امام ابوزرعہ نے کہا: منکر الحدیث ہے ② امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③

امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اس نے ثابت البنانی سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں ④ (مذکورہ راوی بشار بن حکم عن ثابت البنانی ہی ہے۔) امام ابن عدی نے کہا: بشار بن حکم نے ثابت البنانی سے منکر حدیثیں روایت کی ہیں اور اس کی متابعت نہیں کی گئی ⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا ذکر بھی کیا ہے۔

دوسرا طریق

ابن ابی الدنیا 2/39/4، عن محمد بن عبدالعزیز التیمی عن جلیس لهم عن الشعبی قال. قال رسول الله ﷺ.

اول: یہ سند مرسل ہے اور مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے دیکھیے حدیث نمبر (14) چوتھے طریق کے تحت۔

---

❶ کتاب المجروحین ۱/۱۹۱ ❷ میزان الاعتدال ۱/۳۰۹ ❸ المغنی فی الضعفاء ۱/۱۵۸ ❹ کتاب الضعفاء للرازی ۲/۳۵۴ ❺ لسان المیزان ۲/۱۲۔

دوم: راوی جلیس کا راقم کو کتب اسماء الرجال میں ترجمہ نہیں ملا لہذا یہ مجہول الحال ہے۔

۞۞۞

22. لیلة القدر سابعة او تاسعة وعشرین ان الملائکة تلک الیلة فی الارض اکثر من عدد الحصی.

"لیلۃ القدر ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے اور اس رات میں زمین پر اس قدر فرشتے موجود ہوتے ہیں کہ ان کی تعداد کنکریوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔"

....

22۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد5، حدیث نمبر 2205، ص240، پر نقل کر کے حسن کہا ہے۔

مسند ابو داود الطیالسی (2545) مسند احمد 519/2، ابن خزیمة 223/2، عن عمران القطان عن قتادہ عن ابی میمونة عن ابی هریرة مرفوعًا.

اس روایت کی سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے (1) اور عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۞۞۞

---

(1) تعریف اهل التقدیس ص ۱۴۶، ۱۴۷

23. اذا اتاكم من ترضون خلقه و دينه فزوجوه الا تفعلوا تكن فتنة فى الارض و فساد عريض .

''جب تم سے ایسا شخص رشتہ طلب کرے جس کی دین داری اور اخلاق تمھیں پسند ہوں تو اس سے نکاح کرو اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ اور بڑی خرابی پیدا ہوگی۔''

23۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 3، حدیث نمبر 1022، ص20، پر نقل کر کے حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

سنن الترمذی 201/1، سنن ابن ماجة 606-607/1، مستدرك حاكم 164-165/2، تاريخ بغداد 61/11، من طريق عبدالحميد بن سليمان الانصارى. اخو فليح. عن محمد بن عجلان عن ابن وثمية البصرى عن ابى هريرة مرفوعًا.

اول: محمد بن عجلان راوی مدلس ہے ① معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: عبدالحمید بن سلیمان راوی ضعیف اور کچھ بھی نہیں ہے امام ابن حبان نے کہا: غلطی کر جاتا تھا اور سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا جب یہ چیز اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہوگیا ② امام ابن حبان نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا بھی ذکر کیا ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے ④

---

① تعریف اهل التقديس ص ۱۴۹، ۱۵۰ ② كتاب المجروحين ۱۴۱/۲ ③ كتاب الضعفاء والمتروكين ص۲۹۸ ④ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص ۱۱۷

امام ابوزرعہ رازی نے کہا: سخت ضعیف ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: وہ کچھ چیز نہیں ہے ② اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے ③ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ④ امام یحییٰ اور امام ابوداؤد نے کہا: ثقہ نہیں ہے ⑤ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔

امام صالح بن محمد الاسدی نے کہا: ضعیف ہے امام یعقوب بن سفیان نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام ابواحمد حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو سخت ضعیف کہا ہے ⑧ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑨

دوسرا طریق

لیث بن سعد عن ابن عجلان عن ابی هريرة عن النبی ﷺ مرسلاً.

اول: یہ سند مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

کیونکہ محمد بن عجلان کی انس بن مالک کے علاوہ تمام روایات تابعین سے ہے اور وفات 148ھ ہے ⑩

دوم: محمد بن عجلان مدلس ہے ⑪ عن سے روایت کر رہا ہے۔ لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔

---

① کتاب الضعفاء للرازی ۴۲۱/۲ ② تاریخ یحییٰ بن معین ۱۱۹/۱ ③ اسماء الضعفاء والکذابین ص ۱۳۴ ④ موسوعة اقوال الدارقطنی ۳۸۹/۲ ⑤ میزان الاعتدال ۵۴۱/۲ ⑥ تهذيب التهذيب ۳۴۴/۳ ⑦ تقريب التهذيب ص ۱۹۲ ⑧ المغنی فی الضعفاء ۵۹۰/۱ ⑨ کتاب الضعفاء الکبیر ۴۲/۳ ⑩ تذکرة الحفاظ ۱۴۲/۱ ⑪ تعريف اهل التقديس ص ۱۴۹، ۱۵۰

تیسرا طریق

البیہقی فی السنن الکبریٰ 82/7، من طریق عبد اللّٰہ بن ھرمز الفدکی عن سعید و محمد ابنی عبید عن ابی حاتم المزنی قال: قال رسول اللہ ﷺ.

اول: اس سند میں عبداللہ بن ہرمز راوی ضعیف ہے۔ ①

دوم: محمد بن عبید اور سعید بن عبید دونوں راوی مجہول ہیں۔ ②

سوم: یہ سند مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔ ③

❀❀❀

24. ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشر و ان من الناس مفاتیح للشر و مغالیق للخیر فطوبی لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیه و ویل لمن جعل اللہ مفاتیح للشر علی یدیه.

''بے شک بعض لوگ ایسے ہیں جو نیکی کا منبع اور برائی کی راہ سے روکنے والے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہیں جو شر کا منبع اور نیکی کی راہ کو روکنے والے ہیں۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لیے جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے خیر کی راہیں کھول دیں، ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے شر کی راہیں کھول دیں۔''

24۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 3، حدیث نمبر 1332، ص 320، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

---

① تحریر تقریب التهذیب ۲/ ۲۶۹۔ ② تحریر تقریب التهذیب ۳/ ۲۸۸، ۲/ ۳۸۔

③ کتاب المراسیل ص ۲۵۰۔

پہلا طریق

سنن ابن ماجة (237) ابن ابی عاصم فی "السنة" (251) عن محمد بن ابی حمید المدنی عن حفص بن عبید الله بن انس عن انس بن مالك ﷛ مرفوعًا.

اول: اس سند میں محمد بن ابی حمید راوی منکر الحدیث اور متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے ❶ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ❷ امام جوزجانی نے کہا: واہی الحدیث اور ضعیف ہے ❸ امام ابن حبان نے کہا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔۔۔ پس جب ایسی صورت اس کی روایت میں زیادہ ہوگئی ہو تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہوگیا ❹ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اور حدیث میں قوی نہیں ہے ❺ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں اور امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اور امام ابو حاتم نے کہا: منکر الحدیث، ضعیف الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ساجی اور امام ابوداود، امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ❻ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ❼ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ❽ محمد طاہر بن علی نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے ❾

---

❶ تاریخ یحییٰ بن معین ۱/۱۳۳ ❷ کتاب الضعفاء للبخاری ص۹۲ ❸ احوال الرجال ص ۱۳۰ ❹ کتاب المجروحین ۲/۲۷۱ ❺ کتاب الضعفاء الکبیر، ۴/۲۱ ❻ تہذیب التہذیب، ۵/۸۷ ❼ تقریب التہذیب، ص۲۹۵ ❽ المغنی فی الضعفاء، ۲/۲۸۹ ❾ تذکرۃ الموضوعات، ص۲۹۰

دوم: دوسرا راوی حفص بن عبیداللہ کا انس بن مالک سے سماع ثابت نہیں ①

دوسرا طریق

المروزی فی "زوائد الزهد" (۹۶۸)ابن ابی عاصم "السنة" (۲۵۳، ۲۵۴) والبیهقی فی "شعب الا یمان" ۱/ ۳۷۹،وله عند سنن ابن ماجة و کذا ابن ابی عاصم(۲۵۲)شاهد یرویه عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم عن ابی حازم عن سهل بن سعد مرفوعاً.

اس سند میں عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم منکر الحدیث اور کچھ بھی نہیں ہے۔

امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: کہ امام علی بن مدینی کہتے ہیں: سخت ضعیف ہے ③ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ④ ضعیف ہے ⑤ امام جوزجانی نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے ⑥ امام ابن حبان نے کہا: روایات کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا، حتیٰ کہ اس نے اکثر روایات مرسل و موقوف کو مرفوع کر دیا پس ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے ⑦ امام ابونعیم نے کہا: کچھ بھی نہیں ہے ⑧ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے نیک تھا اور حدیث میں سخت ضعیف ہے۔ امام ابن خزیمہ نے کہا: محدثین نے اس کے برے حافظہ کی وجہ سے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ امام ساجی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ابن جوزی نے کہا: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اجماع ہے ⑨

---

❶ تهذيب التهذيب، ۱/ ۵۲۱ ❷ كتاب الضعفاء والمتروكين، ص ۲۹۶ ❸ كتاب الضعفاء للبخاری، ص ۲۵ ❹ تاریخ یحییٰ بن معین، ۱/ ۱۱۲ ❺ سوالات ابن الجنید، ص ۹۷ ❻ احوال الرجال، ص ۱۳۲ ❼ كتاب المجروحين، ۲/ ۵۷ ❽ كتاب الضعفاء لابی نعیم، ۱۰۲ ❾ تهذيب التهذيب، ۳/ ۳۶۳، ۳۶۴

امام ابن سعد نے کہا: کثیر الحدیث مگر سخت ضعیف ہے ① امام حاکم نے کہا: اس نے

اپنے باپ سے موضوع (جھوٹی) حدیثیں روایت کی ہیں ② امام دارقطنی نے اسکا ذکر ضعیف اور متروک راویوں میں کیا ہے ③ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑤ محمد طاہر بن علی نے کہا: ضعیف ہے ⑥

تیسرا طرق

کتاب السنة (۲۵۰) ثنا محمد بن یحییٰ بن میمون العکی ثنامعتمر بن سلیمان عن عقبة بن محمد عن زید بن اسلم عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی مرفوعاً.

اول: اس سند میں عقبہ بن محمد راوی مجہول ہے امام ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ "لا اعرفه" (مجہول) ہے ⑦

دوم: سند میں دوسرا راوی محمد بن یحییٰ بن میمون کا ترجمہ راقم کو کتب اسماء الرجال میں نہیں ملا۔ یہی بات علامہ البانی نے بھی کہی ہے۔ والحمدللہ۔

25. من ضرب مملوكه ظالما اقيد منه يوم القيامة.

"جس نے اپنے غلام کو ظلماً مارا، اس سے روز قیامت بدلہ لیا جائے گا۔"

....

25۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5، حدیث نمبر 2352،

---

❶ طبقات ابن سعد، ۳۹۰/۵ ❷ المدخل الى الصحيح، ص ۱۵۴ ❸ الضعفاء والمتروكون، ص ۲۷۰ ❹ تقريب التهذيب، ص ۲۰۲ ❺ الكاشف، ۱۴۲/۲ ❻ تذكرة

ص 466، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ لیکن اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق

اخرجه ابو نعیم فی "الحلیة" 378/4، و البخاری فی "الادب المفرد" (181) من طریق سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن عمار بن یاسر مرفوعًا.

اس سند میں سفیان اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہیں ① عن سے روایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" (رقم 1445)، و البخاری فی "الادب المفرد" (185)، حدثنا عمران عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عن ابی هریرة مرفوعًا.

اس سند میں راوی قتادہ مشہور مدلس ہے ② لہٰذا یہ طریق بھی ضعیف ہے۔

❀❀❀

26. رجل یقال له شهاب فقال بل انت هشام.

"ایک آدمی جس کو شہاب کہا جاتا تھا تو آپ نے کہا بلکہ تم ہشام ہو۔"

....

26۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 1، ق 1، حدیث نمبر 215، ص 423، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

---

① تعریف اهل التقدیس ص ۱۳۱، ۱۳۲ ② تعریف اهل التقدیس ص ۱۲۶، ۱۲۷

پهلا طریق

اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" (825)، والحاکم (277/4)،وابن حبان (529/7)، والبیهقی فی "الشعب" (5227/313/4)،عن عمران القطان عن قتادة عن زرارة بن ابی اوفی عن سعد بن هشام عن عائشه مرفوعًا.

یہ طریق راوی قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے ①

دوسرا طریق

اخرجه الحاکم (277/4)، و ابن سعد فی "الطبقات" (26/7)، عن علی بن زید بن جدعان عن الحسن عن هشام بن عامر مرفوعًا.

اول: اس سند میں حسن بصری مدلس ہے ②

دوم: سند میں دوسرا راوی علی بن زید بن جدعان متروک، رافضی، ضعیف، نا قابل حجت ہے اور حدیثوں کو بدل دیتا تھا اور کچھ بھی نہیں ہے۔اس راوی پر جرح حدیث نمبر (1) پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے۔وہی ملاحظہ فرمائیں۔

27۔ اطفال المشرکین هم خدم اهل الجنة.

"مشرکین کے بچے جنتیوں کے خادم ہوں گے۔"

27۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 3، حدیث نمبر 1468، ص 452، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پهلا طریق

رواه ابن منده فی "المعرفة" (1/261/2) معلقًا حدث ابراهیم بن مختار عن محمد بن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب عن سنان بن سعد عن ابی مالك مرفوعًا.

اول: اس سند میں سنان بن سعد راوی "متکلم فیہ" ہے۔

امام عجلی نے کہا: ثقہ ہے ① امام یحیٰی بن معین نے کہا: ثقہ ہے ② امام نسائی نے کہا: منکر الحدیث ہے ③

امام جوزجانی نے کہا: "احادیثه واهیة" ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے: امام احمد بن حنبل نے اس کی حدیثوں کو چھوڑ دیا تھا اور کہا کہ اس کی حدیثیں غیر محفوظ اور مضطرب ہیں ⑤ امام ابن سعد نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑥ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ اور اس کا ذکر "الضعفاء و المتروکین" میں کیا ہے ⑧ امام ذہبی نے کہا: قابل حجت نہیں ہے ⑨ اور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "صدوق له افراد" ⑪

---

① تاریخ الثقات ص ۱۲۹ ② تهذیب التهذیب ۲/۲۲۷ ③ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۹۵ ④ احوال الرجال ص ۱۵۴ ⑤ کتاب الضعفاء الکبیر ۲/۱۱۹ ⑥ تهذیب التهذیب ۲/۲۲۷ ⑦ موسوعة اقوال الدارقطنی ۱/۲۷۸ ⑧ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ص ۲۳۴ ⑨ الکاشف ۱/۲۷۸ ⑩ دیوان الضعفاء والمتروکین ص ۱۵۴ ⑪ تقریب التهذیب ص ۱۱۸

دوم: سند میں دوسرا راوی محمد بن اسحاق مدلس ہے ① لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

سوم: سند میں ابراہیم بن مختار بھی "متکلم فیہ" ہے۔

امام ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ نے کہا: میں نے امام یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ ابراہیم بن مختار کی حدیث کیسی ہیں تو انہوں نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ② امام محمد بن عمرو نے اس کو چھوڑ دیا تھا ③ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: "فیہ نظر" یعنی سخت ضعیف و مجروح ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: صالح الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے ④ امام ابن شاہین نے بھی اس کا ذکر ثقات میں کیا ہے ⑤ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام ذہبی نے کہا: "ضعف" ⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر "ضعفاء" میں بھی کیا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "صدوق ضعیف الحفظ" ⑨

دوسرا طریق

اخرجه ابو نعيم في "الحلية" (308/6)، من طريق الطبراني و هذا في "الاوسط" بسند عن الربيع بن صبيح عن يزيد الرقاشي عن انس بن مالك مرفوعًا.

---

① تعريف اهل التقديس ص ۱۲۸ ② سوالات ابن الجنيد ص ۱۵۳ ③ كتاب الضعفاء الكبير ۶۷/۱ ④ تهذيب التهذيب ۱۰۶/۱ ⑤ تاريخ اسماء الثقات ص ۲۰ ⑥ كتاب الضعفاء الكبير ۶۷/۱ ⑦ الكاشف ۴۷/۱ ⑧ المغنى فى الضعفاء ۴۷/۱ ⑨ تقريب التهذيب ص ۲۳

اول: اس سند میں یزید الرقاشی راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (۱) چوتھے طریق کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: سند میں راوی ربیع بن صبیح ضعیف ہے۔

امام علی بن مدینی نے کہا: نیک ہے قوی نہیں تھا ① امام جوزجانی نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے ② امام ابن حبان نے کہا: حدیث میں صناعت نہ تھی اس کو روایات میں بہت وہم ہوتا تھا یہاں تک کہ اس کی حدیث میں منکر روایتیں واقع ہوگئی جب منفرد ہوتو قابل حجت نہیں ③ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام عفان نے کہا: اس کی تمام حدیثیں مقلوب ہیں ④ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ بن سعید القطان اس سے حدیثیں روایت نہیں کرتے تھے ⑤

امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں نیک آدمی تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابن سعد اور امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: شیخ صالح صدوق ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: نیک آدمی تھا۔ امام یعقوب نے کہا: نیک آدمی سچا، سخت ضعیف تھا۔ امام ساجی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام عجلی نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام فلاس نے کہا: قوی نہیں ہے ⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ”صدوق سیئ الحفظ“ تھا ⑨

---

① سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص۵۹ ② احوال الرجال ص ۱۲۳ ③ کتاب المجروحین ۲۹۶/۱ ④ کتاب الضعفاء الکبیر ۵۲/۲ ⑤ کتاب الضعفاء للبخاری ص۴۱ ⑥ کتاب الضعفاء للرازی ۶۱۲/۲ ⑦ تہذیب التہذیب ۱۴۷/۲ ⑧ المغنی فی الضعفاء ۳۴۷/۱ ⑨ تقریب التہذیب ص ۱۰۱۔

تیسرا طریق

اخرجه ابو یعلی فی "مسنده" (1011-1012) من طریق الاعمش عن یزید الرقاشی به.

اول: اس سند میں بھی یزید الرقاشی راوی سخت ضعیف، منکر الحدیث اور متروک ہے اس پر جرح گزر چکی ہے۔

دوم: سند میں اعمش راوی مدلس ہے ① لہٰذا یہ طریق بھی معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چوتھا طریق

اخرجه البزار (232) من طریق مبارك بن فضالة عن علی بن زید عن انس بن مالك مرفوعاً.

اول: اس سند میں علی بن زید راوی رافضی، متروک، ضعیف اور نا قابل حجت اور کچھ بھی نہیں ہے اس پر جرح حدیث نمبر (۲) پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: سند میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف اور مدلس ہے ② عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

پانچواں طریق

اخرجه البزار فی "مسنده" (232)، الطبرانی فی "الکبیر" و "الاوسط" من طریق عباد بن منصور عن ابی رجاء عن سمرة بن جندب مرفوعًا.

اس سند میں عباد بن منصور راوی مدلس ہے ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا① اور کچھ چیز نہیں ضعیف ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے اس کا حافظہ بگڑ گیا تھا② امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے اور حدیث میں قوی نہیں ہے اس پر قدریہ ہونے کی تہمت لگائی گئی ہے③ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: ضعیف ہے④ امام ابو اسحاق ابراہیم بن عبداللہ نے کہا: میں نے امام یحییٰ بن معین سے پوچھا اس کی حدیث کیسی ہے انہوں نے کہا: ضعیف الحدیث ہے⑤ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے اور قدری تھا⑥ امام جوز جانی نے کہا: سیئ الحفظ اور عمر کے آخر میں حافظہ بگڑ گیا تھا⑦ امام ابن حبان نے کہا: قدری تھا اور اس کی طرف دعوت دینے والا تھا⑧ امام ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث لکھی جائے۔ امام نسائی نے کہا: قابل حجت نہیں اور قوی نہیں ہے۔ امام دارقطنی نے کہا: قوی نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: قدری اور مدلس تھا اس کی حدیثیں منکر ہیں۔ امام ابن سعد نے کہا: ضعیف ہے اور اس کی حدیثیں منکر ہیں⑨ امام عجلی نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں اس کی حدیثیں لکھی جائے⑩ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: صدوق اس پر قدریہ کی تہمت لگائی گئی ہے اور مدلس تھا آخری عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا⑪ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑫ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے⑬

---

❶تعریف اهل التقدیس ص۱۶۶ ❷کتاب الضعفاء والمتروکین ص۲۹۸ ❸تاریخ یحییٰ بن معین ۲/ ۲۹/ ۸۲/ ۱۰۳ ❹المعرفة والتاریخ ۲/ ۷۴ ❺سوالات ابن الجنید ص۱۱۹ ❻سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص۵۲ ❼احوال الرجال ص۱۱۲ ❽تهذیب التهذیب ۳/ ۷۲ ❾تهذیب التهذیب ۳/ ۷۱، ۷۲ ❿تاریخ الثقات ص۲۴۷ ⓫تقریب التهذیب ص۱۶۳ ⓬کتاب الضعفاء الکبیر ۳/ ۱۳۷ ⓭الکاشف ۲/ ۵۲

28. من منع فضل مائة او فضل كلئه منعه الله فضله يوم القيامة.

''جس نے (اپنی ضرورت سے) زائد پانی یا گھاس روک لی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اس سے اپنے فضل کو روک لے گا۔''

28۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث نمبر 1422، جلد 3، ص 409، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه احمد فی "مسند" (2/179, 221) من طریق لیث بن ابی سلیم عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن عبدالله بن عمرو مرفوعًا.

اس سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف، مدلس ہے ① اور اختلاط کا شکار ہو گیا تھا ② امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام جوزجانی نے کہا: حدیث میں ضعیف تھا ④ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام سفیان بن عیینہ نے کہا: ضعیف ہے ⑤ امام ابن حبان نے کہا: عمر کے آخر میں مختلط ہو گیا تھا سندوں کو بدل دیتا اور مرسل روایت کو مرفوع کر دیتا تھا نیز امام یحییٰ بن سعید القطان، امام عبدالرحمٰن بن مہدی، امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔

---

① التدلیس فی الحدیث ص۳۳۷ ② نهایة الاغتباط ص ۲۹۵، و الکواکب النیرات ص۴۹۳ ③ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۳۰۲ ④ احوال الرجال ص ۹۱، ⑤ کتاب الضعفاء الکبیر ۴/۱۲

اور امام احمد بن حنبل نے کہا: سخت ضعیف الحدیث بہت غلطیاں کرنے والا تھا① امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے قوی نہیں ہے② پھر ابن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: مضطرب الحدیث تھا اور امام عثمان بن ابی شیبہ نے کہا: ثقہ صدوق لیکن قابل حجت نہیں ہے③

امام دارقطنی نے کہا: سیئ الحفظ اور ضعیف ہے قوی نہیں ہے④ امام ابن سعد نے کہا: نیک آدمی تھا لیکن حدیث میں ضعیف تھا⑤ امام ابو حاتم نے کہا: ضعیف الحدیث تھا پھر امام ابو حاتم اور امام ابوزرعہ رازی نے کہا: "لایشغل به هو مضطرب الحديث" پھر امام ابوزرعہ نے کہا: حدیث میں کمزور تھا اہل علم کے نزدیک قابل حجت نہیں۔ امام حاکم ابو احمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے اور امام حاکم ابو عبداللہ نے کہا: اس کے برے حافظہ پر محدثین کا اجماع ہے۔ امام یعقوب بن شیبہ نے کہا: صدوق ضعیف الحدیث تھا۔ امام ساجی نے کہا: سچا ہے اس میں کمزوری، برے حافظہ والا اور بہت غلطیاں کرتا تھا۔ امام یحییٰ بن سعید القطان اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے اور امام ابن معین نے کہا: منکر الحدیث مگر صاحب سنت تھا⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: صدوق عمر کے آخری حصے میں سخت اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس کی حدیث میں تمیز نہیں کی گئی لہٰذا ترک کر دیا گیا⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔⑧

---

❶ كتاب المجروحين ٢/ ٢٣١ ❷ سوالات ابن الجنيد ص ١٢٥، ١٥٦ ❸ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١٦٢ ❹ سنن الدارقطني ١/ ٦٧، ٢/ ٣١٩ ❺ طبقات ابن سعد ٦/ ٣٧١، ٣٧٢ ❻ تهذيب التهذيب ٤/ ٦١٢، ٦١٣ ❼ تقريب التهذيب ص ٢٨٧ ❽ المغني في الضعفاء ٢/ ٢٣٥

دوسرا طریق

مسند احمد (183/2) من طریق محمد بن راشد عن سلیمان بن موسی ان عبدالله بن عمرو مرفوعًا.

یہ سند منقطع ہے کیونکہ سلیمان بن موسیٰ کی عبداللہ بن عمرو سے ملاقات نہیں ہوئی ①

تیسرا طریق

اخرجه ابو الشیخ فی "الطبقات" (2,1/63) عن حسن بن ابی جعفر عن عمرو بن دینار عن ابی صالح عنه.

اس طریق میں حسن بن ابی جعفر راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث، کذاب اور کچھ نہیں ہے۔

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ③ امام جوزجانی نے کہا: ضعیف واہی الحدیث ہے ④ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑤ امام ابو زرعہ رازی نے کہا: قوی نہیں ہے ⑥ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف، ضعیف ہے ⑦

امام ابو نعیم نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑧ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑨
امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: کچھ چیز نہیں ہے امام ابوعبداللہ نے کہا: ضعیف ہے ⑩

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة للألباني ٣/٢٠٩ ② كتاب الضعفاء والمتروكين ص٢٨٨ ③ كتاب الضعفاء للبخاری ص٢٦ ④ احوال الرجال ص ١١٦ ⑤ سوالات ابن الجنيد ص٦٢ ⑥ كتاب الضعفاء للرازی ٢/٥١٢ ⑦ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شيبة، ص٦٢ ⑧ كتاب الضعفاء لابی نعيم [illegible]

امام عمرو بن علی نے کہا: صدوق منکر الحدیث تھا اور امام یحییٰ بن سعید اس سے حدیث روایت نہیں کرتے تھے پھر کہا: ضعیف ہے۔ امام احمد بن حنبل اور امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا۔ امام ساجی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام عجلی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا: ضعیف ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا قابل حجت نہیں ہے ① امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ ②

امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ”ضعیف الحدیث مع عبادته و فضله“ ③
امام فلاس نے کہا: صدوق منکر الحدیث ہے ④ طاہر بن علی نے کہا: متروک ہے ⑤

❀❀❀

29. اذا راعه شيئ قال الله ربی لا شريك له.

”جب آپ کو کوئی چیز خوفزدہ کر دیتی تو یہ پڑھتے اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔“

....

29۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5، حدیث نمبر 2070، ص 102 پر نقل کیا ہے اور ”صحیح“ کہا ہے۔

---

① تهذيب التهذيب ۱/ ۴۷۹ ② المغني في الضعفاء ۱/ ۲۴۵ ③ تقريب التهذيب ص ۶۹ ④ خلاصه تذهيب تهذيب الكمال ۱/ ۲۰۹
⑤ تذكرة الموضوعات ص ۲۴۹

پہلا طریق

اخرجه النسائی فی "عمل الیوم واللیلة" (657) و عنه ابن اسنی فی "عمل الیوم واللیلة" (330) و ابو نعیم (219/5) عن سهل بن هاشم حدثنا سفیان الثوری عن ثور بن یزیدعن خالد بن معدان عن ثوبان مرفوعًا.

اس سند میں سفیان ثوری مدلس ہے ① عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❀❀❀

30. لاتلاعنوا بلعنة الله، ولابغضبه، ولابالنار وفي رواية بجهنم.

"تم ایک دوسرے پر اللہ کی لعنت، اس کے غضب اور جہنم کی آگ کے ساتھ لعن طعن نہ کرو۔"

30۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد2، حدیث نمبر893، ص555، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه ابو داود (4906)، والترمذی (357/1) والحاکم (48/1) واحمد (15/5) والبیهقی فی "الشعب" (5160/295/4) عن هشام ثنا قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب مرفوعًا.

① تعریف اهل التقدیس ص ۱۱۳

اس سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے ① عن سے روایت کر رہا ہے۔لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه البغوی فی "شرح السنة" (3557/135/13) من طریق عبدالرزاق وهذا فی "المصنف" (19531/412/10) عن معمر عن ایوب عن حمید بن هلال یرفع الحدیث قال فذکره.

اول: اس سند میں عبدالرزاق راوی مدلس ہے ②

دوم: یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔مرسل روایت کے ضعیف ہونے کی وضاحت حدیث نمبر (14) چوتھے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

❀❀❀

31. کان بابه یقرع بالاظافیر.

''آپ ﷺ کا دروازہ ناخنوں کے ساتھ کھٹکھٹایا جاتا تھا۔''

31۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 5، حدیث نمبر 2092، ص 127 پر نقل کیا ہے۔

---

① تعریف اهل التقدیس ص ۱۴۶ ② تعریف اهل التقدیس ص ۱۲۲

پہلا طریق

اخرجه البخاری فی "الادب المفرد" (1080) وفی التاریخ (228/1/1) و ابو نعیم فی "اخبار اصفهان" (2/110، 365) عن ابی بکر بن عبدالله الاصفهانی عن محمد بن مالك بن المنتصر عن انس بن مالك مرفوعًا.

اول: اس سند میں محمد بن مالک بن المنتصر راوی مجہول ہے ①

دوم: اس سند میں دوسرا راوی ابوبکر بن عبداللہ الاصفہانی بھی مجہول ہے ②

سوم: علامہ ابن حجر عسقلانی نے محمد بن مالک بن المنتصر کو پانچویں طبقہ میں شمار کیا ہے اور پانچویں طبقہ کے متعلق انہوں نے وضاحت کی ہے کہ ایسے راوی کا ایک یا دو صحابہ کرام کو صرف دیکھنا ثابت ہے ان سے حدیث کا سماع ثابت نہیں۔

دوسرا طریق

اخرجه الحاكم فی "معرفة علوم الحديث" (ص 19) عن محمد بن احمد الزيتبعی ثنا زكريا بن محمد يحيى المقرى ثنا الاصمعی حدثنا كيسان مولى هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن المغيرة بن شعبة قال: فذكره.

اول: اس سند میں کیسان راوی ضعیف ہے۔ امام ابو الفتح الازدی نے کہا: ضعیف ہے ③

دوم: سند میں دوسرا راوی الاصمعی مجہول الحال ہے ④

---

① تقریب التہذیب ص ۳۱۷ ② تقریب التہذیب ص ۳۹۲ ③ میزان الاعتدال

تیسرا طریق

حدثنا حمید بن الربیع ثنا ضرار بن صرد ثنا المطلب بن زیاد عن عمرو بن سوید عن انس.

اول: اس سند میں عمرو بن سوید راوی معروف نہیں (یعنی مجہول ہے) ①

دوم: سند میں ضرار بن صرد راوی کذاب، متروک اور قابل حجت نہیں۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: متروک الحدیث ہے ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب، حدیث چور تھا اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور ثقہ نہیں ہے ③ پھر امام ابن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ④ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے پھر کہا: ثقہ نہیں۔ امام حسین بن محمد نے کہا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ امام ابوحاتم نے کہا: صدوق صاحب قرآن وفرائض اس کی حدیث لکھی جائے اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام حاکم ابواحمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ساجی نے کہا: اس کے پاس منکر روایتیں ہیں امام ابن قانع نے کہا: ضعیف، شیعہ تھا ⑤ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥

سوم: حدیث میں حمید بن ربیع کذاب اور حدیث چور تھا۔

امام نسائی نے کہا: کچھ چیز بھی نہیں ⑦ امام برقانی نے کہا: تمام شیوخ یہ کہتے تھے کہ حدیث میں گیا گزرا ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب تھا۔ امام ابن عدی نے

---

① سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱۲۸/۵ ② کتاب الضعفاء الکبیر ۲۲۲/۲ ③ کتاب الضعفاء والکذابین ص ۱۱۳ ④ سوالات ابن الجنید ص ۵۸ ⑤ تہذیب التہذیب ۵۴۳/۲ ⑥ المغنی فی الضعفاء ۲۹۶/۱ ⑦ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۸۸

کہا: حدیث چور تھا اور موقوف روایات کو مرفوع کر دیتا تھا①

❀❀❀

32. انزلت صحف ابراهيم اول ليلة من رمضان، و انزلت التوراة لست مضين من رمضان، و انزل الانجيل لثلاث عشرة ليلة خلت من رمضان، وانزل الزبور لثمان عشرة خلت من رمضان، وانزل القرآن لاربع وعشرين خلت من رمضان.

''ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی رات کو، تورات چھ رمضان کو، انجیل رمضان کے تیرہ دن گزرنے کے بعد (یعنی چودھویں تاریخ) کو، زبور انتیس رمضان کو اور قرآن مجید چوبیس دن گزرنے کے بعد (یعنی پچیس) رمضان کو نازل ہوا۔''

32۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 4، حدیث نمبر 1575، ص 104 پر نقل کر کے حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

رواه احمد (107/4) والنعالي في "حديثه" (2/131) وعبدالغني المقدسي في "فضائل رمضان" (1/53)، وابن عساكر (1/167/2)، عن عمران القطان عن قتادة عن ابى المليح عن واثلة مرفوعًا.

اس سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے۔② اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه ابن عساكر (1/352/5,1/167/2) من طريق علی بن ابی طلحة عن ابن عباس.

یہ طریق مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔امام ابوحاتم نے کہا: علی بن ابی طلحہ کی ابن عباس سے روایت مرسل ہے ①

❀❀❀

33. "ليودن اهل العافية يوم القيامة ان جلودهم قرضت بالمقاريض، مما يرون من ثواب اهل البلاء."

"آزمائش زدہ لوگوں کے ثواب کو دیکھ کر صحت مند لوگ قیامت والے دن یہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارے چمڑوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔"

33۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5، حدیث نمبر 2206، ص 240، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

رواه الترمذی (2404)، والخطیب فی "التاریخ" (400/4)، وكذا ابن عساكر (1/9/9)، عن عبدالرحمن بن مغراء نا الاعمش عن ابی الزبیر عن جابر بن عبدالله مرفوعاً.

① كتاب المراسيل ص ۱۴۰، جامع التحصيل فی احكام المراسيل ص ۲۴۰

اول: اس سند میں اعمش اورابوزبیر دونوں راوی مدلس ہیں ① لہذا معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: عبدالرحمن بن مغراء صدوق تکلم فی حدیثه عن الاعمش ②

دوسرا طریق

اخرجه الطبرانی فی "الکبیر" (2/178/3)، حدثنا سری بن سهل الجند یسابوری ثنا عبدالله بن رشید نا مجاعة بن الزبیر عن قتادة عن جابر بن زید عن ابن عباس مرفوعًا.

اول: اس سند میں راوی قتادہ مشہور مدلس ہے ③

دوم: سند میں سری بن سہل راوی کے متعلق امام بیہقی نے کہا ہے یہ قابل حجت نہیں ہے ④

سوم: سند میں عبداللہ بن رشید کے متعلق بھی امام بیہقی نے کہا ہے کہ قابل حجت نہیں ہے ⑤

❀❀❀

34. ازهد فی الدنیا یحبك الله، وازهد فیما عندالناس یحبك الناس.

''دنیا کا لالچ نہ کر، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے، اُس کا بھی لالچ نہ کر لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔''

....

34۔ ضعیف ہے۔

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۴۲، ۶۱ ② تقریب التهذیب ص ۲۱۰ ③ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۵۸ ④ لسان المیزان

علامہ البانی نے اس حدیث کو سلسلة الاحادیث الصحیحة میں جلد 2، حدیث نمبر 944، ص 624 پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه ابن ماجة (4102)، وابو الشیخ فی "التاریخ" (ص183)، والمحاملی فی "مجلسین من الامالی" (2/140)، والعقیلی فی "الضعفاء" (117)، والرویانی فی "مسنده" (2/814)، وابن عدی فی "الکامل" (2/117)، وابن سمعون فی "الامالی" (1/157/2)، والطبرانی فی "الکبیر" (5972/237/8)، وابو نعیم فی "الحلیة" (136/7,253-252/3)، وفی "اخبار اصبهان" (245-244/2)، والحاکم (313/4)، والبیهقی فی "الشعب" (10522/344/7)، من طرق خالد بن عمرو القرشی عن سفیان الثوری عن ابی حازم عن سهل بن سعد الساعدی مرفوعًا.

اول: اس سند میں سفیان ثوری مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: سند میں خالد بن عمرو راوی منکر الحدیث، کذاب اور متروک ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے ② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ③ امام یحیٰی بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے ④

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۳۹، ۴۰ ② کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۷۹ ③ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۳۸ ④ تاریخ یحیی بن معین ۱/ ۳۷۵

امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں، نیز امام احمد بن حنبل نے کہا: ثقہ نہیں ہے اس کی روایت کردہ احادیث باطل ہیں ① امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے موضوع (جھوٹی) احادیث روایت کرنے میں منفرد تھا اس لیے قابل حجت نہیں ہے ② امام ساجی اور امام ابوزرعہ نے کہا: منکر الحدیث ہے اور امام ابو حاتم نے کہا: متروک الحدیث، ضعیف ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا: کچھ چیز نہیں۔ امام صالح بن محمد بغدادی نے کہا: جھوٹی روایت گھڑتا تھا۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی حدیثیں منکر ہیں اور پھر کہا: اس کی تمام حدیثیں باطل ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیثیں موضوع (جھوٹی) ہیں اور امام عجلی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ضعفاء والمتروکین میں کیا ہے ④ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ⑤

دوسرا اور تیسرا طریق:

دوسرا اور تیسرا طریق بھی سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے نیز تیسرے طریق میں عبداللہ بن واقد ابوقتادہ راوی بھی مدلس ہے ⑥ اور متروک، سخت ضعیف، اختلاط کا شکار تھا۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا ⑦ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑧ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ⑨ امام جوزجانی نے کہا: "غير مقنع لانه برك فلم ينبعث" ⑩ امام علی بن مدینی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑪

---

❶ كتاب الضعفاء الكبير ۱۱۰/۲، ❷ كتاب المجروحين ۲۸۳/۱ ❸ تهذيب التهذيب ۶۸،۶۷/۲ ❹ الضعفاء والمتروكون ص ۱۹۹ ❺ الكاشف ۲۰۲/۱ ❻ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص۷۸ ❼ كتاب الضعفاء للبخاري ص ۶۲ ❽ كتاب الضعفاء والمتروكين ص۲۹۵ ❾ تاريخ يحيىٰ بن معين ۷۴/۲ ❿ كتاب احوال الرجال ص ۱۸۰ ⓫ سوالات محمد بن عثمان بن ابي شيبة ص۱۶۷

امام یعقوب بن سفیان فسوی نے کہا: ضعیف ہے ① امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ② امام ابوحاتم نے کہا: ”عبداللہ بن واقد یروی عن هشام وابن جریج منکر“ ③ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ④ امام ذہبی نے بھی اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک مختلط اور مدلس تھا ⑥ امام ابو زرعہ نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اور امام ابوحاتم نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام جوزجانی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام حاکم ابواحمد نے کہا: ”حدیثه لیس بالقائم“ ⑦

چوتھا طریق

ایک راوی کے مجہول اور دوسرا راوی ”متکلم فیہ“ ہونے کے اور پانچواں طریق مرسل ہونے اور ایک راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ⑧

❀❀❀

---

① کتاب المعرفة والتاریخ ۳/ ۱۲۲ ② موسوعة اقوال الدارقطنی ۲/ ۳۸۲ ③ کتاب الضعفاء لابی نعیم ص ۱۰۱ ④ کتاب الضعفاء الکبیر ۲/ ۳۱۳ ⑤ المغنی فی الضعفاء ۱/ ۵۷۹ ⑥ تقریب التهذیب ص ۱۹۳ ⑦ تهذیب التهذیب ۳/ ۲۹۲، ۲۹۳
⑧ سلسلة الاحادیث الصحیحة للألبانی ۲/ ۶۲۲، ۶۲

35. يخرج عنق من النار يوم القيامة لها عينان تبصران واذنان تسمعان ولسان ينطق يقول اني وكلت بثلاثة بكل جبار عنيدوبكل من دعا مع الله الها آخر و بالمصورين.

''قیامت کے دن جہنم سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھ رہی ہوگی اور دو کان ہوں گے جن سے وہ سن رہی ہوگی اور زبان ہوگی جس سے کلام کر رہی ہوگی اور کہہ رہی ہوگی: مجھے تین قسم کے آدمیوں پر مسلط کیا گیا ہے متکبر سرکش پر اور اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو پکارنے والے پر اور تصویر بنانے والے پر۔''

35۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 6، ق 1، حدیث نمبر 2699، ص 447، اور جلد 2، حدیث نمبر 512، ص 39، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق

اخرجه الترمذی (95/2)، واحمد (336/2)من طريق عبدالعزيز بن مسلم عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هريره مرفوعًا.

اس سند میں اعمش راوی مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

الاعمش عن عطية عن ابی سعيد عن النبی ﷺ نحو هذا وروى اشعث بن سوار عن عطية عن ابی سعيد الخدری مرفوعًا.

---

① الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين ص ۴۳

اول: اس طریق میں اعمش راوی مشہور مدلس ہے جیسا کہ اسی حدیث کے پہلے طریق میں بیان ہوا اور اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے ①

دوم: عطیہ بن سعد راوی ضعیف، شیعہ اور مشہور مدلس ہے ② عطیہ بن سعید راوی پر جرح حدیث نمبر (9) کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

تیسرا طریق

اخرجه احمد(110/6)، من طريق ابن لهيعة عن خالد بن ابي عمران عن القاسم بن محمد عن عائشة مرفوعًا.

اس طریق میں ابن لھیعۃ راوی جو کہ ضعیف راویوں سے تدلیس میں مشہور ہے ③ اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت بھی معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

چوتھا طریق

حفص بن غياث عن اشعث بن سوار عن اشعث عن ابي سعيد مرفوعًا.

اول: اس سند میں حفص بن غیاث راوی مدلس ہے ④ اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: اشعث بن سوار ضعیف ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

سوم: اشعث بن سوار کا استاد اشعث راوی مجہول ہے ⑤ پانچویں طریق میں اعمش راوی مدلس اور عطیہ بن سعد ضعیف، شیعہ اور مدلس ہے جیسا کہ اسی حدیث میں دوسرے طریق کے تحت گزر چکا ہے۔

❀❀❀

---

❶ تهذيب التهذيب ١/٢٢٣، ٢٢٢ ❷ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص ٧١ ❸ الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص٧٧ ❹ الفتح المبين في

36. اذا مات ولد الرجل يقول الله تعالى للملائكة: أ قبضتم ولد عبدى؟فيقولون :نعم، فيقول: أقبضتم ثمرة فواده؟ فيقولون نعم. فيقول: فماذا قال عبدى؟ قال: حمدك واسترجع فيقول الله :ابنوا لعبدى بيتا فى الجنة و سموه بيت الحمد.

”جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی ہے؟ فرشتے جواب میں ہاں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم نے اس کے دل کا ثمرہ اور ٹکڑا قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں ہاں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: میرے بندے نے اس وقت کیا کہا تھا؟ فرشتے کہتے ہیں! اس نے تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (قابل تعریف گھر) رکھو۔“

36۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 3، حدیث نمبر 1408، ص 398 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

رواه الثقفى فى ”الثقفيات “ (2/15/3)عن عبدالحكم بن ميسرة الحارثى ابى يحيى ثنا سفيان عن علقمة بن مرثد عن ابى بردة عن ابى موسىٰ الاشعرى مرفوعاً.

اول: اس سند میں راوی سفیان مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

---

① الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص ٣٩

دوم: دوسرا راوی عبدالحکم بن میسرہ ابویحیٰی ضعیف ہے اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی (۱)

دوسرا طریق

اخرجه الترمذی (190/1) و نعیم بن حماد فی "زوائد الزهد" (108)و ابن حبان (726) من طریق حماد بن سلمة عن ابی سنان حدثنی الضحاك بن عبدالرحمن عن ابی موسی الاشعری مرفوعاً .

اول : ضحاک بن عبدالرحمٰن کا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے (۲)

دوم: دوسرا راوی عیسیٰ بن سنان الحنفی ابوسنان القسملی ضعیف اور قابل حجت نہیں ہے امام یحیٰی بن معین نے کہا: ضعیف ہے (۳) امام یعقوب بن سفیان نے کہا: لین الحدیث ہے (۴) امام ابوزرعہ رازی نے کہا: مختلط ضعیف الحدیث ہے (۵) امام بیہقی نے کہا: ضعیف ہے اور قابل حجت نہیں ہے (۶) امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے (۷) امام ابوعبداللہ نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام عجلی نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے امام ساجی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے (۸) امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: لین الحدیث ہے (۹) امام ذہبی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے (۱۰)

❀❀❀

---

(۱) لسان المیزان، ۳/۳۹۲ (۲) سنن الکبری للبیهقی ، ۱/۲۸۴، ۲۸۵ (۳) کتاب الضعفاء والکذابین ،ص ۱۳۵ (۴) کتاب المعرفة والتاریخ ، ۲/۲۶۲ (۵) کتاب الضعفاء للرازی، ۲/۳۸۲ (۶) سنن الکبری للبیهقی ، ۱/۲۸۵ (۷) کتاب الضعفاء الکبیر، ۳/۳۸۳ (۸) تهذیب التهذیب، ۳/۳۵۱ (۹) تقریب التهذیب،

37. لا يرد القضاء الا الدعاء ولا يزيد فی العمر الا البر.

”تقدیر کو دعا کے علاوہ کوئی چیز نہیں بدل سکتی اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔“

....

37۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 1، ق 1، حدیث نمبر 154، ص 286 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ اسی طرح محمد اقبال کیلانی نے ”دعا کے مسائل“ ص 34 پر اور پروفیسر حافظ سعید صاحب نے تفسیر سورۃ التوبہ میں ص 391 پر نقل کیا ہے اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

اخرجه الترمذی (20/2) و الطحاوی فی ”المشکل“ (169/4) و ابن حیویة فی ”حدیثه“ (2/4/3) و عبدالغنی المقدسی فی ”الدعا“ (143,142) کلهم من طریق ابی مودود عن سلیمان التمیمی عن ابی عثمان النهدی عن سلیمان به.

اول: سند میں سلیمان التیمی راوی مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن کی وجہ ضعیف ہے۔

دوم: سند میں ابو مودود فضة راوی ضعیف ہے امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام ابو حاتم کہتے ہیں: ضعیف ہے ② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: یہ راوی کمزور ہے ③

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۴۲ ② کتاب الجرح والتعدیل

دوسرا طریق

رواه ابن ماجة (4022) و مسند احمد (282,280,277/5) وابن ابی شیبة فی "المصنف" (2/157/12) ومحمد بن یوسف الفیریابی فی "ما اسند سفیان" (2/43/1) و الطحاوی فی "المشکل" (169/4) و الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (2/147/1) و ابو محمد العدل المخلدی فی "الفوائد" (2/268,2/246,2/243/2) و الرویانی فی "مسند" (1/133/25) والحاکم (493/1) و ابو نعیم فی "اخبار اصبهان" (60/2) والبغوی فی "شرح السنة" (2/81/4) والقضاعی (1/71) وعبدالغنی المقدسی فی "الدعاء" (143,142) من طریق سفیان الثوری عن عبدالله بن عیسی عن ابن ابی الجعد عن ثوبان مرفوعاً.

اول: سند میں عبداللہ بن جعد راوی مجہول ہے ①

دوم: دوسرا راوی سفیان ثوری مدلس ہے ② اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تیسرا طریق

اخرجه الرویانی (1/162) من طریق عمر بن شبیب ثنا عبدالله بن عیسی عن حفص و عبیدالله بن اخی سالم عن سالم عن ثوبان به.

اول: یہ سند منقطع ہے کیونکہ سالم بن ابی جعد راوی کا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ ③

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة للألباني ١/ق١/٢٨٧ ② الفتح المبين في

دوم: سند میں حفص وعبید اللہ بن اخی سالم دونوں راوی مجہول ہیں ①

سوم: سند میں تیسرا راوی عمر بن شبیب ضعیف، واہی الحدیث ہے۔امام یعقوب بن سفیان نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ② امام ابوزرعہ رازی نے کہا: واہی الحدیث تھا ③ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ نہیں ہے ④ پھر کہا: کچھ چیز نہیں ⑤ امام یعقوب نے کہا: اس کی حدیث کچھ بھی نہیں۔ امام ابوزرعہ نے کہا: لین الحدیث ہے۔امام ابو حاتم نے کہا: اس کی حدیث لکھی جائے لیکن قابل حجت نہیں ہے۔امام نسائی نے کہا: قوی نہیں ہے۔امام ابن حبان نے کہا: شیخ صدوق لیکن بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا تھا۔امام ابن شاھین نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑦ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑧

چوتھا طریق

اخرجه ابن عدی (ق 1/34) من طریق ابی علی الدارسی حدثنا طلحة بن زید عن ثور عن راشد بن سعد عن ثوبان.

اول: اس سند میں ابو علی الدارسی بشر بن عبید راوی منکر الحدیث اور کذاب ہے۔امام الازدی نے کہا: کذبه اور امام ابن عدی نے کہا: "منکر الحدیث" "بین الضعف جدًا". ⑨

امام ذہبی نے اس کی موضوع (جھوٹی) حدیثوں کی نشاندہی کی ہے۔

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة للالباني ١/ق ١/٢٨٧ ② كتاب المعرفة و التاريخ ١٤٧/٣ ③ كتاب الضعفاء للرازي ٤٣٥/٢ ④ سوالات ابن الجنيد ص ٨٠ ⑤ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١٢١ ⑥ تهذيب التهذيب ٤/ ٢٩٠ ⑦ تقريب التهذيب ص ٢٥٤ ⑧ المغني في الضعفاء ١١٩/٢ ⑨ ميزان

دوم: سند میں دوسرا راوی طلحہ بن زید ضعیف الحدیث، منکر الحدیث اور موضوع (جھوٹی) حدیثیں گھڑتا تھا۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ① امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ② امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ امام ابن حبان نے کہا: سخت منکر الحدیث ہے ④ امام ابونعیم نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑤ امام ابن شاھین نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام احمد نے کہا: کچھ چیز نہیں موضوع (جھوٹی) حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام علی بن مدینی اور امام ابوحاتم نے کہا: منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث تھا۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں۔

امام صالح بن محمد نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام برقانی نے کہا: ضعیف ہے امام ابوداؤد نے کہا: جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا امام ساجی نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے امام احمد اور امام علی اور امام ابوداؤد نے کہا: جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا ⑨

سوم: راشد بن سعد کا ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں لہٰذا یہ سند منقطع بھی ہے ⑩

38. **من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس.**

”جس نے فجر کی دو رکعتیں ادا نہیں کیں وہ سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔“

....

38۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5، حدیث

---

① كتاب الضعفاء للبخاری ص ٥٦ ② موسوعة اقوال الدارقطني ٣٣٦/١ ③ كتاب الضعفاء والمتروكين ص ٢٩٤ ④ كتاب المجروحين ٣٨٣/١ ⑤ كتاب الضعفاء لابن نعيم ص ٩٦ ⑥ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١١٤ ⑦ تهذيب التهذيب ١٤/٣ ⑧ المغني في الضعفاء ٥٠١/١ ⑨ تقريب التهذيب ص ١٥٧ ⑩ كتاب المراسيل ص ٥٩

نمبر 2361،ص 478، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه الترمذی (423) و ابن خزيمة (1117) وابن حبان (613) والحاكم (307,274/1) والبيهقی (484/2) عن عمرو بن عاصم ثنا همام عن قتادة عن النضر بن انس عن بشير بن نهيك عن ابی هريرة مرفوعاً.

اس سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے [1] اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تنبیہ : جس سے فجر کی سنتیں رہ جائیں وہ انہیں فجر کی نماز کے بعد ادا کر لے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: قیس بن عمرو بن سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو جماعت کھڑی کی گئی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ انور صحابہ کرام کی طرف پھیرا تو مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا: قیس ٹھہر جائیں کیا دو نمازیں اکٹھی؟ میں نے عرض کیا میں نے فجر کی دو رکعتیں ادا نہیں کی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔(سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء فيمن تفوته الركعتان قبل الفجر يصليهما بعد الصلوٰة الصبح، مستدرك حاكم ۱/۳۸۲،۳۸۳، اسناده صحيح)

39. كان اذا صعد المنبر سلم

”جب منبر پر چڑھتے (خطبہ سنانے کے لئے) تو السلام علیکم فرماتے۔“

....

39- ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 5, حدیث نمبر 2076،ص 106، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه ابن ماجة (1109)و تمام فی " الفوائد " (2/60)و ابن عدی (1/211) والبغوی فی "شرح السنة" (1/123/1) عن عمرو بن خالد ثنا ابن لهيعة عن محمد بن زيد بن المهاجر عن محمد بن المنكدر عن جابر مرفوعاً.

اس روایت کی سند میں عبداللہ بن لھیعة مدلس ہے ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا① اور عن سے روایت کرر ہا ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه ابن ابی شیبة فی " المصنف"(114/2) حدثنا ابو اسامة قال حدثنا مجالد عن الشعبی مرسلاً۔

اول: یہ طریق مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے مرسل روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل حدیث نمبر (14) چوتھے طریق کے تحت گزر چکی ہے وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: اس سند میں مجالد بن سعید ضعیف، واہی الحدیث اور نا قابل حجت ہے نیز عمر کے آخری میں حصہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا② امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ القطان کہتے ہیں ضعیف ہے۔ امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: کچھ بھی نہیں③ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف واہی الحدیث ہے④ امام دارقطنی نے کہا: قوی نہیں ہے⑤ پھر کہا: ثقہ نہیں اور ضعیف ہے⑥

---

❶ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۷۷ ❷ الکواکب النیرات ص ۵۰۴ ❸ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۱۰ ❹ کتاب الضعفاء والکذابین ص ۱۸۱ ❺ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ص ۳۷۳ ❻ موسوعة اقوال الدارقطنی ۵۴۰/۲

امام ابن حبان نے کہا: برے حافظے والا، سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا اس سے احتجاج کرنا جائز نہیں ① امام جوز جانی اس کی احادیث کو ضعیف کہتے تھے ② امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام یحییٰ نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے اور اس کی حدیث قابل حجت نہیں امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف ہے ④ امام ابن ابی حاتم نے کہا: میں نے اپنے والد امام ابو حاتم سے پوچھا کہ مجالد قابل حجت ہے تو انہوں نے کہا: نہیں لیکن وہ مجھے بشیر بن حرب وغیرہ سے زیادہ محبوب ہے اور حدیث میں قوی نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی عام احادیث غیر محفوظ ہیں۔ امام محمد بن سعد نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے ⑤ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑦

تیسرا طریق:

اخرجه ابن ابی شیبة فی "المصنف" (114/2) حدثنا غسان بن مضر عن سعید بن یزید عن ابی نضرة قال: کان عثمان رضی اللہ عنہ.

یہ روایت بھی مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ کیونکہ ابونضرۃ کی روایات عثمان رضی اللہ عنہ سے مرسل ہیں ⑧

چوتھا طریق بھی مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے نیز باقی سند بھی قابل غور ہے۔

❀❀❀

---

① کتاب المجروحین ۳/۱۰ ② کتاب احوال الرجال ص۸۹ ③ کتاب الضعفاء والمتروکین ص۳۰۴ ④ کتاب الضعفاء الکبیر ۴/۲۳۳، ۲۳۴ ⑤ تہذیب التہذیب ۵/۴۷ ⑥ المغنی فی الضعفاء ۲/۲۴۷ ⑦ کتاب الضعفاء للرازی ۲/۶۶۳ ⑧ جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص۲۸۷

40. صدقة السر تطفیء غضب الرب.

''پوشیدہ طریقہ سے کیا ہوا صدقہ رب تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔''

40۔ ضعیف ہے.

اس حدیث کو علامہ البانیؒ نے سلسلة احادیث الصحیحة جلد 4، حدیث نمبر 1908، ص535، پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے لیکن اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق

اخرجه الطبرانی فی ''المعجم الصغیر'' (ص214) و ''الاوسط'' (1/93/1) والقضاعی فی ''مسند الشهاب'' (ق 1/11) من طریق اصرم بن حوشب ثنا قرة بن خالد عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین قال: قلت لعبدالله بن جعفر مرفوعاً.

اس سند میں اصرم بن حوشب راوی کذاب، منکر الحدیث اور متروک الحدیث ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب خبیث ہے ② امام دارقطنی نے کہا: منکر الحدیث ہے ③ امام ابونعیم نے کہا: کچھ چیز نہیں ④ امام حاکم ابوعبداللہ نے کہا: یہ زیاد بن سعد وغیرہ سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا ⑤ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں پر جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا ⑥ امام عقیلی نے کہا: یہ امام اوزاعی سے موضوع احادیث روایت کرتا تھا ⑦

---

① کتاب الضعفاء للبخاری ص ١٩ ② تاریخ عثمان بن سعید الدارمی ص ٧٥ ③ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ص ١٥٥ ④ کتاب الضعفاء لابن نعیم ص ٦٤ ⑤ المدخل الی الصحیح ص ١٢٢ ⑥ کتاب المجروحین ١/ ١٨٩ ⑦ کتاب الضعفاء الکبیر ١/ ٥١

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث تھا① امام مسلم نے کہا: متروک ہے② امام جوزجانی نے کہا: ضعیف ہے③ امام ذہبی نے کہا: ''متھم''④ محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا⑤ محمد طاہر بن علی نے کہا: کذاب خبیث تھا⑥

دوسرا طریق :

اخرجه الحاکم فی "المستدرك" 568/3 من طريق اسحاق بن واصل عن ابی جعفر به .

اس سند میں اسحاق بن واصل شیعہ اور متروک ہے۔

اول: امام ابوالفتح الازدی نے کہا: متروک ہے⑦ امام ذہبی نے کہا: متروک ہے⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہا ہے: شیعہ کے رجال میں سے ہے⑨

دوم: اس سند میں اصرم بن حوشب راوی متروک اور کذاب ہے جیسا کہ اسی حدیث کے پہلے طرق میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

تیسرا طریق :

اخرجه العسکری فی "کتاب السرائر" (2-1/179) من طريق الحارث النميری عن ابی هارون العبدی عن ابی سعيد الخدری مرفوعا به.

اول: اس سند میں الحارث النمیری مجہول ہے⑩

---

❶ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص ۲۸۶ ❷ میزان الاعتدال ۲۷۲/۱ ❸ کتاب احوال الرجال ص ۲۰۵ ❹ دیوان الضعفاء والمتروکین ص ۴۰ ❺ المغنی فی الضعفاء ۱۲۱/۱ ❻ تذکرۃ الموضوعات ص ۲۴۲ ❼ المغنی فی الضعفاء ۱۱۲/۱ ❽ دیوان الضعفاء والمتروکین ص ۲۹ ❾ لسان المیزان ۳۷۸/۱ ❿ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی ج ۴ ح ۱۹۰۸

دوم: سند میں دوسرا راوی ابو ہارون العبدی، متروک الحدیث، منکر الحدیث، کذاب، رافضی، شیعہ تھا اس راوی پر جرح حدیث نمبر (15) تیسرے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

چوتھا طریق :

اخرجه ابن عساكر فی "تاريخ دمشق" (2/17/6) من طريق احمد بن محمد بن عيسى بن داود بن عيسى بن علی بن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب نا ابی محمد بن عيسى حدثنی جدی داود بن عيسى عن ابيه عيسى بن علی عن علی بن عبدالله بن عباس عن ابن عباس مرفوعاً.

اس سند میں احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن عیسیٰ اور داود بن عیسیٰ تینوں راوی مجهول ہیں ①

پانچواں طریق :

اخرجه ابن ابی الدنيا فی "قضاء الحوائج" و عنه ابو عبدالله الرازی فی "مشيخته" (1/168) من طريق عمرو بن هاشم الجنبی عن جويبر الضحاك عن ابن عباس مرفوعاً.

اول: اس سند میں جویبر بن سعید الازدی ابو القاسم متروک الحدیث اور سخت ضعیف ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا: قال علی بن مدينی عن يحيى القطان "كنت اعرف جويبر بحديثين ثم اخرج هذه الاحاديث بعد، فضعفه ②

امام ابن شاہین نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ① پھر ابن معین نے کہا: اس کی حدیث ضعیف ہے ② امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے ④ امام ابو زرعہ رازی نے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے ⑤ امام جوز جانی نے کہا: اس کی حدیث میں وقت ضائع نہ کیا جائے ⑥ امام یحییٰ اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی اس سے حدیث روایت نہ کرتے تھے ⑦ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں۔ ما اقرب بعضهم من بعض الى الضعف ⑧ امام ذہبی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑨ اور محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا ⑩

امام علی بن مدینی نے کہا: سخت ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا: ضعیف ہے۔ امام علی بن جنید نے کہا: متروک ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابن علی نے کہا: والضعف على حديثه و رواياته بين'' امام حاکم ابواحمد نے کہا: حدیث میں گیا گزرہ ہے ⑪ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑫ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: سخت ضعیف ہے۔ ⑬

---

❶ كتاب الضعفاء والكذابين ص۲۸ ❷ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمى ص۸۶ ❸ كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائى ص۲۸۷ ❹ الضعفاء والمتروكون للدارقطنى ص۱۷۱ ❺ كتاب الضعفاء للرازى ۷۷۷/۲ ❻ كتاب احوال الرجال ص۵۵ ❼ كتاب المجروحين ۲۱۷/۱ ❽ كتاب الضعفاء الكبير ۲۰۵/۱ ❾ ديوان الضعفاء والمتروكين ۷۹۹ ❿ الكاشف ۱۳۳/۱ ⓫ تهذيب التهذيب ۳۹۸/۱ ⓬ كتاب المعرفة والتاريخ ۱۳۶/۳ ⓭ تقريب التهذيب ص ۸۸

دوم: سند میں دوسرا راوی عمرو بن ہاشم ضعیف ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: **فیہ نظر یعنی متروک و متهم** ہے ① امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: صدوق ہے لیکن صاحب حدیث نہیں ہے ② امام ابن حبان نے کہا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی روایات کے مشابہ نہیں ہوتیں اس کی روایت سے حجت پکڑنا جائز نہیں ③

امام ابو حاتم نے کہا: حدیث میں کمزور ہے اس کی حدیث لکھی جائے۔ امام نسائی نے کہا: قوی نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: صدوق۔ امام محمد بن سعد نے کہا: سچا تھا لیکن بہت زیادہ خطائیں کرنے والا تھا۔ امام مسلم نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابو احمد حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ابن معین نے کہا: "**لم یکن به باس**" ④ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "**لین الحدیث افرط فیه ابن حبان**" ⑥

چھٹا طریق

اخرجه ابو بکر الذکوانی فی "اثنا عشر مجلسًا" (2/9) من طریق نضر بن حمید عن سعد عن الشعبی عنه به مرفوعاً.

اس طریق میں نضر بن حمید راوی منکر الحدیث، متروک الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ ⑦

---

❶ التاریخ الصغیر للبخاری ۲/۲۲۶ ❷ کتاب الضعفاء الکبیر ۳/۲۹۴ ❸ کتاب المجروحین ۲/۷۷ ❹ تہذیب التہذیب ۴/۳۸۷ ❺ المغنی فی الضعفاء [illegible]

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ① امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ② امام عقیلی نے بھی اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③

ساتواں طریق

اخرجه القضاعي في "مسند الشهاب" (1/11) من طريق نصر بن حماد بن عجلان العجلي قال نا عاصم بن تميم البجلي عن عاصم بن بهدلة عن ابي وائل عن ابن مسعود مرفوعاً.

اس طریق میں نصر بن حماد راوی کذاب اور متروک الحدیث ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے ④ امام عقیلی نے کہا: متروک ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب ہے ⑤ امام دارقطنی نے کہا: حدیث میں قوی نہیں ہے ⑥ امام ذہبی نے کہا: حافظ متہم ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ⑦ امام مسلم نے کہا: حدیث میں گیا گزرا ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام یعقوب بن شیبہ نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے۔ امام ابوحاتم اور امام ازدی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں ⑧ امام ابن حبان نے کہا: اسناد میں بہت زیادہ خطائیں اور وہم کرنے والا تھا اس صورت میں اس کی روایات زیادہ ہوگئی لہٰذا جب یہ اکیلا روایت کرے تو اس سے دلیل پکڑنا باطل ہے۔ ⑨

---

① میزان الاعتدال ۲۵۱/۴ ② المغنی فی الضعفاء ۴۵۸/۲ ③ کتاب الضعفاء الکبیر ۲۸۹/۴ ④ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۲۷ ⑤ کتاب الضعفاء الکبیر ۳۰۱/۴ ⑥ موسوعة اقوال للدارقطنی ۶۸۰/۲ ⑦ الکاشف ۱۷۶/۳ ⑧ تہذیب التہذیب ۶۱۴/۵ ⑨ کتاب المجروحین ۵۴/۳

امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے① امام ابن حجر عسقلانی نے کہا:

"ضعیف افرط الازدی فزعم انه یضع" ②

آٹھواں طریق

اخرجه لؤلؤ فی "الفوائد المنتقاء" (1/215/2) والطبرانی فی "الکبیر" (8014) من طریق حفص بن سلیمان عن یزید بن عبدالرحمن عن ابیه عنه مرفوعاً.

اس سند میں حفص بن سلیمان متروک الحدیث اور سخت ضعیف ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا③ امام یحییٰ بن معین سے ان کے شاگرد امام عثمان نے پوچھا اس کی حدیث کیسی ہے تو انہوں نے کہا: ثقہ نہیں ہے④ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف ہے⑤ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے⑥ امام جوزجانی نے کہا: "قد فرغ منه منذ دهر" ⑦ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے⑧ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں⑨ امام ابن حبان نے کہا: سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور مرسل روایات کو مرفوع کر دیتا تھا⑩ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے امام مسلم نے کہا: متروک ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام صالح بن محمد نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی

---

① المغنی فی الضعفاء ۲/۲۵۳ ② تقریب التہذیب ص ۳۵۲ ③ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۲۹ ④ تاریخ عثمان بن سعیدا لدارمی ص۹۸ ⑤ کتاب الضعفاء للرازی ۲/۵۰۲ ⑥ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص۲۸۸ ⑦ کتاب احوال الرجال ص ۱۱۰ ⑧ سنن الدارقطنی ۲/۲۶۳ ⑨ کتاب الضعفاء الکبیر ۱/۲۷۰،۲۷۱ ⑩ کتاب المجروحین ۱/۲۵۵

جائے اور اس کی تمام حدیثیں منکر ہیں۔امام ساجی نے کہا: سماک وغیرہ سے روایت کردہ اس کی حدیثیں باطل ہیں۔ امام ابو حاتم نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ضعیف الحدیث ہے سچا نہیں متروک الحدیث ہے۔ امام ابن خراش نے کہا: کذاب متروک اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔امام ابواحمد حاکم نے کہا: حدیث میں گیا گزرہ ہے ① امام ذہبی نے کہا: حدیث میں سخت ضعیف ہے ② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک الحدیث مع امامته فی القراءة ③

نواں طریق

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الاوسط" رقم 6222، حدثنی محمد بن بکر بن کروان الحریری البصری ثنا محمد بن یحیی الحنینی الکوفی ثنا منذر بن جعفر الفیدی عن عبدالله بن الولید الوصافی عن محمد بن علی عنها مرفوعاً.

اول: اس سند میں عبداللہ بن ولید وصافی راوی ضعیف ہے ④

دوم: محمد بن بکر بن کروان الحریری اور محمد بن یحییٰ الحنینی اور منذر بن جعفر الفیدی تینوں راوی مجہول ہیں ⑤

---

❶تهذیب التهذیب ۱/ ۵۵۹ ❷المغنی فی الضعفاء ۱/ ۲۷۴ ❸تقریب التهذیب ص۷۷ ❹سلسلة الاحادیث الصحیحة ۴/ ۵۳۸ ❺سلسلة الاحادیث الصحیحة

دسواں طریق

اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" (1/93/1) والقضاعی فی "مسند الشهاب" (ق 2/11) والضیاء المقدسی فی "المنتقی من مسموعاته بمرو" (1/23) من طریق عمرو بن ابی سلمة عن صدقة بن عبدالله عن الاصبغ عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده مرفوعاً.

اول: سند میں اصبغ راوی مجہول ہے ①

دوم: صدقہ بن عبداللہ منکر الحدیث، متروک اور سخت ضعیف ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: سخت ضعیف ہے ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ③ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ④ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑤ امام جوزجانی نے کہا: لین الحدیث ہے ⑥ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا اس کی روایت میں وقت ضائع نہ کیا جائے ⑦ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کچھ چیز نہیں ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیثیں منکر ہیں سخت ضعیف ہے۔ امام ابن ابی السری نے کہا: ضعیف ہے ⑧ امام ذہبی نے کہا: ضعیف ہے ⑨ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑩ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: ضعیف ہے امام مسلم نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام دارقطنی نے کہا:

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة ۵۳۹/۴ ② كتاب الضعفاء للبخاری ص ۵۶ ③ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی ص ۱۳۳ ④ كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائی ص ۲۹۴ ⑤ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی ص ۲۵۱ ⑥ كتاب احوال الرجال ص ۱۵۹ ⑦ كتاب المجروحين ۳۷۴/۱ ⑧ كتاب الضعفاء الكبير ۲۰۷/۲ ⑨ الكاشف ۲۵/۲ ⑩ تقريب التهذيب ص ۱۵۲

متروک ہے ① امام ابوزرعہ دمشقی نے کہا: مضطرب الحدیث اور ضعیف ہے ② اس حدیث کے باقی طرق میں بھی متروک اور کذاب راوی ہیں طوالت کے خوف سے انہی (10) طرق پر اکتفاء کیا ہے۔

❁❁❁

41. کان اذا اراد الحاجة لا یرفع ثوبه حتی یدنو من الارض.

''جب قضائے حاجت کا قصد کرتے تو کپڑا نہ اٹھاتے جب تک زمین سے نزدیک نہ ہو جاتے۔''

....

41۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 3، حدیث نمبر 1071، ص 60 پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه ابو داود (1/3-4) و عنه البیهقی (1/96) عن وکیع عن الاعمش عن رجل عن ابن عمر مرفوعاً.

اول: اس سند میں اعمش مشہور مدلس ہے ③ اور انہوں (محدثین) نے کہا: اعمش کی تدلیس غیر مقبول ہے کیونکہ انہیں جب (معنعن روایت میں) پوچھا جاتا ہے تو غیر ثقہ کا حوالہ دیتے تھے آپ پوچھتے یہ روایت کس سے ہے؟ تو کہتے موسیٰ بن طریف سے، عبایہ بن ربعی سے اور حسن بن ذکوان سے ④

دوم: سند میں ''عن رجل'' مجہول ہے۔

---

① تهذیب التهذیب ۲/۵۴۷،۵۴۸ ② تاریخ ابی زرعة الدمشقی ص۱۶۹ ③ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص۴۳ ④ جامع التحصیل ص۸۰،۸۱،۱۰۱

دوسرا طریق

اخـــرجـــه ابـو داود (1/3-4) والتـــرمـــذی (1/21) والـــدارمـی (1/171) مـن طـريقين عن عبدالسلام بن حرب الملائی عن الاعمش عن انس بن مالك به .

اول: اس سند میں بھی اعمش مشہور مدلس ہے جیسا کہ اسی حدیث کے پہلے طریق میں ذکر ہوا۔

دوم: امام علی بن مدینی نے کہا: اعمش کا انس بن مالکؓ سے سماع ثابت نہیں مکہ مکرمہ میں صرف دیکھا ہے ① امام ابوداود نے بھی اس طریق کو ضعیف کہا ہے ② تیسرے طریق میں بھی اعمش مشہور مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا تینوں طریق اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہیں۔

تنبیہ : یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن یہ مسلمہ اصول ہے کہ آدمی جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو کپڑا اس وقت اٹھائے جب زمین کے قریب ہو جائے۔

❀❀❀

42. احصوا هلال شعبان لرمضان.

”تم ماہ رمضان معلوم کرنے کے لیے شعبان کے چاند کی (تاریخ) گنتے جاؤ۔“

42۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 2، حدیث نمبر 565، ص 108 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه الدارقطنی (ص230) والحاکم (425/1) و عنهما البیهقی (206/4) والبغوی فی "شرح السنة" (2-1/182/2) من طریق ابی معاویة عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة مرفوعاً.

اس سند میں ابو معاویہ محمد بن خازم الکوفی الضریر مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ سند معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه الضیاء المقدسی فی "المنتقی من مسموعاته بمرو" (ق 1/97) من طریق یحیی بن راشد ثنا محمد بن عمرو به.

اس سند میں یحییٰ بن راشد المازنی ابوسعید البصری البراء حدیث میں ضعیف ہے امام یحییٰ بن معین نے کہا: کوئی چیز نہیں ہے ② امام ابوزرعہ نے کہا: شیخ لین الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے۔ امام صالح بن محمد نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ ③ امام دارقطنی نے اس کا ذکر ضعفاء والمتروکین میں کیا ہے ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑤ امام ذہبی نے کہا: "ضعیف" ⑥ امام ابوحاتم نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے یہ حدیث محفوظ نہیں ہے ⑦

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۴۷ ② کتاب الضعفاء والکذابین ص ۱۹۶ ③ تهذیب التهذیب ۲/ ۱۳۳ ④ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ص ۳۹۶ ⑤ تقریب التهذیب ص ۳۷۵ ⑥ الکاشف ۱/ ۲۲۴ ⑦ علل

تیسرا طریق

اخرجه الدارقطنی فی "السنن" (162/2) من طریق الواقدی ثنا محمد بن عبدالله بن مسلم عن الزهری عن حنظلة بن علی الاسلمی عن رافع بن خدیج مرفوعاً.

اول: اس سند میں امام زہری مدلس ہے ① اور روایت معنعن ہے۔

دوم: سند میں محمد بن عمر بن واقد الواقدی راوی کذاب، متروک الحدیث منکر الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: متروک الحدیث ہے ② امام احمد ابن حنبل، امام ابن نمیر، امام عبداللہ بن مبارک اور اسماعیل زکریا نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: کذاب ہے۔ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ④ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ⑤ پھر کہا کوئی چیز نہیں ہے ⑥ امام جوزجانی نے کہا: " لم یکن مقنعا" ⑦ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: محدثین نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا ⑧ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑨ امام ابونعیم نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑩ امام ابن حبان نے کہا: ثقہ راویوں سے مقلوب حدیثیں روایت کرتا تھا اور ثقہ راویوں سے معضل روایات لاتا تھا۔ امام علی بن مدینی نے کہا: جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا ⑪ امام

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۶۲ ② کتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۰۰ ③ کتاب الضعفاء الکبیر ۴/۱۰۷، ۱۰۸ ④ کتاب الضعفاء و المتروکین للنسائی ص ۲۰۳ ⑤ کتاب الضعفاء والکذابین ص ۱۲۷ ⑥ تاریخ یحیی بن معین ۱/۱۱۸ ⑦ کتاب احوال الرجال ص ۱۳۵ ⑧ کتاب الضعفاء للرازی ۲/۵۱۱ ⑨ سنن الدارقطنی ۲/۱۶۳، ۱۹۲ ⑩ کتاب الضعفاء لابی نعیم ۱۴۶

⑪ کتاب المجروحین ۲/۲۹۰

شافعی نے کہا: اس کی تمام کتب جھوٹی ہیں۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی حدیثیں غیر محفوظ ہیں۔ امام ابوزرعہ اور امام ابو بشر اور امام عقیلی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: جھوٹی حدیثیں بناتا تھا۔ امام ساجی نے کہا: اس کی حدیثوں میں نظر اور اختلاف ہے۔ امام نووی نے کہا: محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے ① امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے ② امام ذہبی نے کہا: محدثین کا اس کو چھوڑنے پر اجماع ہے۔ امام نسائی نے کہا: یہ حدیثیں گھڑتا تھا ③ امام ذہبی نے کہا: علم کا سمندر ہے چونکہ اس کی حدیث ترک کرنے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اس لئے میں نے ان کے حالات یہاں ذکر نہیں کئے بلاشبہ علم کا خزانہ ہے لیکن حدیث میں غیر محفوظ ہے ④ امام ابن قیم نے کہا: قابل حجت نہیں ہے ⑤

تنبیہ: یہ حدیث اگر چہ ضعیف ہے لیکن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر افطار کرو لیکن اگر مطلع ابر آلود ہونے کے باعث چاند چھپ جائے تو پھر تم شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی: اذا رأیتم الهلال فصوموا……)

❀❀❀

43. من خاف ادلج ، و من ادلج بلغ المنزل ، الا ان سلعة الله غالية ، الا ان سلعة الله الجنة ، جاء ت الراجفة تتبعها الرادفة ، جاء الموت بما فيه قال ابی : فقلت یا رسول الله! انی اکثر الصلاة علیك فكم اجعل لك من صلاتی؟ قال ماشئت قلت : الربع؟ قال ما شئت فان زدت فهو خير لك. قلت فالنصف؟ قال ماشئت فان زدت فهو خير لك. قلت :فالثلثين ؟ قال: ما شئت فان زدت فهو خير لك. قلت: اجعل لك صلاتی كلها؟ قال: اذا تكفى همك و يغفرلك ذنبك..

---

① تهذيب التهذيب ۵/ ۲۳۵، ۲۳۶ ② تقريب التهذيب ص ۳۱۳ ③ المغني في

''جو (سحری کے وقت دشمن کے حملہ سے ڈرا) وہ رات کے پہلا پہر چلا اور جو رات کے پہلے پہر چلا وہ منزل پر پہنچ گیا خبردار! اللہ کا سامان بڑا قیمتی ہے خبردار! اللہ کا سامان جنت ہے موت اپنی ہولنا کیوں سمیت آ چکی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابی بن کعب نے عرض کیا اللہ کے رسول میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں میں دعا میں آپ پر کس قدر درود بھیجوں آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو میں نے عرض کیا۔ چوتھائی (1/4) حصہ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا آدھا (1/2) حصہ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے میں نے عرض کیا اگر میری ساری دعا آپ ﷺ پر درود ہی ہو تو آپ نے فرمایا: پھر تو درود تیرے غموں کا مداوا ہوگا اور تیرے گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے۔

43۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 2 حدیث نمبر 954، ص 637، پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے نیز محمد اقبال کیلانی نے ''درود شریف کے مسائل'' ص 28 اور ص 50 پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه ابو نعیم فی "الحلیة" (377/8) والبیهقی (10577/358/7) عن وکیع، والحاکم (308/4) واحمد (136/5) و عبد بن حمید (170) و تحفة الاحوزی بشرح جامع الترمذی (197/7) من طریق سفیان عن عبدالله بن محمد بن عقیل عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه مرفوعاً

اول: اس سند میں امام سفیان ثوری مشہور مدلس ہے ① عن سے روایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: اس سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سخت ضعیف منکر الحدیث اور قابل حجت نہیں ہے نیز آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ نہیں ہے ③ اس کی حدیث قابل حجت نہیں ④ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف تھا ⑤ امام دارقطنی نے کہا: قوی نہیں ہے ضعیف ہے ⑥ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام مالک اور امام یحییٰ بن سعید اس سے روایت نہیں کرتے تھے۔ امام یحییٰ نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑦ امام جوزجانی نے کہا: ''توقف عنه ، عامة ما يروى غريب'' ⑧ امام ابن حبان نے کہا: ''كان ردئ الحفظ كان يحدث على التوهم ، فيجيء بالخبر على غير سننه ، فلما كثر ذلك في اخباره وجب تركها والا حتجاج بضدها'' ⑨ امام ابن سعد نے کہا: منکر الحدیث تھا اس کی حدیث قابل حجت نہیں اگرچہ کثیر العلم تھا۔ امام یعقوب نے کہا: سچا ہے اور حدیث میں سخت ضعیف تھا۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: لین الحدیث ہے، قوی نہیں اور اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی اس کی حدیث لکھی جائے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابن خزیمہ نے کہا: برے حافظے کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔ امام ابن خراش نے کہا: محدثین نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔ امام ساجی نے کہا: حدیث میں قابل اعتماد نہیں ہے۔ امام خطیب

الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين ص ٣٩، ٤٠ ❷ الكواكب النيرات ص ٢٨٢، ٢٨٥ ❸ تاريخ يحيى بن معين ١/ ١٨٩ ❹ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمى ص ١٥٧ ❺ سوالات محمد بن عثمان بن ابى شيبة ص ٨٨ ❻ موسوعة اقوال الدارقطنى ٢/ ٣٧٢ ❼ كتاب الضعفاء الكبير ٢/ ٢٩٩ ❽ كتاب احوال الرجال

بغدادی نے کہا: بڑے حافظے والا تھا① امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: سچا ہے حدیث میں کمزور ہے اور آخری عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا②

تنبیہ: درود شریف کی اہمیت اور فضیلت دوسری بے شمار صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ اُس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة على النبى) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ مل کر بیٹھیں اور اللہ کا ذکر کریں نہ اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں تو قیامت کے دن وہ مجلس ان لوگوں کے لیے باعث وبال ہوگی اگر اللہ چاہے تو انہیں سزا دے، چاہے تو معاف فرمائے۔ (مسند احمد ٢/٤٤٦، ٤٥٣، ٤٨١، ٤٨٤، ٤٩٥، ابن السنى فى عمل اليوم والليلة ٤٤٩، مستدرك حاكم ١/٤٩٦، اسناده صحيح)۔ معلوم ہوا کہ ذکر الٰہی اور صلوٰۃ علی النبی ﷺ سے کوئی مجلس خالی نہیں ہونی چاہیے۔

44. اعطيت مكان التوراة السبع الطوال، ومكان الزبور المئين، ومكان الانجيل المثانى، وفضلت بالمفصل.

''مجھے تورات کی جگہ ''طوال سبعہ'' اور زبور کی جگہ ''مئین'' اور انجیل کی جگہ ''مثانی'' اور مفصل'' سورتوں کے ساتھ مجھے فضیلت دی گئی۔''

44۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد3، حدیث نمبر 1480 ص 469 پر نقل کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

اخرجه الطيالسى (1918/9/2) والطحاوى فى "مشكل الآثار" (154/2) والطبرانى فى "التفسير" (100/1 رقم 126) و ابن مند فى "المعرفة" (2/206/2) من طريق عمران القطان عن قتادة عن ابى المليح

---

① تذكرة [illegible] التهذيب ٣/٢٥٩، ٢٦٠ ② تقريب التهذيب ص ١٨٨

عن واثلة بن الاسقع مرفوعاً.

اس سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے ① اور عن سے روایت کررہا ہے۔لہٰذا یہ سند معنعن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

اخرجه الطبری (رقم129) من طریق لیث بن ابی سلیم عن ابي بردة عن ابی الملیح به.

اس سند میں لیث بن ابی سلیم راوی مدلس ہے اور منکر الحدیث، متروک، قابل حجت نہیں ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (28) میں پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہ ملاحظہ فرمائیں۔

تیسرا طریق

اخرجه الطبری (127) وله شاهد من مرسل ابی قلابة مرفوعاً نحوه.

اول: یہ طریق مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے مرسل روایت کے ضعیف ہونے کے متعلق مکمل وضاحت حدیث نمبر (14) میں چوتھے طریق کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: علامہ البانی نے اس روایت کی مکمل سند نہیں دی اگر باقی سند ہوتی تو اس کی بھی تحقیق ہوسکتی تھی۔

45. الا ادلك على صدقة يحب الله موضعها؟ تصلح بين الناس فانها صدقة يحب الله موضعها.

''میں وہ صدقہ نہ بتادوں جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے تم لوگوں کے درمیان صلح صفائی کراؤ پس بے شک اس صدقہ کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔''

45۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 6 ق 1، حدیث نمبر 2644، ص 298 پر نقل کیا ہے اس کو حسن کہا ہے اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

اخرجه الاصبهانی فی " الترغيب " ص 50 من طريق ابی امية نا كثير بن هشام عن ابی (كذا) المسعودی عن ابی جناب عن رجل عن ابی ايوب الانصاری مرفوعاً.

اول: اس سند میں عن رجل مجہول ہے۔

دوم: سند میں یحییٰ بن ابی حیۃ ابو جناب مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے نیز ابو جناب راوی ضعیف اور قابل حجت نہیں ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: امام یحییٰ القطان اس کو ضعیف کہتے تھے ② امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام جوزجانی نے کہا: اس کی حدیث ضعیف ہے ④ امام محمد بن سعد نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے ⑤ امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف ہے ⑥ امام احمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اس کی حدیث کیسی ہے تو امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ⑦ امام ابن حبان نے کہا: "و كان ممن يدلس على الثقات ما سمع من الضعفاء " . امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ⑧

---

① الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين ص ٨١ ② كتاب الضعفاء للبخاری ص ١١٧ ③ كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائی ص ٢٠٧ ④ كتاب احوال الرجال ص ٨٦ ⑤ طبقات ابن سعد ٣٨١/٦ ⑥ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١٩٦ ⑦ سوالات ابن الجنيد ص ١٣٢ ⑧ كتاب المجروحين ١١١/٣

امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اس کی حدیثیں منکر ہیں ① امام ابوزرعہ رازی نے بھی اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ② امام عجلی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیث لکھی جائے اور اس میں کمزوری ہے ③ امام عثمان دارمی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام عمرو بن علی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: ضعیف اور مدلس تھا۔ امام ابو حاتم نے کہا: قوی نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے مدلس تھا۔ امام ساجی نے کہا: صدوق منکر الحدیث ہے۔ ابن عمار نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابواحمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ④ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام یحییٰ القطان نے کہا: اس سے روایت کرنا حلال نہیں ہے ⑤ امام ابن حجر العسقلانی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے کثرت سے تدلیس کرتا تھا ⑥ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑦

دوسرا طریق

حدثنی محمد بن عثمان العجلی نا خالد بن مخلد عن عبدالله بن عمر عن عمر مولی غفرة عن ابی ایوب الانصاری به نحوه.

اول: یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ عمر بن عبداللہ مولی غفرۃ کی ابو ایوب انصاری سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ امام ذہبی کہتے ہیں: اس کی عام حدیثیں مرسل ہیں 145ھ میں فوت ہوا ⑧

---

❶ کتاب الضعفاء الکبیر ۳۹۹/۴ ❷ کتاب الضعفاء للرازی ۲۲۹/۲ ❸ تاریخ الثقات ص ۴۷۱ ❹ تہذیب التہذیب ۱۳۰/۶ ❺ میزان الاعتدال ۳۷۱/۴ ❻ تقریب التہذیب ص ۳۷۴ ❼ المغنی فی الضعفاء ۵۱۳/۲ ❽ الکاشف ۲۷۴/۲، کتاب

دوم: عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرۃ راوی ضعیف ہے۔

امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ① امام ابن حبان نے کہا: حدیثوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا اور ثقہ راویوں سے ایسی حدیثیں روایت کرتا تھا جو ان کی حدیثوں کے مشابہ نہ ہوں اس لئے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ② امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں لیکن اس کی اکثر حدیثیں مرسل ہیں۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے نیز کہا: لم يسمع من احد من الصحابة ۔ امام نسائی نے کہا: امام مالک نے اس کو ترک کر دیا تھا ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے اور کثیر الارسال تھا ⑤ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑥ امام ابن حماد نے کہا: ضعیف ہے۔ ⑦

تیسرا طریق

نا اسحاق بن اسماعيل نا جرير عن يحيى بن سعيد عن اسماعيل بن ابى حكيم عن سعيد بن المسيب : قال: قال رسول الله ﷺ ..... فذكر مرسلاً ۔

یہ طریق بھی مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے مرسل روایت کے ضعیف ہونے کے دلائل حدیث نمبر (14) میں چوتھے طریق کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

چوتھا طریق

اخرجه الطبرانی فی "الكبير" (1/196/1) من طريق موسى بن عبيدة عن عبادة بن عمير بن عبادة بن عوف قال: قال لی ابو ايوب مرفوعاً.

---

① كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائی ص ۳۰۰ ② كتاب المجروحين ۲/ ۸۱
③ كتاب الضعفاء الكبير ۳/ ۱۷۸ ④ تهذيب التهذيب ۳/ ۲۹۶ ⑤ تقريب التهذيب
[illegible]

اول: یہ طریق سخت ضعیف ہے کیونکہ سند میں عبادہ بن عمیر راوی کے متعلق علامہ البانی کہتے ہیں مجھے اس کا ترجمہ کتب اسماء الرجال میں نہیں ملا۔

دوم: سند میں موسیٰ بن عبیدہ متروک، منکر الحدیث، سخت ضعیف اور قابل حجت نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں: کہ امام احمد بن حنبل نے کہا: منکر الحدیث ہے ① امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے "**کان یحیی القطان لا یری ان یکتب حدیثه**" ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ③ امام ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: اس نے عبداللہ بن دینار سے 50 حدیثیں روایت کی ہیں تمام کی تمام منکر ہیں ④ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے ⑤ مزید کہا: کہ اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی ⑥ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ⑦ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیث کو پھینک دو اور اس سے روایت کرنا حلال نہیں ⑧ امام ابن حبان نے کہا: "**یروی عن الثقات مالیس من حدیث الاثبات من غیر تعمدله فبطل الاحتجاج به من جهة النقل و ان کان فاضلا فی نفسه**" ⑨ امام ابونعیم نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑩ محمد طاہر بن علی نے کہا: ضعیف ہے امام یحییٰ نے کہا: کچھ چیز نہیں ⑪ امام احمد بن حنبل نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور کچھ چیز نہیں۔

---

❶ کتاب الضعفاء للبخاری ص۱۰۳ ❷ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة: ص۱۲۰ ❸ سوالات ابن الجنید: ص۹۹ ❹ کتاب الضعفاء للرازی ۵۱۰/۲ ❺ سنن الدار قطنی ۳۵۱/۱ ❻ الضعفاء والمتروکون للدارقطنی ص۳۶۶ ❼ تاریخ یحیی بن معین ۱۸۹/۱ ❽ کتاب الضعفاء الکبیر ۱۲۰/۴ ❾ کتاب المجروحین ۲۳۴/۲ ❿ کتاب الضعفاء لابی نعیم ص۱۳۵ ⓫ تذکرة الموضوعات ص ۲۹۹

امام ابوزرعہ نے کہا: حدیث میں قوی نہیں۔ امام ابو حاتم نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ترمذی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ امام ابن سعد نے کہا: ثقہ کثیر الحدیث تھا اور قابل حجت نہیں۔ امام یعقوب بن شیبۃ نے کہا: صدوق سخت ضعیف الحدیث ہے اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی تمام حدیثیں غیر محفوظ ہیں اور اس کی روایتوں میں ضعف واضح ہے۔ امام ابوبکر البزار نے کہا: حافظ نہیں ہے۔ امام ابواحمد حاکم نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ساجی نے کہا: منکر الحدیث ہے اور نیک آدمی تھا۔ امام ابن قانع نے کہا: اس میں کمزوری ہے۔ امام ابن حبان نے کہا: ضعیف ہے ① امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ② امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ③ امام ولی الدین محمد عبداللہ نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ④

پانچواں طریق:

اخرجه الطيالسي في "المسند" (598/81) و من طريقه البيهقي في "الشعب" (11094/490/7) ثنا ابو الصباح عن عبدالعزيز الشامي عن ابيه عن ابي ايوب به نحوه.

علامہ البانی نے نے اس طریق کے متعلق خود ہی وضاحت کر دی کہ یہ سند اندھیری ہے ابو الصباح الشامی عبدالعزیز الشامی اور ابیہ ان تینوں راویوں کو میں نہیں پہچانتا ⑤

① تهذيب التهذيب ٥/٥٧٢، ٥٧٣ ② تقريب التهذيب ص ٣٥١ ③ المغني في الضعفاء ٢/٤٤١ ④ الاكمال في اسماء الرجال ص ١١٢ ⑤ سلسلة الاحاديث

46. قيلوا فان الشياطين لا تقيل.

''قیلولہ کرو کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔''

-46 ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 4، حدیث نمبر 1647، ص 202 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے لیکن اس حدیث کے تمام طریق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

اخرجه ابو نعيم في "الطب "(1/12) و في "اخبار اصبهان " (69/2, 353,195/1) من طرق عن ابی داود الطيالسي ثنا عمران القطان عن قتادة عن انس مرفوعاً.

اس سند میں قتادۃ مشہور مدلس ہے ① اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا یہ سند معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوسرا طریق

الطبراني في "الاوسط " (رقم 2725 ج 1/3/1) عن كثير بن مروان عن يزيد ابى خالد الدالانى عن اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة عن انس به.

اول: اس سند میں کثیر بن مروان راوی ضعیف کذاب اور قابل حجت نہیں ہے وضاحت پیش خدمت ہے امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے کچھ چیز نہیں ہے ②

---

① الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص۵۸، ۵۹ ② تاريخ يحيى بن

امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب تھا① امام یعقوب بن سفیان نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں② امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے③ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے④ امام ابن الجنید نے کہا: قوی نہیں ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: حدیث میں جھوٹ بولتا تھا اور قابل حجت نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: ''و مقدار ما يرويه لا يتابعه عليه الثقات'' امام سعدی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابن شاہین اور امام ساجی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑤ امام ابن حبان نے کہا: سخت منکر الحدیث ہے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے⑥ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑦

دوم: سند میں دوسرا راوی یزید الدالانی ضعیف ہے⑧ اور امام یعقوب بن سفیان نے کہا: منکر الحدیث ہے⑨

تیسرا طریق:

اخرجه ابو نعيم فى "الطب" (2-1/12) والخطيب فى "الموضع" (82, 81/2) من طريق عباد بن كثير عن سيار الواسطى عن اسحاق بن عبدالله بن ابى طلحة به.

اول: اس سند میں سیار الواسطی راوی مجہول ہے⑩

دوم: اس سند میں عباد کثیر البصری ہے یہ ضعیف، متروک الحدیث اور ناقابل حجت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

---

❶ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١٦١ ❷ المعرفته والتاريخ ٢/ ٢٦٢ ❸ موسوعة اقوال الدارقطنى ٢/ ٥٣٣ ❹ المغنى فى الضعفاء ٢/ ٢٢٨ ❺ لسان الميزان ٤/ ٤٨٣، ٤٨٤ ❻ كتاب المجروحين ٢/ ٢٢٥ ❼ كتاب الضعفاء الكبير ٤/ ٧ ❽ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٤/ ٢٠٢ ❾ المعرفة والتاريخ ٣/ ١٩٥ ❿ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٤/ ٢٠٣

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا① اور محدثین نے اس سے خاموشی اختیار کی ہے② امام یحییٰ بن معین نے کہا: نیک آدمی تھا اور حدیث میں کچھ چیز نہیں③ پھر کہا: ضعیف ہے④ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے⑤

امام یعقوب بن سفیان فسوی نے کہا: حدیث میں کچھ چیز نہیں⑥ امام ابوزرعہ رازی نے کہا: حدیث میں سخت ضعیف ہے⑦ امام علی بن مدینی نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے⑧ امام ابونعیم نے کہا: کذاب ہے⑨ امام حاکم ابوعبداللہ نے کہا: "کان الثوری یکذبه" ⑩ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے "کان شعبة لا یستغفر لعباد بن کثیر" ⑪ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے⑫ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے⑬ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابن عدی نے کہا: "ومقدار ما املیت من حدیثه لا یتابع علیه" ۔ امام برقانی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام ابن عمار نے کہا: ضعیف ہے۔ امام عجلی نے کہا: ضعیف، متروک الحدیث ہے⑭

---

❶ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۷۲ ❷ التاریخ الصغیر للبخاری ۹۷/۲ ❸ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی ص ۱۴۲ ❹ تاریخ یحیی بن معین ۹۹/۲ ❺ سنن الدارقطنی ۱۵۴/۱ ❻ المعرفة والتاریخ ۲۱۱/۳ ❼ کتاب الضعفاء للرازی ۳۸۵/۲ ❽ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة ص ۱۲۵ ❾ کتاب الضعفاء ص ۱۲۲ ❿ المدخل الی الصحیح ص ۱۷۹ ⓫ کتاب الضعفاء الکبیر ۱۴۰/۳ ⓬ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۹۸ ⓭ کتاب المجروحین ۱۶۸/۲ ⓮ تهذیب التهذیب ۶۹/۳، ۷۰

امام مسلم کہتے ہیں امام عبداللہ بن مبارک نے کہا: میں امام شعبہ کے پاس گیا انہوں نے کہا یہ عبادہ بن کثیر ہے اس سے بچو ① (یعنی روایت کرنے میں)۔ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے۔ قال احمد روی احادیث کذب ② امام جوزجانی نے کہا: "فلا ینبغی لحکیم ان یذکرہ فی العلم حسبك منه بحدیث النهی" ③ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ④

تنبیہ : اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن دوپہر کے وقت قیلولہ کرنا یعنی سونا درست ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ لیتے پھر دوپہر کو سوتے تھے۔ (صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب القائلة بعد الجمعة)

اسی طرح دوسری حدیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دوپہر کے وقت سونے کا تذکرہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الاستیذان، باب القائلة فی المسجد)

47. اوثق عری الایمان الموالاۃ فی اللہ والمعاداۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ.

"سب سے مضبوط کڑا ایمان کا یہ کہ اللہ کے لئے دوستی رکھنا اور اللہ کے لئے دشمنی کرنا اور اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے نفرت کرنا ہے۔"

47۔ سخت ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلۃ الاحادیث الصحیحة جلد 4، حدیث نمبر 1728، ص 306 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ نیز صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان نے اپنی کتاب "الولاء والبراء" میں ص 9، پر نقل کیا ہے۔

پہلا طریق

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (11537) من طریق

---

❶ مقدمہ صحیح مسلم ۲۷/۱ ❷ تقریب التہذیب ص ۱۶۳ ❸ کتاب احوال الرجال ص ۱۰۲ ❹ المغنی فی الضعفاء ۵۱۶/۱

حنش عن عكرمة عن ابن عباس مرفوعاً.

اس سند میں حسین بن قیس الرجی ابو علی الواسطی اور لقب اس کا حنش ہے یہ متروک الحدیث منکر الحدیث اور کذاب ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں امام احمد بن حنبل نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا تھا ① امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ② امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے ③ امام جوزجانی نے کہا: اس کی حدیث سخت منکر ہے ④ امام ابن حبان نے کہا: ''کان یقلب الاخبار و یلزق روایة الضعفاء بالثقات'' ⑤ امام احمد بن حنبل نے کہا: متروک الحدیث ہے ضعیف الحدیث ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا: یہ کچھ چیز نہیں ہے۔ امام عقیلی نے کہا: ''لا یتابع علیه، ولا یعرف الا به و لا اصل له'' ⑥

امام یحییٰ بن معین اور امام ابو زرعہ نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم نے کہا: ضعیف الحدیث منکر الحدیث ہے۔ امام المحدثین امام بخاری نے کہا: اس کی احادیث سخت منکر ہیں اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل نے کہا: کذاب ہے۔ امام ابو بکر البزار نے کہا: لین الحدیث ہے۔ امام مسلم نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ امام ساجی نے کہا: ضعیف الحدیث متروک اس کی حدیث باطل ہے۔ امام ابو احمد حاکم نے کہا: '' لیس هو بالقوی عندهم '' ⑦ امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑧ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے ⑨

---

❶ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۳۱ ❷ کتاب الضعفاء والمتروکین ص ۲۸۸ ❸ سنن الدارقطنی ۳۹۵/۱ ❹ کتاب احوال الرجال ص ۱۰۵ ❺ کتاب المجروحین ۲۴۲/۱ ❻ کتاب الضعفاء الکبیر ۲۴۷/۱، ۲۴۸ ❼ تہذیب التہذیب ۵۳۸/۱ ❽ المغنی فی الضعفاء ۲۶۸/۱ ❾ تقریب التہذیب ص ۷۴

دوسرا طریق

اخـرجـه الـطيـالسـی فی "المسند "(378) و مسـنـد احـمـد (286/4) و ابـن ابـی شيبة فـی " الایمـان" رقم (110) و ابـن نـصـر فی "كتـاب الـصلاة " (ق 1/91) و الـطبـرانـی و الـحاكم فی "مستدرك " و غيرهما من رواية ليث بن ابی سليم .

اس سند میں لیث بن ابی سلیم سخت ضعیف، مدلس، مختلط اور منکر الحدیث، متروک الحدیث، نا قابل حجت ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (28) میں پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

❀❀❀

48. المؤمن غر كريم ، و الفاجر خب لئيم .

''مومن بھولا بھالا بزرگی والا ہوتا ہے اور گناہ کا عادی مکار کمینہ ہوتا ہے۔''

48۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحـاديـث الصحيحة جلد 2، حدیث نمبر 935، ص 607 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے لیکن اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

پہلا طریق

اخـرجـه الـبـخـاری فـی "الادب المفرد " (418) و ابو داود (4790) والترمذی (356/1) والحاكم (43/1) والعقيلی فی "الضعفاء" (ص 56) وابـن عـدی فـی "الـكامل " (2/33) والبيهـقـی فـی "الشعب" (8117/279/6) من طريق بشر بن رافع عن يحيى بن ابی كثير عن ابی

سلمة عن ابی هريرة مرفوعاً.

اول: اس سند میں یحییٰ بن ابی کثیر مشہور مدلس ہے ①

دوم: سند میں بشر بن رافع ضعیف، منکر الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے۔ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: لین الحدیث ہے ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف ہے ③ اور کچھ چیز نہیں ④ امام دارقطنی نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑤ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا کہ امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: کچھ چیز نہیں ہے ضعیف الحدیث ہے ⑥ امام ابن حبان نے کہا: یہ یحییٰ بن ابی کثیر سے موضوع اشیاء روایت کرتا ہے حدیث میں پختگی نہ تھی (مذکورہ روایت بشر بن رافع نے یحییٰ بن ابی کثیر سے ہی روایت کی ہے) ⑦ امام ابن حبان نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا ذکر بھی کیا ہے امام المحدثین امام بخاری نے کہا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔ امام ترمذی نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے۔ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث، منکر الحدیث ہے۔ امام حاکم ابواحمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ابن عبدالبر نے کہا: "هو ضعيف عندهم منكر الحديث اتفقوا على انكار حديثه" ⑧ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ: یہ قابل حجت نہیں ہے ⑨ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: فقیہ ضعیف الحدیث ہے ⑩

---

① الفتح المبين في تحقيق طبقات المدلسين ص۴۷ ② المعرفته والتاريخ ۲۱۰/۳ ③ كتاب الضعفاء والكذابين ص۶۱ ④ سوالات ابن الجنيد ص ۲۴ ⑤ الضعفاء والمتروكون للدارقطني ص۱۵۸ ⑥ كتاب الضعفاء الكبير ۱۴۰/۱ ⑦ كتاب المجروحين ۱۸۸/۱ ⑧ تهذيب التهذيب ۲۸۳/۱ ⑨ ديوان الضعفاء والمتروكين ص۴۸ ⑩ تقريب التهذيب ص ۴۴

دوسرا طریق

اخرجه ابو داود ، والطحاوی فی "مشکل الآثار" (202/4) و احمد (394/2) والقضاعی فی "مسند الشهاب" (2-1/3/2) و ابو نعیم (110/3) والخطیب (38/9) والحاکم ایضاً و کذا فی "علوم الحدیث" (ص 117) والبیهقی ایضاً (رقم 8115, 8116) وفی "السنن" (195/10) من طریق سفیان الثوری عن الحجاج بن فرافصة عن یحیی بن ابی کثیر به.

اول: اس سند میں یحییٰ بن ابی کثیر مشہور مدلس ہے ① اور روایت عن سے ہے۔

دوم: سند میں سفیان ثوری بھی مدلس ہے ② اور روایت عن سے ہے لہٰذا یہ سند معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تیسرا طریق

اخرجه عبدالله بن المبارك فی "الزهد" (679) مرسلًا فقال : اخبرنا اسامة بن زيد عن رجل من بلحارث بن عقبة عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی سلمة بن عبدالرحمن مرفوعاً.

اول: یہ سند مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے مرسل روایت کے ضعیف ہونے کی وضاحت حدیث نمبر (14) چوتھے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہٰذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

دوم: یحییٰ بن ابی کثیر راوی مشہور مدلس ہے جیسا کہ آپ پڑھ آئے ہیں اور روایت عن سے ہے۔

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۴۷ ② الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص [illegible]

سوم: اس سند میں "عن رجل" کون ہے اس کا جواب علامہ البانی نے خود ہی دے دیا ہے کہ یہ بشر بن رافع راوی ہے اور بشر بن رافع جیسا کہ اس پر جرح گزر چکی ہے کہ یہ سخت ضعیف متروک اور منکر الحدیث ہے۔

چوتھا طریق

اخرجه الطبرانی فی "المعجم الکبیر" (166/82/19) وابن عدی ایضاً (163/7) عن یوسف بن السفر ثنا الاوزاعی عن یونس بن یزید عن الزهری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیه مرفوعاً به.

اول: اس سند میں امام زہری مدلس ہے ① اور روایت عن سے ہے لہٰذا یہ سند معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: سند میں یوسف بن السفر راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث، کذاب اور نا قابل حجت ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: منکر الحدیث ہے ② امام دارقطنی نے کہا: منکر الحدیث اور متروک ہے ③ امام جوزجانی نے کہا: جھوٹ بولتا تھا ④ امام ابن حبان نے کہا: یہ امام اوزاعی سے ایسی روایات روایت کرتا ہے جو ان کی حدیث سے نہیں ہے (مذکورہ روایت اس نے اوزاعی سے ہی کی ہے) اس لئے اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے ⑤ امام عقیلی نے کہا: "یحدث بمناکیر" ⑥ امام ابونعیم نے کہا: منکر الحدیث ہے ⑦

---

❶ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۲۲ ❷ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۱۲۱ ❸ موسوعة اقوال الدارقطنی ۲/۷۴۲ ❹ کتاب احوال الرجال ص ۱۲۰ ❺ کتاب المجروحین ۳/۱۳۳ ❻ کتاب الضعفاء الکبیر ۴/۴۵۲ ❼ کتاب

امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابن عدی نے کہا: اس کی روایت کردہ حدیثیں باطل ہیں۔ امام بیہقی نے کہا: جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔ امام ابوزرعہ نے کہا: متروک ہے۔ امام نسائی نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے اور متروک الحدیث ہے۔ امام ابن عبدالبر نے کہا: محدثین کا اس کے متعلق اجماع ہے کہ یہ منکر الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کذاب ہے۔ امام دولابی اور امام ساجی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ① امام حاکم ابوعبداللہ نے کہا: اس کی امام اوزاعی سے روایت کردہ حدیثیں جھوٹی ہیں ② امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ③

❀❀❀

49. اجتمعوا على طعامكم، واذكروا اسم الله تعالى عليه يبارك لكم فيه.

''اکٹھے کھانا کھایا کرو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر (کھایا کرو)۔ اس کھانے میں تمہارے لئے برکت ڈال دی جائے گی۔''

49۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحاديث الصحيحة جلد 2، حدیث نمبر 664، ص 268 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے۔ علامہ البانی نے اسی مفہوم کی دوسری حدیث جلد 2، حدیث 895، ص 561 پر نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: ''احب الطعام الى الله ما كثرت عليه الايدى'' اللہ کے نزدیک بہترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ ہوں۔''
تیسری حدیث علامہ البانی نے اسی مفہوم کی جلد 6 ق 1، حدیث 2691، ص 428 پر نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

---

① لسان الميزان ٦/ ٣٢٢ ② المدخل الى الصحيح ص ٢٣١ ③ المغني في

كلوا جميعاً ولا تتفرقوا فان طعام الواحد يكفي الاثنين، وطعام الاثنين يكفي الاربعة ۔ ''اکٹھے کھایا کرو اور الگ الگ نہ کھایا کرو پس بے شک ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کو کفایت کر جائے گا۔ اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کفایت کر جائے گا۔'' نیز ان تینوں حدیثوں کو امام شوکانی نے ''الـــدر والبهية'' اردو ترجمہ، فقہ الحدیث جلد 2، ص 426، (مترجم حافظ عمران ایوب لاہوری) پر نقل کیا ہے اس حدیث کا پہلا ٹکڑا چھوڑ کر باقی یہ الفاظ کہ ''ایک آدمی کا کھانا دو کو اور دو کا چار آدمیوں کو کفایت کر جائے گا۔'' صحیح مسلم حدیث نمبر 2059 وغیرہ میں موجود ہے۔

اصل میں اس روایت کا پہلا ٹکڑا " كلوا جميعاً ولا تتفرقوا. ''اکٹھے کھایا کرو اور الگ الگ نہ کھایا کرو'' یہ الفاظ بحر السقاء راوی کے ہیں جو کہ ضعیف متروک اور کذاب ہے اس کی تفصیل ان شاء اللہ آگے اپنے مقام پر آئے گی اب ان تمام طرق کی تخریج ملاحظہ فرمائیں (یعنی تینوں حدیثوں کے طرق) جن کی بنا پر علامہ البانی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے جب کہ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں۔

پہلا طریق

اخرجه ابو داود (139/2) و ابن ماجة (307/2) وابن حبان (1345) والحاكم (103/2) واحمد (501/3) و ابو نعيم في ''الاخبار'' (350/2) من طريق الوليد بن مسلم قال: حدثني وحشي بن حرب بن وحشي عن ابيه عن جده مرفوعاً.

و من هذا الوجه رواه البيهقي في ''الشعب'' (5835/75/5) والطبراني في ''المعجم الكبير'' (368/139/22) و ابن عساكر في ''التاريخ'' (734/17) والمزي في ''التهذيب'' (539/5)

اول: اس سند میں ولید بن مسلم مشہور مدلس ہے ① امام ابن حجر عسقلانی نے اس کے متعلق کہا ہے ثقہ ہے لیکن تدلیس تسویہ کا بکثرت ارتکاب کرتا ہے ② ولید بن مسلم نے سماع بالمسلسل کی صراحت نہیں کی۔

دوم: سند میں وحشی بن حرب بن وحشی راوی "مختلف فیہ" ہے۔

امام عجلی نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ③ امام صالح بن محمد نے کہا: اس کے ساتھ وقت ضائع نہ کیا جائے۔ امام دارقطنی اور ابن القطان نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ابن حبان نے اس کا ذکر ثقہ راویوں میں کیا ہے ④ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑤ مزید کہا: کمزور ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "مستور" ⑦

سوم: حرب بن وحشی راوی مجہول ہے ⑧

دوسرا طریق

سلسلة الاحاديث الصحيحة ح 895، رواه ابو يعلي الموصلي في "مسنده" (ق 1/115) و ابو الحسن السكرى الحربى في "الثانى من الفوائد" (2/160) وابو القاسم بن الجراح الوزير في "السابع من الثانى من الامانى" (1/13) و ابو نعيم في "اخبار اصبهان" (96/2) وا لبيهقى في "الشعب" (99, 98/7) عن عبدالمجيد بن ابى رواد عن ابن جريج عن ابى الزبير عن جابر مرفوعاً.

---

① الفتح المبين فى تحقيق طبقات المدلسين ص ٤٣ ② تقريب التهذيب ص ٣٧١ ③ تاريخ الثقات ص ٤٦٤ ④ تهذيب التهذيب ٦/ ٤٣ ⑤ المغنى فى الضعفاء ٢/ ٤٩٢ ⑥ الكاشف ٣/ ٢٠٦ ⑦ تقريب التهذيب ص ٣٦٩ ⑧ تحرير تقريب التهذيب ١/ ٢٦٠

و من هذا الوجه الطبراني في "الاوسط" (7453/2/160/2)

وابن عدی (2/253)

اول: اس سند میں امام ابن جریج اور امام ابو زبیر دونوں مشہور مدلس ہیں ① اور روایت عن سے ہے لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دوم: عبدالمجید بن ابی رواد مدلس ہے ② اور جمہور محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ③ یہ روایت عن سے کررہا ہے لہٰذا یہ طریق معنعن ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔

تیسرا طریق

رواہ ابو نعیم فی "اخبار اصبھان" (81/2) عن مقدام بن داود المصری حدثنا النضر بن عبدالجبار ثنا ابن لھیعة عن عطاء عن ابی ھریرة مرفوعاً.

اول: اس سند میں عبداللہ بن لہیعۃ مدلس ہے ④ یہ ضعیف راویوں سے تدلیس کرتا تھا اور اختلاط کا شکار ہوگیا تھا نضر بن عبدالجبار نے اختلاط کے بعد اس سے سنا ہے ⑤

دوم: مقدام بن داود مصری ضعیف ہے۔

امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے امام ابن یونس وغیرہ نے کہا: "تکلموا فیہ". امام محمد بن یوسف نے کہا: کان فقیھا مفتیا لم یکن بالمحمود فی الروایة ⑥ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے۔ و قال ابن ابی حاتم "تکلموا فیہ" ⑦

---

① الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص۵۵،۵۶، ۱۰۱، ۲۲ ② الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص۵۵ ③ کتاب الضعفاء للبخاری ص ۷۴ ④ الکواکب النیرات ص ۴۸۱،۴۸۲،۴۸۳ ⑤ و نھایة الاغتباط ص ۱۹۰ تا ۱۹۷ ⑥ لسان المیزان ۸۴/۲ ⑦ المغنی فی الضعفاء ۴۲۷/۲

چوتھا طریق

سلسلة الاحاديث الصحيحة ح 2691، اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" (رقم 7597/2) حدثنا محمدبن ابان ثنا عبدالله بن محمد بن خلاد الواسطی ثنایزید بن هارون ثنا بحر السقاء عن عمرو بن دینارعن سالم عن ابن عمر مرفوعاً.

اول: اس سند میں عبداللہ بن محمد بن خلاد الواسطی راوی مجہول ہے ①

دوم: اس سند میں بحر بن کنیز الباهلی ابو الفضل البصری المعروف بالسقاء ضعیف الحدیث متروک الحدیث اور کچھ چیز نہیں ہے۔امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری کہتے ہیں: "لیس هو عندهم بالقوی" ② امام یحییٰ بن معین نے کہا: متروک الحدیث ہے ③ اور کہا کچھ چیز نہیں ④ امام دارقطنی نے کہا: متروک ⑤ اور ضعیف ہے ⑥ امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ⑦ امام جوزجانی نے کہا: ساقط ہے ⑧ امام ابن حبان نے کہا: فاحش الخطاء اور کثیر الوهم تھا اس لئے ترک کر دیئے جانے کا مستحق ہے۔امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے ⑨ امام ابو حاتم نے کہا: ضعیف ہے۔

---

① سلسلة الاحاديث الصحيحة ۲،ق ۲۲۹/۱ ② كتاب الضعفاء الكبير ۱۵۴/۱ ③ كتاب الضعفاء والكذابين ص ۲۱ ④ سوالات ابن الجنيد ص ۱۶۹ ⑤ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی ص ۱۶۲ ⑥ سنن الدارقطنی ۳۳۵/۱ ⑦ كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائی ص ۲۸۲ ⑧ كتاب احوال الرجال

امام حاکم ابواحمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ابن سعد نے کہا: ضعیف تھا۔ امام العربی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام ساجی نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام ابوداؤد نے کہا: متروک ہے① امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو چھوڑ دیا تھا② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے۔③

پانچواں طریق

اخرجه هو فی "المعجم الكبير " (1, 194/2/1) قال حدثنا الحسن بن علی الفسوی ثنا سعید بن سلیمان نا ابو الربیع السمان عن عمرو بن دینار به.

اس سند میں اشعث بن سعید البصری ابوالربیع السمان راوی منکر الحدیث متروک الحدیث اور واہی الحدیث ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: "**لیس بالحافظ عندهم**"④ امام دارقطنی نے کہا: متروک ہے⑤ امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے⑥ اور کہا: ثقہ نہیں ہے⑦ امام علی بن مدینی نے کہا: ضعیف ہے⑧ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: اس کی حدیث کچھ چیز نہیں ہے⑨

---

❶ تهذيب التهذيب ۱/ ۲٦٥ ❷ المغنی فی الضعفاء ۱/ ۱۵۲ ❸ تقريب التهذيب ص ۴۲ ❹ التاريخ الصغير للبخاری ۲/ ۲۴۳ ❺ الضعفاء والمتروكون للدارقطنی ص ۱۵۳ ❻ تاريخ يحيی بن معين ۲/ ۴۳ ❼ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمی ص ۲۸ ❽ سوالات محمد بن عثمان بن ابی شيبة ص ۱٦۸ ❾ المعرفة والتاريخ

امام جوزجانی نے کہا: واهي الحديث ہے ① امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے ② امام ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ ائمہ سے جھوٹی حدیثیں روایت کرتا تھا ③ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا کہ امام بخاری کہتے ہیں یہ ثقہ نہیں ہے ④ امام ہشیم نے کہا: جھوٹ بولتا تھا۔ امام فلاس نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ امام ابوزرعہ نے کہا: حدیث میں ضعیف ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: ضعیف الحدیث، منکر الحدیث، سیئ الحفظ ہے یہ ثقہ راویوں سے منکر حدیث روایت کرتا تھا۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام حاکم ابواحمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ امام ابواحمد بن عدی نے کہا: اس کی حدیث محفوظ نہیں ہے امام ساجی نے کہا: ضعیف ہے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔

امام بزار نے کہا: کثیر الخطاء ہے اور اہل علم نے کہا ہے ضعیف ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا ضعیف ہے۔ امام ابن عبدالبر نے کہا: برے حافظہ کی وجہ سے اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے اور محدثین کے نزدیک یہ ضعیف الحدیث ہے ⑤ امام ذہبی نے کہا: تمام محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: متروک ہے ⑦

---

❶ کتاب احوال الرجال ص ۹۲ ❷ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص ۲۸۵ ❸ کتاب المجروحین ۱/۱۷۲ ❹ کتاب الضعفاء الکبیر ۱/۳۰ ❺ تہذیب التہذیب ۱/۲۲۲،۲۲۳ ❻ دیوان الضعفاء والمتروکین ص ۳۹ ❼ تقریب التہذیب

چھٹا طریق

اخـرجـه ابن مـاجة (3287, 3255) والبـزار فـي "مسنده" (1185) (كشف الاستار) مـن طـريـق سـعيـد بن زيد ثنا عمرو بن دينار: سمعت سالم بن عبدالله بن عمر قال: سمعت ابى يقول سمعت عمر بن الخطاب مرفوعاً.

اس سند میں عمرو بن دینار قہرمان آل زبیر سخت ضعیف، منکر الحدیث، واہی الحدیث اور متروک الحدیث ہے۔

امام المحدثین امام بخاری نے کہا: "فیہ نظر" یعنی متروک اور متہم ہے ① امام بخاری کہتے ہیں اس عـمـرو بـن دينـار عن سالم عن ابيه عن عمر کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی ② (مذکورہ سند بھی عـمـرو بـن دينار عن سالم عن ابيه عن عمر ہی ہے) امام یحیٰی بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے ③ اور ضعیف ہے ④ امام ابو زرعہ رازی نے کہا: "لـم يـكـن عـنـدى مـمـن يحفظ الحديث" ⑤ امام نسائی نے کہا: ضعیف ہے۔ ⑥ امام جوزجانی نے کہا: اہل علم کے نزدیک ضعیف الحدیث ہے ⑦ امام ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ راویوں سے جھوٹی حدیثیں روایت کرنے میں منفرد تھا ⑧ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے امام اسماعیل بن علیہ کہتے "لـم يـكـن هـذا الشيخ يحفظ الحديث" ⑨

---

❶ كتاب الضعفاء للبخارى ص ٨٠ ❷ التاريخ الاوسط للبخارى ١/ ٤٤٧ ❸ تاريخ عثمان بن سعيد الدارمى ص ١٣٧ ❹ كتاب الضعفاء والكذابين ص ١٢٠ ❺ كتاب الضعفاء للرازى ٢/ ٥١٠ ❻ كتاب الضعفاء والمتروكين للنسائى ص ٣٠٠ ❼ كتاب احوال الرجال ص ١٠٩ ❽ كتاب المجروحين ٢/ ٧١ ❾ كتاب

امام احمد بن حنبل نے کہا: ضعیف، منکر الحدیث ہے۔ امام یحییٰ بن معین نے کہا: یہ حدیث میں گیا گزرہ ہے۔ امام عمرو بن علی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اس کی عن سالم عن ابن عمر مرفوعاً احادیث منکر ہیں۔ امام ابو حاتم نے کہا: اس کی عام حدیثیں منکر ہیں۔ امام ابو زرعہ نے کہا: واہی الحدیث ہے۔ امام ابو داؤد نے کہا: اس کی حدیث کوئی چیز نہیں ہے۔ امام ترمذی نے کہا: قوی نہیں ہے امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے اور اس کی عن سالم احادیث منکر ہیں۔ امام دارقطنی اور امام علی بن جنید نے کہا: متروک ہے۔ امام عمار موصلی نے کہا: ضعیف ہے۔ امام عجلی نے کہا: اس کی حدیث لکھی جائے اور قوی نہیں ہے۔ امام حاکم ابو احمد نے کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔ امام ساجی نے کہا: "ضعیف یحدث عن سالم المناکیر "① امام ذہبی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے ② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ③ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے اور قابل حجت نہیں ہے ④

❀❀❀

50. کل دعا محجوب حتی یصلی علی النبی ﷺ .

"جب تک نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے کوئی دعا قبول نہیں ہوتی۔"

50۔ ضعیف ہے۔

اس حدیث کو علامہ البانی نے سلسلة الاحادیث الصحیحة جلد 5، حدیث 2035، ص 54 پر نقل کیا ہے اور حسن کہا ہے اسی طرح محمد اقبال کیلانی نے "درود شریف کے مسائل" ص 36 پر نقل کیا ہے اس حدیث کے طرق چھ ہیں اور تمام کے تمام ضعیف ہیں۔

---

① تہذیب التہذیب ۴/۲۲۶ ② المغنی فی الضعفاء ۲/۱۴۴ ③ تقریب التہذیب ص ۲۵۹ ④ موسوعة اقوال للدارقطنی ۲/۲۹۱

پہلا طریق

رواه ابـن مخلد فی ''المنتقی من احادیثه (1/76) والاصبهانی فی ''الترغیب'' (ق 2/171) عن سلام بن سلیمان حدثنا قیس عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی مرفوعاً.

اول: اس سند میں حارث بن عبداللہ الاعور الھمدانی خارفی ابوزھیر کوفی راوی ضعیف، کذاب، اور قابل حجت نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں امام ابراہیم نے کہا: حارث متہم ہے ① امام بخاری کہتے ہیں کہ امام شعبی نے کہا: مجھ سے حدیث بیان کی حارث اعور نے اور وہ کذاب تھا ② امام نسائی کہتے ہیں قوی نہیں ہے ③ امام ابن سعد نے کہا: یہ ضعیف الروایۃ ہے ④ امام ابن حبان نے کہا: ''کان غالیا فی التشیع واهیا فی الحدیث'' ⑤ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا کہ امام جریر کہتے ہیں ''کان الحارث الاعور زندیقا'' کان یحیی و عبدالرحمن لا یحدثان عن ابی اسحاق عن الحارث عن علی '' امام علی بن مدینی نے کہا: حارث کذاب ہے ⑥ امام ابوزرعہ رازی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ⑦ امام ابوزرعہ نے کہا: اس کی حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: قوی نہیں اور اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ امام دارقطنی نے کہا: ضعیف ہے۔

---

① کتاب الضعفاء للبخاری ص ۲۵ ② التاریخ الصغیر للبخاری ۱/۱۸۴ ③ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص۲۸۷ ④ طبقات ابن سعد ۶/۱۸۸ ⑤ کتاب المجروحین ۱/۲۲۲ ⑥ کتاب الضعفاء الکبیر ۱/۲۰۹، ۲۱۰ ⑦ کتاب الضعفاء

امام ابن عدی نے کہا: اس کی عام حدیثیں غیر محفوظ ہیں "و قال ابوبکر بن عیاش لم یکن الحارث بارضا هم "① امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے② امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "کذبه الشعبی فی رأیه و رمی بالرفض و فی حدیثه ضعف ولیس عند النسائی سوی حدیثین"③

دوم: سند میں ابو اسحاق سبیعی مشہور مدلس ہے④ اور روایت عن سے ہے لہٰذا یہ روایت معنعن ہونے کی وجہ سے بھی ضعیف ہے۔

سوم: سند میں قیس بن ربیع الاسدی ابو محمد کوفی راوی ضعیف الحدیث، متروک الحدیث اور قابل حجت نہیں ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

امام المحدثین امام بخاری کہتے ہیں: امام وکیع نے اس کو ضعیف کہا ہے" کان یحیی و عبدالرحمن لا یحدثان عن قیس بن الربیع و کان عبدالرحمن حدثنا عنه ثم ترکه "⑤ امام یحییٰ بن معین نے کہا: کچھ چیز نہیں ہے۔⑥ امام ابن حبان کہتے ہیں کہ امام یحییٰ القطان نے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ امام یحییٰ بن معین نے کذاب کہا ہے⑦ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا حدثنا عبداللہ بن احمدبن حنبل قال: سمعت ابی یقول سمعت الربیع بن الجراح غیر مرة یقول حدثنا قیس بن الربیع واللہ المستعان . امام یحییٰ بن معین نے کہا: ضعیف تھا⑧ امام جوزجانی نے کہا: ساقط ہے⑨

---

❶ تہذیب التہذیب ۱/ ۴۱۱ ❷ المغنی فی الضعفاء ۱/ ۲۲۴ ❸ تقریب التہذیب ص ۶۰ ❹ الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۵۸ ❺ التاریخ الصغیر للبخاری ۲/ ۱۵۸ ❻ تاریخ یحیی بن معین ۱/ ۲۰۴ ❼ کتاب المجروحین ۱/ ۲۱۷ ❽ کتاب الضعفاء الکبیر ۳/ ۴۷۰، ۴۷۱ ❾ کتاب احوال الرجال ص ۶۶

امام نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے ① امام دارقطنی نے کہا: ضعیف الحدیث ہے ② امام احمد بن حنبل نے کہا: روی احادیث منکرۃ. امام یحییٰ بن معین نے کہا: اس کی حدیث نہ لکھی جائے مگر اس کی حدیث کچھ چیز نہیں۔ امام ابوزرعہ نے کہا: کمزور ہے۔ امام ابوحاتم نے کہا: محلّہ الصدوق اور قوی نہیں اس کی حدیث لکھی جائے اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی۔ امام یعقوب بن ابی شیبہ نے کہا: یہ ہمارے اصحاب کے نزدیک سچا ہے اور یہ سخت ردئ الحفظ مضطرب کثیر الخطاء اور روایت میں ضعیف ہے۔ امام نسائی نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ امام ابن سعد نے کہا: کثیر الحدیث ضعیف تھا۔ امام عجلی نے کہا: محدثین نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ امام ابواحمد حاکم نے کہا: "لیس حدیثه بالقائم" ③ امام یعقوب بن سفیان نے کہا: میں نے محدثین سے سنا اس کو ضعیف کہتے تھے ④ امام ذہبی نے کہا: صدوق اس سے حجت نہیں پکڑی جاتی ⑤ امام احمد بن حنبل نے کہا: "تركوا حديثه" یہ شیعہ تھا اور کثیر الخطاء تھا اور اس کی احادیث منکر ہیں ⑥ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: "صدوق تغير لما كبر ادخل ابنه ما ليس من حديثه فحدث به" ⑦

چہارم: سند میں سلام بن سلیمان بن سوار الثقفی مولا هم ابو العباس المدائنی الضرير ضعیف منکر الحدیث اور کچھ بھی نہیں ہے۔ امام عقیلی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے اور کہا ہے " فی حديثه عن الثقات مناكير" ⑧ امام عقیلی نے کہا: اس کی حدیث میں متابعت نہیں کی گئی۔

---

❶ کتاب الضعفاء والمتروکین للنسائی ص ۳۰۱ ❷ موسوعة اقوال للدارقطنی ۲/ ۵۳ ❸ تہذیب التہذیب ۴/ ۵۲۵، ۵۲۶ ❹ المعرفة والتاریخ ۳/ ۱۴۲ ❺ دیوان الضعفاء والمتروکین ص ۳۲۸ ❻ میزان الاعتدال ۲/ ۵۳۱

امام ابن عدی نے کہا: منکر الحدیث ہے اس کی عام روایات میں متابعت نہیں کی گئی۔ امام ابو حاتم نے کہا: قوی نہیں ① امام حاکم ابو عبداللہ نے کہا: اس نے حمید طویل ابو عمرو العلاء اور ثور بن یزید سے جھوٹی حدیثیں روایت کی ہیں ② امام ابن حبان نے کہا: اس کی عمرو بن العلاء سے روایت کردہ احادیث میں متابعت نہیں کی گئی ہے اور جب منفرد ہو تو اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے ③ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ④ امام ابن حجر عسقلانی نے کہا: ضعیف ہے ⑤

دوسرا طریق

اخرجه ابن حبان فی ترجمة " ابراهيم بن اسحاق الواسطی" من "الضعفاء" له بسنده عن ثور بن يزيد عن خالد بن معد ان عن معاذ بن جبل مرفوعاً.

اول: یہ سند مرسل و منقطع ہے کیونکہ خالد بن معدان کی معاذ بن جبل سے روایت مرسل ہے ⑥

دوم: ابراہیم بن اسحاق الواسطی راوی ضعیف ہے امام ابن حبان نے اس کے ترجمہ میں اس حدیث کا ذکر بھی کیا ہے اور کہا ہے " **شيخ يروی عن ثور بن يزيد ما لا يتابع عليه و عن غير من الثقات المقلوبات على قلة رواية لا يجوز الاحتجاج به** " (مذکورہ حدیث ابراہیم بن اسحاق عن ثور بن یزید ہی ہے) ⑦

---

❶ تہذیب التہذیب ۲/۴۶۳ ❷ المدخل الی الصحیح ص ۱۴۴ ❸ کتاب المجروحین ۱/۳۴۲ ❹ المغنی فی الضعفاء ۱/۴۲۲ ❺ تقریب التہذیب ص ۱۴۱ ❻ کتاب المراسیل ص ۵۲ و جامع التحصیل ص ۱۷۱ ❼ کتاب

امام ابن جوزی نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے یہ حدیث صحیح نہیں ہے ❶ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ❷ اس کے راوی ابراہیم بن اسحٰق سے نیچے والے باقی راویوں مثلاً ابوراشد ریان بن عبداللہ الحازم اور ابو مسلم عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن الحکم اور ابو یوسف الغسولی یعقوب بن المغیرۃ ان تینوں کے حالات راقم الحروف کو اسماء الرجال میں نہیں ملے۔ واللہ اعلم

تیسرا طریق

احمد بن علی بن شعیب (هو النسائی الامام) حدثنا محمد بن حفص حدثنا الجراح بن ملیح (الاصل یحیی) حدثنی عمر (الاصل عمرو) بن عمرو قال: سمعت عبدالله بن بسر مرفوعاً.

اس سند میں محمد بن حفص راوی ضعیف ہے امام ابن مندۃ نے کہا: ضعیف ہے قلت هو الوصابی ، قال ابن ابی حاتم اردت السماع منه فقیل لی لیس یصدق فترکته ❸ امام ذہبی نے اس کا ذکر ضعفاء میں کیا ہے ❹

چوتھا طریق

اس طریق میں محمد بن عبدالعزیز الدینوی راوی منکر الحدیث اور ضعیف ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے:

---

❶ العلل المتناهیة ۲/۳۵۸ ❷ المغنی فی الضعفاء ۱/۱۲ ❸ میزان الاعتدال ۳/۵۲۱ ❹ المغنی فی الضعفاء ۲/۲۸۸

اول: امام ذہبی کہتے ہیں اکثر عنہ احمد بن مروان فی اعجالسة له وهو منکر الحدیث ضعیف ذکر ابن عدی و ذکر له مناکیر عن موسی بن اسماعیل ومعاذ بن اسد و طبقتها و کان لیس بثقة ① (علامہ البانی نے پوری سند نہیں دی اگر پوری سند ہوتی تو باقی راویوں کے حالات سے بھی آگاہی ہو سکتی کہ ضعیف ہیں یا کہ ثقہ)

پانچواں طریق

اخرجه الطبرانی فی "الاوسط" (448/4) من طریق عامر بن سیار ثنا عبدالکریم الجزری عن ابی اسحاق الهمدانی عن الحارث و عاصم بن ضمرة عن علی موقوفاً.

اول: اس سند میں ابو اسحق مشہور مدلس ہے جیسا کہ اس حدیث کے پہلے طریق کے تحت آپ پڑھ آئے ہیں۔

دوم: سند میں عبدالکریم الجزری ضعیف الحدیث اور متروک الحدیث، نا قابل حجت ہے اس راوی پر جرح حدیث نمبر (10) میں پہلے طریق کے تحت گزر چکی ہے لہذا وہی ملاحظہ فرمائیں۔

چھٹا طریق

اخرجه الترمذی (97/1) عن ابی قرة الاسدی عن سعید بن المسیب عن عمر موقوفا.

اول: یہ سند مرسل و منقطع ہے کیونکہ سعید بن مسیب کی روایت عمر سے مرسل ہے ②

دوم: سند میں ابی قرۃ اسدی راوی مجہول ہے ③

تنبیه : اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن نماز میں درود شریف پڑھ کر دعا مانگنے کی فضیلت دوسری حدیث سے ثابت ہے۔ وضاحت پیش خدمت ہے: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں اس طرح دعا کرتے سنا کہ نہ تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور نہ ہی نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص نے جلدی کی۔'' پھر آپ ﷺ نے اسے اپنے پاس بلایا اور سمجھایا کہ تم میں سے کوئی جب دعا مانگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرنی چاہیے پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔(سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء، مسند احمد ۶/۱۸، اسنادہ صحیح)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کتاب ''الصحیفۃ فی الا حادیث الضعیفۃ من سلسلۃ الا حادیث الصحیحۃ للا لبانی'' کا حصہ اوّل مکمل ہوا۔ راقم الحروف نے جب یہ کتاب لکھنی شروع کی تھی اس وقت ''حصہ اول'' میں ایک سو (100) ضعیف احادیث لکھنے کا ارادہ تھا لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر اب صرف پچاس (50) ضعیف احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے، مگر ''الصحیفۃ فی الا حادیث الضعیفۃ من سلسلۃ الا حادیث الصحیحۃ للا لبانی'' کے ''حصہ دوم'' میں ڈیڑھ سو (150) ضعیف احادیث لکھنے کا ارادہ ہے۔ ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو قبول فرمائے اور لوگوں کو ضعیف احادیث پر عمل کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مصادر کتب

(۱) صحیح بخاری مترجم:امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری. المتوفی: ۲۵۶ھ، مکتبہ رحمانیہ، لاہور.

(۲) صحیح مسلم مترجم :امام مسلم بن الحجاج المتوفی: ۲۶۱ھ، نعمانی کتب خانہ، لاہور.

(۳) سنن ابو داود مترجم :امام ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی:۲۷۵ھ، نعمانی کتب خانہ، لاہور.

(۴) صحیح سنن ترمذی مترجم:امام ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی المتوفی: ۲۷۹ھ، جامعہ تعلیم القرآن والحدیث، سیالکوٹ.

(۵) سنن نسائی مترجم: امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی المتوفی ۳۰۳ھ، نعمانی کتب خانہ، لاہور.

(۶) سنن ابن ماجہ مترجم:امام ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی المتوفی ۲۷۳ھ، مہتاب کمپنی، تاجران کتب لاہور.

(۷) سنن دارمی :امام ابو محمد عبد اللہ بن عبدالرحمن الدارمی المتوفی ۲۵۵ھ، قدیمی کتب خانہ کراچی.

(۸) مؤطأ مالک مترجم: امام ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث المدنی المتوفی ۱۷۹ھ، مکتبہ رحمانیہ لاہور.

(۹) سنن دارقطنی :امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مهدی

المتوفی ۳۸۵ھ، نشر السنة ملتان۔

(۱۰) سنن الکبریٰ: امام ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔

(۱۱) مسند احمد: امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل شیبانی مروزی بغدادی المتوفی ۲۴۱ھ، نشر السنة، ملتان۔

(۱۲) مسند الحمیدی: امام ابو بکر عبداللہ بن زبیر المتوفی ۲۱۹ھ، ناشر اہل حدیث ٹرسٹ، کراچی۔

(۱۳) مسند ابو داود طیالسی مترجم: امام ابو داود سلیمان بن داود بن الجارود طیالسی المتوفی ۲۰۴ھ، ادارہ القرآن و العلوم اسلامیہ، کراچی۔

(۱۴) مسند عبداللہ بن مبارک: امام ابو عبدالرحمن عبداللہ بن مبارک المتوفی ۱۸۱ھ، مکتبة المعارف، الریاض۔

(۱۵) مسند السراج: امام محمدبن اسحاق بن ابراھیم السراج المتوفی ۳۱۳ھ، ادارۃ العلوم الاثریة، فیصل آباد۔

(۱۶) مسند ابن الجعد: امام ابو الحسن علی بن الجعد بن عبید الجوهری المتوفی ۲۳۰ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۱۷) مسند اسحاق بن راھویہ: امام ابو یعقوب اسحاق بن راھویہ نیسابوری المتوفی ۲۳۸ھ، دارالکتاب العربی، بیروت۔

(۱۸) مسند ابی یعلی: امام ابو یعلی احمد بن علی الموصلی المتوفی ۳۰۷ھ، دارالمعرفة، بیروت۔

(۱۹) مسند الشافعی: امام ابو عبداللہ محمد بن ادریس الشافعی المتوفی ۲۰۴ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۲۰) صحیح ابن خزیمہ مترجم: امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمة

المتوفی ۳۱۱ھ، اشاعۃ الکتاب والسنۃ، کراچی۔

(۲۱) صحیح ابن حبان: امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی المتوفی ۳۵۴ھ، المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل۔

(۲۲) صحیح ابن الجارود: امام ابو محمد عبداللہ بن علی بن الجارود النیسابوری المتوفی ۳۰۷ھ، دار القلم، بیروت۔

(۲۳) مصنف ابن ابی شیبۃ: امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ المتوفی ۲۳۵ھ، مکتبہ امدادیہ، ملتان۔

(۲۴) مستدرک حاکم: امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد النیسابوری المتوفی ۴۰۵ھ، دار الفکر، بیروت۔

(۲۵) جزء رفع الیدین مترجم: امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاھور۔

(۲۶) جزء القرآءۃ مترجم: امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاھور۔

(۲۷) مختصر قیام اللیل: امام ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزی المتوفی ۲۹۶ھ، المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ ھل۔

(۲۸) المحلی لابن حزم مترجم: امام ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم بن غالب المتوفی ۴۵۶ھ، دار الدعوۃ السلفیۃ، لاھور۔

(۲۹) مؤطأ محمد: ابو عبداللہ محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۸۹ھ، پروگریسو بکس، لاھور۔

(۳۰) روضۃ الازھار شرح کتاب الآثار مترجم: ابو عبداللہ محمد بن حسن الشیبانی المتوفی ۱۸۹ھ، مکتبہ جامعہ بنوریہ، کراچی۔

(۳۱) شرح معانی الآثار مترجم: ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ المتوفی ۳۲۱ھ، حامد اینڈ کمپنی، لاھور۔

(۳۲) جزء القراءة مترجم: ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ، ادارہ احیاء السنة، گوجرانوالہ۔

(۳۳) الادب المفرد مترجم: امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، دارالاشاعت، کراچی۔

(۳۴) المعجم الصغیر: امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی المتوفی ۳۶۰ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۳۵) حیاۃ الانبیاء فی قبورھم: امام ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ، مکتبة الإیمان، المنصورہ۔

(۳۶) عمل الیوم واللیلة: امام ابوبکر احمدبن محمد بن اسحاق الدنیوری المتوفی ۳۶۴ھ، دارالکتاب العربی، بیروت۔

(۳۷) عمل الیوم واللیلة مترجم: امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی المتوفی ۳۰۳ھ، مکتبہ حسینیہ، گوجرانوالہ۔

(۳۸) ریاض الصالحین مترجم: امام ابو زکریا یحیی بن شرف النووی المتوفی ۶۷۶ھ، نعمانی کتب خانہ، لاھور۔

(۳۹) مشکوۃ المصابیح مترجم: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب المتوفی ۷۴۳ھ، مکتبہ رحمانیہ لاھور۔

(۴۰) الترغیب والترھیب مترجم: امام ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المتوفی ۶۵۶ھ، میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب، کراچی۔

(۴۱) خصائص کبری مترجم: امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابو بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ، حامد اینڈ کمپنی، لاھور۔

(۴۲) بلوغ المرام مترجم: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن علی

(۴۳) کتاب الاسماء والصفات: امام ابو بکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ، مکتبة الاثریة، سانگلہ ہل۔

(۴۴) شمائل ترمذی مترجم: امام ابو عیسی محمدبن عیسی الترمذی المتوفی ۲۷۹ھ، والی کتاب گھر، گوجرانوالہ۔

(۴۵) کتاب الزھد: امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل الشیبانی المروزی بغدادی المتوفی ۲۴۱ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۴۶) التاریخ الکبیر: امیرالمؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۴۷) التاریخ الصغیر: امیرالمؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، دارالمعرفة، بیروت۔

(۴۸) التاریخ الاوسط: امیرالمؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، دارالصمیعي للنشر والتوزیع، الریاض۔

(۴۹) کتاب الضعفاء: امیرالمؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری المتوفی ۲۵۶ھ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور۔

(۵۰) کتاب الجرح والتعدیل: امام ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۵۱) کتاب الضعفاء: امام ابو زرعة عبداللہ بن عبدالکریم بن یزید المتوفی ۲۶۴ھ، الجامعة الاسلامیة بالمدینة المنورة۔

(۵۲) کتاب الضعفاء والمتروکین: امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان المتوفی ۳۰۳ھ، مکتبہ اثریہ، سانگلہ ہل۔

(۵۳) کتاب الضعفاء الکبیر: امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی العقیلی المتوفی ۳۲۲ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۵۴) كتاب السنة: امام ابو عبدالرحمن عبدالله بن احمد بن محمد بن حنبل المتوفى ۲۹۰ھ، رمادي للنشر الرياض.

(۵۵) كتاب احوال الرجال: امام ابو اسحاق ابراهيم بن يعقوب الجوزجانی المتوفى ۲۵۹ھ، حققه وعلق عليه السيد صبحي البدري السامرا ي.

(۵۶) كتاب المجروحين: امام ابوحاتم محمد بن حبان البستی المتوفى ۳۵۴ھ، تحقيق محمود ابراهيم زايد.

(۵۷) كتاب الثقات: امام ابو حاتم محمد بن حبان البستی المتوفى ۳۵۴ھ.

(۵۸) كتاب السنة: امام ابو بكر عمرو بن ابی عاصم الضحاك بن مخلد الشيبانی المتوفى ۲۸۷ھ، المكتب الاسلامي، بيروت.

(۵۹) كتاب المراسيل: امام ابو داؤد سليمان بن الاشعث السجستانی المتوفى ۲۷۵ھ، دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض.

(۶۰) كتاب المراسيل: امام ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم المتوفى ۳۲۷ھ، المكتبة الاثرية، سانگله هل.

(۶۱) كتاب مختلف تاويل الحديث: امام ابو محمد عبدالله بن مسلم بن قتيبة المتوفى ۲۷۶ھ، مكتبه اسلاميه، كوئٹه.

(۶۲) الضعفاء والمتروكون: امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی البغدادی المتوفى ۳۸۵ھ، مكتبة المعارف الرياض.

(۶۳) كتاب الضعفاء والكذابين: امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاهين المتوفى ۳۸۵ھ، دراسة وتحقيق الدكتور عبد الرحيم محمد احمد القسفري.

(۶۴) كتاب الضعفاء: امام ابو نعيم احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران الاصبهانی المتوفى ۴۳۰ھ، دار الثقافة تحقيق الدكتور

(٦٥) تاریخ یحیی بن معین: امام ابو زکریا یحیی بن معین بن عون المری الغطفانی البغدادی المتوفی ۲۳۳ھ، دار القلم بیروت۔

(٦٦) سوالات ابن الجنید: امام ابو زکریا یحیی بن معین بن عون المری الغطفانی البغدادی المتوفی ۲۳۳ھ، عالم الکتب، بیروت۔

(٦٧) تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: امام ابو زکریا یحیی بن معین بن عون المری الغطفانی البغدادی المتوفی ۲۳۳ھ، دار المامون، للتراث بیروت۔

(٦٨) سوالات محمد بن عثمان بن ابی شیبة: امام علی بن عبداللہ بن جعفر السعدی المدینی المتوفی ۲۳۴ھ، مکتبة المعارف، الریاض۔

(٦٩) کتاب العلل: امام علی بن عبداللہ بن جعفر السعدی المدینی المتوفی ۲۳۴ھ، المکتب الإسلامي، بیروت۔

(٧٠) المعرفة والتاریخ: امام ابو یوسف یعقوب بن سفیان الفسوی المتوفی ۲۷۷ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

(٧١) تعجیل المنفعة: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، دار البشائر الاسلامیة، بیروت۔

(٧٢) تهذیب التهذیب: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، دار احیاء التلاثا العربی، بیروت۔

(٧٣) تقریب التهذیب: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، فاران اکیڈمی، لاهور۔

(٧٤) لسان المیزان: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، اداره تالیفات اشرفیه، ملتان۔

(٧٥) تهذیب الکمال: امام ابو الحجاج یوسف بن زکی عبدالرحمن بن

(۷۶) خلاصة تذهيب تهذيب الكمال: امام صفی الدين احمد بن عبدالله الخزرجی ، المكتبة الاثرية، سانگله هل.

(۷۷) تلخيص الحبير: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، المكتبة الاثرية، سانگله هل.

(۷۸) تعريف اهل التقديس: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، تحقيق الدكتور احمد بن علي سير المباركي.

(۷۹) ميزان الاعتدال: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ، المكتبة الاثرية، سانگله هل.

(۸۰) الكاشف: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ، دارالكتب العلمية، بيروت.

(۸۱) سير اعلام النبلاء: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ.

(۸۲) تذكرة الحفاظ مترجم: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ، اسلامك پبلشنگ هاؤس لاهور.

(۸۳) المغنی فی الضعفاء: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ، دارالكتب العلمية، بيروت.

(۸۴) ديوان الضعفاء و المتروكين: امام ابو عبدالله محمد بن احمد بن عثمان الذهبی المتوفی ۷۴۸ھ، مكتبة النهضة الحديثة مكه المكرمه.

(۸۵) المدخل الی الصحيح: امام ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن محمد حمدويه النيسابوری المتوفی ۴۰۵ھ، تحقيق ربيع بن هادي عمير المدخلي.

(۸۶) تاريخ ابی زرعة الدمشقی: امام ابو زرعه عبدالرحمن بن عمرو بن

عبداللہ بن صفوان النصری المتوفی ۲۸۱ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۸۷) جامع بیان العلم و فضلہ: امام ابو عمر یوسف بن عبدالبر النمری القرطبی الاندلسی المتوفی ۴۶۳ھ، دار الفکر، بیروت۔

(۸۸) العلل المتناھیة: امام ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن الجوزی المتوفی ۵۹۷ھ، دارنشر الکتب الاسلامیة، لاھور۔

(۸۹) الکامل فی ضعفاء الرجال: امام ابو احمد عبداللہ بن عدی المتوفی ۳۶۵ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۹۰) طبقات ابن سعد مترجم: امام ابو عبداللہ محمد بن سعد البصری المتوفی ۲۳۰ھ، نفیس اکیڈمی کراچی۔

(۹۱) تاریخ الثقات: امام احمد بن عبداللہ العجلی المتوفی ۲۶۱ھ، المکتبة الاثریة، سانگلہ ھل۔

(۹۲) الاکمال فی اسماء الرجال مترجم: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب العمری المتوفی ۷۴۳ھ، میر محمد کتب خانہ، کراچی۔

(۹۳) الکواکب النیرات: امام ابو البرکات محمد بن احمد المعروف بابن المتوفی ۹۳۹ھ، دار المامون للتراث، بیروت۔

(۹۴) معرفة علوم الحدیث: امام ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ النیسابوری المتوفی ۴۰۵ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت۔

(۹۵) موسوعة اقوال للدار قطنی: الدکتور محمد مھدی المسیلمی حفظہ اللہ، عالم الکتب، بیروت۔

(۹۶) تفسیر ابن کثیر مترجم: امام ابو الفداء اسماعیل بن عمر عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ، نور محمد کراچی۔

(۹۷) تذکرةالموضوعات: محمد طاھر بن علی الھندی المتوفی ۹۸۶ھ، کتب

خانہ مجیدیہ، ملتان۔

(۹۸) نیل الاوطار مترجم: امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی المتوفی ۱۲۵۰ھ، دوست ایسوی ایٹس، لاہور۔

(۹۹) مقدمہ ابن الصلاح مترجم: امام ابو عمرو عثمان بن عبدالرحمن المتوفی ۶۴۳ھ، مکتبہ ناصریہ، فیصل آباد۔

(۱۰۰) نزهة النظر فی توضیع نخبة الفکر مترجم: امام ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

(۱۰۱) علوم الحدیث مترجم: ڈاکٹر صبحی صالح، ملک سنز، فیصل آباد۔

(۱۰۲) اصول حدیث اردو: ڈاکٹر خالد علوی، ناشر الفیصل، لاہور۔

(۱۰۳) تیسیر مصطلح الحدیث مترجم: ڈاکٹر محمود الطحان، مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

(۱۰۴) تدریب الراوی: امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

(۱۰۵) تاریخ بغداد: امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت المتوفی ۴۶۳ھ، المکتبة السلفية المدينة المنورة۔

(۱۰۶) قاعدہ فی الجرح والتعدیل: امام تاج الدین عبدالوہاب بن علی البکی المتوفی ۷۷۱ھ، المکتبة العلمية، لاہور۔

(۱۰۷) المنار المنیف فی الصحیح والضعیف: امام شمس الدین ابو عبداللہ بن قیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ، مکتب المطبوعات الاسلامیة، بیروت۔

(۱۰۸) اعلام الموقعین مترجم: امام شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ، مہتاب کمپنی لاہور۔

(۱۰۹) زاد المعاد مترجم: امام شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ

المتوفی ۷۵۱ھ، نفیس اکیڈمی کراچی۔

(۱۱۰)آداب و مناقب الشافعی:امام ابو محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم المتوفی ۳۲۷ھ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

(۱۱۱)خلق افعال العباد:امیر المؤمنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری۔ المتوفی: ۲۵۶ھ، الناشر دارالسلفیۃ، الکویت۔

(۱۱۲)کتاب الاسامی والکنی:امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ ھ، مکتبۃ دارالاقصٰی، الکویت۔

(۱۱۳)کتاب الکنی:امام مسلم بن الحجاج المتوفی: ۲۶۱ھ۔

(۱۱۴)الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل : ابو الحسنات محمد عبدالحی الکنوی المتوفی ۱۳۰۴ھ، مکتبۃ الدعوۃ الاسلامیۃ، پشاور۔

(۱۱۵)الاعلام بآخر احکام الالبانی الامام :محمد بن کمال خالد السیوطی، الناشر دارابن رجب المنصورۃ۔

(۱۱۶)مسند امام اعظم مترجم:منسوب ابی حنیفہ نعمان بن ثابت المتوفی ۱۵۰ھ، حامد اینڈ کمپنی لاہور۔

(۱۱۷)تاریخ اسماء الثقات:امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین المتوفی ۳۸۵ھ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

(۱۱۸)جامع التحصیل فی احکام المراسیل:امام ابو سعید خلیل بن کیکلدی العلائی المتوفی ۷۶۱ھ، مکتبۃ النہضیہ العربیۃ، بیروت۔

(۱۱۹)تحفۃالتحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل :امام ولی الدین احمد بن عبدالرحیم بن الحسین ابو زرعۃ العراقی المتوفی ۸۲۶ھ، مکتبۃ الرشد الریاض۔

(۱۲۰)التدلیس فی الحدیث: مسفر بن غرم اللہ الدمینی حفظہ اللہ۔

(۱۲۱)جلاء الافہام، مترجم : امام شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ المتوفی ۷۵۱ھ، دارالسلام لاہور۔

(۱۲۲) الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: للحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی۸۵۲ھ، (تحقیق : محدث العصر حافظ زبیر علی زئی حفظه الله)، مکتبه اسلامیه لاهور.

(۱۲۳)سلسلة الاحادیث الصحیحة للألبانی :الشیخ محدث العصر محمد ناصر الدین البانی المتوفی۱۹۹۹ء، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع الریاض.

(۱۲۴)احادیث ضعیفه کا مجموعه: مترجم: الشیخ محدث العصر محمد ناصر الدین البانی المتوفی۱۹۹۹ء، ضیاء السنة، فیصل آباد.

(۱۲۵)تمام المنة:الشیخ محدث العصر محمد ناصر الدین البانی المتوفی۱۹۹۹ء، دارالرایة الریاض.

(۱۲۶)أرواء الغلیل:الشیخ محدث العصر محمد ناصر الدین البانی المتوفی۱۹۹۹ء.

(۱۲۷)کتاب العلل الصغیر:امام ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی المتوفی.۲۷۹ھ.

(۱۲۸)الدرر البهیة مترجم:امام محمد بن علی بن محمد بن عبدالله الشوکانی المتوفی .۱۲۵۰ھ، نعمانی کتب خانه، لاهور.

(۱۲۹)کتاب المصاحف:امام ابو بکر عبدالله بن ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی المتوفی.۳۱۳ھ، دارالکتب العلمیة، بیروت.

(۱۳۰)تحریر تقریب التهذیب: لحافظ ابن حجر العسقلانی المتوفی ۸۵۲ھ، (تحقیق الدکتور بشار عوادمعروف،الشیخ شعیب الارنووط)، موسسة الرسالة، بیروت.

(۱۳۱) نهایة الاغتباط : امام برهان الدین ابی اسحاق ابراهیم بن محمد بن خلیل

۲۱۳ھ، ادارہ اسلامیات، لاہور۔

(۱۳۳) شعب الایمان، مترجم: امام ابوبکر احمد بن الحسین البیهقی المتوفی ۴۵۸ھ، دارالاشاعت، کراچی۔

(۱۳۴) حلیة الاولیاء، مترجم: امام ابونعیم احمد بن عبد الله اصفهانی المتوفی ۴۳۰ھ، دارالاشاعت کراچی۔

(۱۳۵) السنن الکبری، امام ابوعبد الرحمن احمد بن شعیب النسائي المتوفی ۳۰۳ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

(۱۳۶) کتاب الضعفاء والمتروکین: امام ابوالفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزي المتوفی ۵۹۷ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

(۱۳۷) الکفایة: امام ابوبکر احمد بن علی بن ثابت المعروف بالخطیب البغدادی المتوفی ۴۶۳ھ، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

(۱۳۸) تاریخ ابن کثیر، مترجم: امام ابوالفهد اسماعیل بن عمر عماد الدین ابن کثیر المتوفی ۷۷۴ھ، نفیس اکیڈمی، کراچی۔

(۱۳۹) شرح علل الترمذي، الامام لابن رجب الحنبلي، المتوفی ۷۹۵ھ، مکتبة الرشد، الریاض۔

(۱۴۰) اُسد الغابة في معرفة الصحابة، مترجم: ناشر المیزان لاهور۔

(۱۴۱) الملل والنحل، مترجم: امام ابومحمد علی بن احمد بن حزم المتوفی ۴۵۶ھ، ناشر المیزان لاهور۔

(۱۴۲) سبل السلام، مترجم: امام محمد بن اسماعیل بن صلاح الصنعانی المتوفی ۱۱۸۲ھ، ناشر شریعة اکیڈمی، اسلام آباد۔

(۱۴۳) علل الحدیث، امام ابومحمد عبد الرحمن بن ابي حاتم محمد بن ادریس الرازی المتوفی ۳۲۷ھ، مکتبة الرشد، الریاض۔

(۱۴۴) تاریخ الخلفاء، مترجم: امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر

السيوطی، المتوفی ۹۹۱ھ، نفیس اکیڈمی، کراچی.

(۱۳۵) المقاصد الحسنة: امام محمد عبد الرحمن السخاوي، المتوفی ۹۰۲ھ، دار الكتاب العربي بيروت.

(۱۳۶) الأذكار: امام محيى الدين يحيى بن شرف النووي المتوفی ۶۷۶ھ، دار الكتاب العربي، بيروت.

(۱۳۷) كتاب ناسخ الحديث ومنسوخه: امام ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان احمد المعروف بابن شاهين البغدادي المتوفی ۳۸۵ھ، دار الكتب العلمية، بيروت.

(۱۳۸) ذيل ميزان الاعتدال: امام ابو الفضل عبدالرحيم بن الحسين المعروف بالعراقي المتوفی ۸۰۶ھ، مركز البحث العلمي واحياء التراث الاسلامي، مكة المكرمة.

(۱۳۹) بلغة القاصي والداني في تراجم شيوخ الطبراني: الشيخ حماد بن محمد الانصاري حفظه الله، مكتبة الفرباء الاثرية المدينة النبوية.

تفسیر ابن کثیر
امام المفسرین حافظ عماد الدین
ابو الفداء اسمٰعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی رحمہ اللہ
المتوفی ۷۷۴ھ
ترجمہ
امام العصر مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ
تخریج
کامران طاہر
تحقیق ونظر ثانی
حافظ زبیر علی زئی
تقریظ
ابو الحسن مبشر احمد ربانی
حافظ صلاح الدین یوسف
☆ تمام آیات قرآنیہ، احادیث کریمہ کی مکمل تخریج وتحقیق کا اہتمام
☆ خوبصورت سرورق، معیاری طباعت، بہترین کاغذ، مناسب قیمت
مکتبہ اسلامیہ
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

مکتبہ اسلامیہ
بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ پاکستان فون: 042-37244973
بیسمنٹ اٹلس بینک بالمقابل شیل پیٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ پاکستان فون: 041-2631204, 2034256
E-mail:maktabaislamiapk@gmail.com

أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة

تصنیف

حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

بالمقابل رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور ۔ پاکستان فون:042-37244973

الصحيفة في الأحاديث الضعيفة
من
سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني